e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری کرنا ضروری ہے: ستیہ پال ملک

نئی دہلی،25 نومبر (یو این آئی) سابق گورنر ستیہ پال ملک نے کہا ہے کہ ذات پات پر مبنی مردم شماری صرف اعداد و شمار کا معاملہ نہیں ہے، یہ سماجی انصاف کی بنیاد ہے۔ پیر کو یہاں بات کرتے ہوئے مسٹر ملک نے کہا کہ دیگر پسماندہ طبقے (او بی سی)، درج فہرست ذات (ایس سی) اور درج فہرست قبائل (ایس ٹی) برادریوں کو اب بھی ان کی آبادی کے مطابق وسائل اور حقوق نہیں مل رہے ہیں۔ تعلیم اور روزگار میں پسماندہ لوگوں اور دلتوں کی حالت قابل رحم ہے۔ سرکاری اسکیموں اور تحفظات کا جائزہ تب ہی لیا جاسکتا ہے جب درست ڈیٹا سرکاری مشینری کے پاس ہو۔ او بی سی مہاسبھا کے قومی لیڈروں کی کمیٹی کے رکن دھرمیندر سنگھ کشواہا نے پریس کانفرنس میں کہا "ذات کی مردم شماری سے یہ واضح ہو جائے گا کہ آیا ملک کے محروم طبقات کو ان کی آبادی کے تناسب سے حقوق ملے ہیں یا نہیں۔

نیشنل نیچرل فارمنگ مشن کو منظوری

نئی دہلی 25 نومبر (یو این آئی) مرکزی حکومت نے 2481 کروڑ روپے کی لاگت کے ساتھ نیشنل نیچرل فارمنگ مشن کو منظوری دی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں پیر کو یہاں مرکزی کابینہ نے زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت کے تحت نیشنل مشن آن نیچرل فارمنگ (این ایم این ایف) کی ایک مرکزی اسکیم کے طور پر تجویز کو منظوری دی۔ اطلاعات و نشریات کے وزیر اشونی وشنو نے میٹنگ کے بعد ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ 15 ویں مالیاتی کمیشن (2025-26) تک اس اسکیم کا کل خرچ 2481 کروڑ روپے ہوگا۔ اس میں مرکزی حکومت کا حصہ 1584 کروڑ روپے اور ریاستوں کا حصہ 897 کروڑ روپے ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے نیشنل مشن آن نیچرل فارمنگ (این ایم این ایف) شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ملک بھر میں مشن موڈ میں قدرتی کھیتی کو فروغ دیا جاسکے۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۵۶) لکھنؤ، بروز منگل ۲۶۔نومبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۲۳/جمادی الاول ۱۴۴۶ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 56 Tuesday , November 26 2024 Pages -8

سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ، تمام عرضیاں مسترد

'سوشلسٹ' اور 'سیکولر' آئین کے دیباچے سے نہیں ہٹیں گے

پارلیمنٹ کو آئین میں ترمیم کرنے کا حق ہے لیکن کسی بھی ترمیم سے آئین کے بنیادی جوہر کو تبدیل نہیں ہونا چاہیے: سی جے آئی سنجیو کھنہ، جسٹس پی وی سنجے کمار

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے یوم آئین سے پہلے بڑا فیصلہ سناتے ہوئے آئین کے دیباچے میں شامل 'سوشلسٹ' اور 'سیکولر' الفاظ کو ہٹانے کا مطالبہ کرنے والی عرضیوں کو مسترد کر دیا۔ یہ دونوں الفاظ 1976 میں آئین میں 42ویں ترمیم کے بعد تمہید میں شامل کیے گئے تھے۔ سی جے آئی سنجیو کھنہ اور جسٹس پی وی سنجے کمار نے کہا کہ پارلیمنٹ کو آئین میں ترمیم کرنے کا حق ہے۔ تاہم، کسی بھی ترمیم سے آئین کے بنیادی جوہر کو تبدیل نہیں ہونا چاہیے۔ عدالت نے کہا کہ صرف 26 نومبر 1949 کی تمہید بنانے کے لیے ان الفاظ کو تمہید سے نہیں ہٹایا جاسکتا۔ درست بات یہ ہے کہ 26 نومبر 1949 کو آئین ملک کے عوام کے حوالے کیا گیا۔ لیکن آئین کی منظوری کی تاریخ آرٹیکل 368 کے تحت دیے گئے حقوق کو نہیں چھین سکتی۔ بی جے پی کے سابق رکن پارلیمنٹ سبرامنیم سوامی، سماجی کارکن بلرام سنگھ اور ایڈوکیٹ اشونی اپادھیائے نے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کرتے ہوئے کہا تھا کہ 42ویں ترمیم کے بعد آئین بنانے والوں کا اصل نظریہ تباہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا، 'سوشلسٹ اور سیکولر الفاظ 1976 میں ترمیم کے ذریعے شامل کیے گئے تھے اور اس حقیقت سے کہ آئین 1949 میں اپنایا گیا تھا، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا...... اگر یہ دلائل جو پہلے کیسز میں رائج تھے، قبول کر لیے گئے تو ان کا اطلاق تمام ترامیم پر ہو جائے گا۔ سوامی نے اپنی عرضی میں کہا تھا کہ تمہید جو کہ دستور کو اپنانے کی تاریخ پر موجود تھی، تبدیل کر دی گئی تھی۔ ایڈوکیٹ اشونی اپادھیائے نے کہا کہ انہیں سوشلسٹ اور سیکولر الفاظ پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن انہیں اس بات پر اعتراض ہے کہ اس کو غیر قانونی طریقے سے شامل کیا گیا ہے۔

سوشلزم اور سیکولرازم کی تشریح سے خطاب کرتے ہوئے بنچ نے ہندوستانی تناظر میں ان کی مطابقت پر زور دیا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ ان اصولوں سے متعلق پالیسیاں بنانا حکومت کا استحقاق ہے۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا کہ سوشلزم اور سیکولرازم آئین کے بنیادی ڈھانچے کے اٹوٹ انگ ہیں۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ اگرچہ ان الفاظ کی مختلف طریقوں سے تشریح کی جاسکتی ہے لیکن انہیں مغربی تشریحات کے بجائے ہندوستانی تناظر میں سمجھنا چاہیے۔ سی جے آئی نے کہا، درخواستوں پر تفصیلی سماعت کی ضرورت نہیں ہے۔ سی جے آئی نے کہا کہ 1976 میں ترمیم کے ذریعے دو الفاظ سوشلسٹ ※ اور سیکولر ※ بنائے گئے تھے اور اس حقیقت سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آئین 1949 میں اپنایا گیا تھا۔ اگر قبول کر لیا جائے تو تمام ترامیم پر سابقہ منطق لاگو ہو گی۔ سوشلسٹ اور سیکولر الفاظ کو 1976 میں اندرا گاندھی کی حکومت کی طرف سے متعارف کرائی گئی 42ویں آئینی ترمیم کے تحت آئین کے تمہید میں شامل کیا گیا تھا۔ اس ترمیم نے تمہید میں ہندوستان کی وضاحت کو ایک خودمختار، جمہوری جمہوریہ میں بدل دیا۔ سوامی نے اپنی درخواست میں دلیل دی ہے کہ تمہید کو تبدیل، ترمیم یا منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔

بے انت قتل کیس میں راجوانہ کی رحم کی درخواست پر مرکز چار ہفتوں میں فیصلہ کرے: سپریم کورٹ

نئی دہلی، 25 نومبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے 1995 میں اس وقت کے پنجاب کے وزیر اعلی بے انت سنگھ کے قتل کے معاملے میں موت کی سزا پانے والے 28 برسوں سے جیل میں بند ممنوعہ ببر خالصہ کے رکن 57 سالہ بلونت سنگھ راجوانہ کی رحم کی درخواست پر فیصلہ کرنے کے لئے مرکزی حکومت کو آج چار ہفتہ کا وقت دیا ہے۔ جسٹس بی آر گوئی، جسٹس پرشانت کمار مشرا اور جسٹس کے وی وشواناتھن کی بنچ نے مرکزی حکومت کی درخواست پر یہ حکم دیا۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے بنچ کے سامنے مرکز کی طرف سے پیش ہو کر دلیل دی کہ اس معاملے میں کچھ حساسیت شامل ہے۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے ایم نٹراج نے یہ بھی کہا کہ اس معاملے میں کچھ اور معلومات اکٹھی کرنے کی ضرورت ہے، اس لیے اس سلسلے میں مرکزی حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے 18 نومبر کو صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے سکریٹری کو ہدایت دی تھی کہ وہ راجوانہ کی رحم کی درخواست کو دو ہفتوں میں فیصلہ کرنے کی درخواست کے ساتھ ان کے (صدر جمہوریہ کے) سامنے پیش کریں۔ تاہم، بعد میں اسی دن، عدالت نے سالیسٹر جنرل کی درخواست پر اپنے حکم پر روک لگا دی تھی۔ مسٹر مہتا نے 18 نومبر کو سپریم کورٹ کے سامنے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے حکم (صدر کے سامنے دو ہفتوں کے اندر غور کرنے کی درخواست) پر عملدرآمد نہیں کیا جانا چاہئے کیونکہ اس معاملے میں حساسیت شامل ہے۔ انہوں نے عدالت کو بتایا تھا کہ متعلقہ دستاویزات مرکزی وزارت داخلہ کے پاس ہیں نہ کہ صدر کے دفتر کے پاس۔ سپریم کورٹ نے 4 نومبر کو راجوانہ کی عبوری راحت پر غور کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ راجوانہ نے رحم کی درخواست پر فیصلہ کرنے میں غیر معمولی تاخیر کی وجہ سے اپنی سزا میں کمی کی درخواست کی تھی۔ اس کے وکیل نے اس وقت دلیل دی تھی کہ یہ ایک چونکا دینے والا کیس ہے، کیونکہ درخواست گزار تقریباً 29 سال سے زیر حراست ہے اور کبھی جیل سے باہر نہیں آیا، اس نے کہا تھا کہ یہ آئین کے آرٹیکل 21 کی مکمل خلاف ورزی ہے، کیونکہ اس کی رحم کی درخواست 12 سال سے زیر التوا ہے۔ سپریم کورٹ نے 3 مئی 2023 کو اس وقت کے پنجاب کے وزیر اعلی بے انت سنگھ کے قتل کیس میں رحم کی درخواست کا فیصلہ کرنے میں 10 سال سے زیادہ تاخیر کی وجہ سے ان کی موت کی سزا کو تبدیل کرنے کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ ایسے حساس معاملات پر فیصلے کرنا ایگزیکٹو کا دائرہ اختیار ہے۔ 1995 میں 31 اگست کو ایک بم دھماکے میں اس وقت کے پنجاب کے وزیر اعلی بے انت سنگھ سمیت 16 افراد ہلاک اور ایک درجن زخمی ہو گئے تھے۔

اسرائیلی وزیر اعظم کی سزا پھانسی ہے: آیت اللہ خامنہ ای

تہران، 25 نومبر (یو این آئی) ایران کے رہبر اعلی علی خامنہ ای نے کہا ہے کہ بین الاقوامی عدالت جرائم کی جانب سے غزہ میں جنگی جرائم کی وجہ سے اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو کے لیے گرفتاری وارنٹ جاری کرنا کافی نہیں ہے، نتن یاہو کی سزا سزائے موت ہونی چاہیے۔ ایرانی سرکاری خبررساں ادارے ارنا کے مطابق علی خامنہ ای نے تہران میں پاسداران انقلاب کی ملیشیا فورس (بسیج) کے ارکان سے خطاب کیا۔ غزہ اور لبنان میں اسرائیل کے انسانیت کے خلاف جرائم کی نشاندہی کرتے ہوئے خامنہ ای نے کہا، "نتن یاہو کے خلاف گرفتاری کا حکم جاری کیا گیا، یہ کافی نہیں ہے اس کی سزا موت ہے۔ اسرائیلی قیادت جو اس کام کی سربراہ ہے ان کے لیے سزائے موت کا فیصلہ ہونا چاہیے۔ شہریوں کی رہائشی علاقوں پر بمباری پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ایرانی رہنما نے کہا کہ غزہ اور لبنان میں لوگوں کے گھروں پر بمباری کوئی فتح نہیں ہے، احمق لوگ یہ نہ سمجھیں کہ عوام کے گھروں اور ہسپتالوں پر بمباری کر کے انہوں نے فتح حاصل کر لی ہے۔ کوئی بھی اسے فتح نہیں سمجھتا یہ جو وہ کر رہے ہیں فتح نہیں جنگی جرائم ہیں۔" عالمی عدالت نے 21 نومبر کو اپنے فیصلے میں اعلان کیا تھا کہ "غزہ میں جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کی وجہ سے" اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو اور سابق وزیر دفاع یوآو گیلنٹ کے لیے گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے ہیں۔

سنبھل تشدد:

2500 لوگوں کے خلاف ایف آئی آر

سماجوادی پارٹی رکن پارلیمنٹ اور رکن اسمبلی کے بیٹے کا نام بھی شامل

سنبھل۔ اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں جامع مسجد کے سروے کے دوران ہوئے تشدد میں پولیس نے 2500 لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ اس معاملے میں اب تک 25 لوگوں کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔ جن لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے اس میں سنبھل سے سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق اور سنبھل صدر سیٹ سے سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی اقبال محمود کے بیٹے کا نام بھی شامل ہے۔ سروے کے دوران ہوئے پتھراؤ معاملے میں سنبھل ایس پی کرشن کمار نے کہا "تقریباً 2500 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج کے ذریعہ تمام لوگوں کی پہچان کی جائے گی اور انہیں جیل بھیجا جائے گا۔" سنبھل ایس پی کرشن کمار کا کہنا ہے کہ "ہمارے سب انسپکٹر دیپک راٹھی جو کل زخمی ہو گئے تھے، انہوں نے 800 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کرایا ہے۔ ضیاء الرحمن برق اور سہیل اقبال کو ملزم بنایا گیا ہے۔ ان دونوں نے ہی بھیڑ کو اکسایا تھا۔ ضیاء الرحمن برق کو پہلے بھی نوٹس دیا گیا تھا۔ انہوں نے پہلے بھی اشتعال انگیز تقریر کی تھی اور انہیں ایسا کرنے کے لیے منع کیا گیا تھا۔ اس حادثے میں 15 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے ہیں۔" سنبھل رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق کا بھی اس معاملے میں بیان سامنے آیا ہے۔ انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا "یہ ایک پہلے سے منصوبہ بند واقعہ ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ریاست اور ملک کے اندر مسلم طبقہ کو نشانہ بنا کر کام کیا جا رہا ہے۔ اس سے برا حال آزادی کے بعد کبھی نہیں ہوا ہوگا۔ جس طرح سے عبادت گاہوں کے قانون کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ جب پارلیمنٹ نے 1991 میں ایک قانون بنا دیا ہے کہ 1947 سے پہلے کے جتنے بھی مذہبی مقامات ہیں اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کیا جائے گا۔ اس کے باوجود بھی کئی جگہوں پر عرضیاں دی جارہی ہیں اور اسی دن احکامات بھی جاری کیے جارہے ہیں۔" ضیاء الرحمن برق نے آگے کہا "ہم نے اس معاملے میں پُرامن سروے کرایا، مگر جمعہ کے دن بہت سارے لوگوں کو نماز پڑھنے سے روکا گیا۔ اتنا ہی نہیں، پولیس فورس کی بھی تعیناتی کی گئی۔ اس کے باوجود ہم نے لوگوں سے کہا کہ کوئی قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے، دوسرے مسجد میں جا کر نماز پڑھ لیں۔ سوال یہ ہے کہ جب ایک بار سروے ہو گیا تھا تو دوبارہ سروے کی ضرورت کیوں پڑی؟ اگر انہیں سروے ہی کرانا تھا تو عدالت کا فرمان لے کر آتے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے سروے کیا اور جو لوگ وہاں پر تھے، انہوں نے 'جے شری رام' کے نعرے لگائے۔

اڈانی، منی پور معاملے پر ہنگامہ

لوک سبھا بدھ تک ملتوی

نئی دہلی،25 نومبر (یو این آئی) لوک سبھا میں اڈانی اور منی پور کے معاملے پر بحث کرانے کی مانگ کے حوالے سے اپوزیشن کے ہنگامہ آرائی کے باعث دوبارہ خلل کے بعد ایوان کی کارروائی بدھ کی صبح 11 بجے تک ملتوی کردی گئی جیسے ہی دوپہر 12 بجے ایوان دوبارہ شروع ہوا، اپوزیشن ارکان نے کھڑے ہو کر اڈانی اور منی پور کے معاملے پر شور مچانا شروع کر دیا اور پریزائیڈنگ آفیسر سندھیہ رائے نے نظم وضبط برقرار رکھنے کی اپیل کا کوئی اثر نہ دیکھ کر کارروائی 27 نومبر تک ملتوی کر دی۔ منگل کو یوم دستور پر دونوں ایوانوں کی خصوصی میٹنگ ہوگی۔ آج ایوان کی میٹنگ دوبارہ شروع ہونے کے بعد اپوزیشن کے شور شرابے کے درمیان سماج وادی پارٹی کے دھرمیندر یادو کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ سنبھل، اتر پردیش میں تشدد کے سلسلے میں ان کی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ اپنی کرسی بچانے کے لیے پوری ریاست کو تشدد کی آگ میں جھونک رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اپوزیشن ارکان شور مچاتے ہوئے ایوان کے مرکز کی طرف آنے لگے۔ پریزائیڈنگ محترمہ رائے نے اپوزیشن ارکان سے کہا کہ وہ ہنگامہ نہ کریں اور ایوان کی کارروائی کو خوش اسلوبی سے چلنے دیں۔ شور کم نہ ہوتے دیکھ کر انہوں نے اپوزیشن سے کہا کہ آپ ایوان کی کارروائی نہیں چلانا چاہتے۔ بڑھتے ہوئے ہنگامے کو دیکھتے ہوئے محترمہ رائے نے ایوان کی کارروائی بدھ (27 نومبر) کی صبح 11 بجے تک ملتوی کر دی۔ قبل ازیں سرمائی اجلاس کے پہلے دن آج جب ایوان کی کارروائی شروع ہوئی تو لوک سبھا نے ایوان کے رکن رہے معزز افراد کو خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد ایوان کی کارروائی دوپہر 12 بجے تک ملتوی کر دی گئی۔ لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے ایوان جمع ہوتے ہی اجلاس کو دو موجودہ ممبران، ناندیڑ، مہاراشٹر سے چوہان وسنت راؤ بلونت راؤ اور مغربی بنگال سے ایس کے نور الاسلام کے انتقال کی اطلاع دی۔ اس کے علاوہ انہوں نے سابق ممبران ایم ایم لارنس، ایم پاروتی اور ہریش چندر دیورام چوہان کے انتقال کی اطلاع دیتے ہوئے تعزیت کا اظہار کیا۔

کینیا کے بعد بنگلہ دیش اور سری لنکا میں بھی اڈانی کے پاور پروجیکٹس خطرے میں!

نئی دہلی۔ اڈانی کے پاور پروجیکٹس کو لے کر سری لنکا اور بنگلہ دیش میں بھی بحران کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ بنگلہ دیش نے بجلی پیدا کرنے کے بڑے معاہدوں کے "جائزہ" میں مدد کے لیے ایک "معروف قانونی اور تحقیقاتی فرم" کو مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے، بشمول اڈانی پاور کے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ "ممکنہ دوبارہ گفت وشنید یا معاہدے کی منسوخی" کا باعث بن سکتا ہے۔ اسی طرح سری لنکا میں بھی خطرہ ختم نہیں ہوا۔ وہاں کی پارلیمنٹ اب اس پر فیصلہ کرے گی۔ بنگلہ دیش کی حکومت نے کہا کہ "وزارت بجلی، توانائی اور معدنی وسائل کی قومی جائزہ کمیٹی نے اتوار کو عبوری حکومت سے کہا کہ وہ بجلی پیدا کرنے کے بڑے معاہدوں کے جائزے میں مدد کے لیے ایک معروف قانونی اور تحقیقاتی فرم کا تقرر کرے۔" بنگلہ دیش نے 2009 سے 2024 کے درمیان شیخ حسینہ کے دور حکومت میں اڈانی سمیت کئی پاور کمپنیوں کو مدعو کیا تھا۔ اڈانی گروپ کے خلاف بنگلہ دیش اور سری لنکا کا یہ فیصلہ اس گروپ کو لے کر امریکہ میں پیدا ہونے والی صورتحال کے بعد آیا ہے۔ امریکی محکمہ انصاف نے دنیا کے امیر ترین شخص گوتم اڈانی، ان کے بھتیجے ساگر اڈانی سمیت 7 افراد کے خلاف رشوت ستانی کا الزام عائد کیا ہے۔ 54 صفحات پر مشتمل دستاویزات وفاقی عدالت کے پاس ہیں۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ ان لوگوں نے اڈانی گرین پروجیکٹس کے لیے بھارتی حکام کو 22000 کروڑ روپے کی رشوت دی۔

ممبران پارلیمنٹ کو ووٹروں، آئین اور عالمی برادری کی توقعات پر پورا اترنا چاہیے: مودی

نئی دہلی،25 نومبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے آغاز سے قبل اپوزیشن سے عوام کی امنگوں پر پورا کرنے اور عالمی برادری کی توقعات پر پورا اترنے کی درخواست کرتے ہوئے اپیل کی کہ ان کے رویے سے ووٹر اور جمہوریت کے تئیں ان کی وابستگی، آئین کے تئیں ان کی لگن اور پارلیمانی عمل میں ان کے اعتماد کی معنی خیز گونج باہر جانی چاہیے۔ مسٹر مودی نے پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں نامہ نگاروں سے کہا، "یہ سرمائی اجلاس ہے اور ماحول بھی سرد ہی رہے گا۔ یہ 2024 کا آخری دور ہے، ملک بھی 2025 کو جوش وخروش سے خوش آمدید کہنے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ پارلیمنٹ کا یہ اجلاس کئی لحاظ سے خاص ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے آئین کے سفر کا 75ویں سال میں داخل ہونا اپنے آپ میں جمہوریت کے لیے ایک روشن موقع ہے۔ جوں جوں 2025 قریب آرہا ہے، ملک جوش اور ولولے سے لبریز ہے اور 2025 کے استقبال کے لیے بے تابی سے تیاری کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ پارلیمانی اجلاس کئی لحاظ سے خاص ہے جس کا سب سے اہم پہلو ہمارے آئین کی 75ویں سالگرہ ہے۔ یہ ہماری جمہوریت کے لیے ایک شاندار سنگ میل ہے۔ کل سب آئین کے ایوان میں اکٹھے ہو کر آئین کے 75ویں سال کی تقریبات کا آغاز کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئین بنانے والوں نے آئین تیار کرتے وقت ہر ایک نکتے پر بڑی تفصیل سے بحث کی ہے اور تب ہی ہمیں اتنی بہترین دستاویز ملی۔ ہمارے آئین کی اہم اکائیاں ہیں - پارلیمنٹ اور ہمارے اراکین پارلیمنٹ۔ پارلیمنٹ میں صحت مند بحث ہونی چاہیے اور مباحثوں میں زیادہ سے زیادہ اور مناسب شرکت ہونی چاہیے۔ لیکن بدقسمتی سے کچھ لوگ اپنے سیاسی مفادات کے لیے پارلیمنٹ کو بھی مٹھی بھر لوگوں کی ہنگامہ آرائی سے کنٹرول کرنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ اگرچہ ان کے حربے بالآخر ناکام ہو جاتے ہیں، لیکن عوام ان کے رویے پر گہری نظر رکھتے ہیں اور وقت آنے پر انہیں سزا بھی دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئے ایم پی ایز کو مسائل کا سامنا ہے، کچھ لوگ ان کے حقوق دبوچ لیتے ہیں۔ جمہوریت میں ہمارا فرض ہے کہ ہم آنے والی نسلوں کو تیار کریں۔ لیکن 80 سے 90 بار عوام کی طرف سے مسترد کردیے گئے لوگ عوامی امنگوں پر بحث نہیں ہونے دے رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں بار بار اپوزیشن کے ساتھیوں سے درخواست کرتا رہا ہوں اور اپوزیشن کے کچھ ساتھی بھی چاہتے ہیں کہ ایوان میں ہموار طریقے سے کام ہو۔

کوآپریٹیو نے ہندوستان میں خیال سے تحریک، تحریک سے انقلاب اور انقلاب سے بااختیار بنانے کا سفر کیا ہے: مودی

نئی دہلی، 25 نومبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ کوآپریٹیو ہندوستان میں خیال سے تحریک، تحریک سے انقلاب اور انقلاب سے بااختیار بنانے کا سفر طے کر چکا ہے اور یہ ہندوستان کی ثقافت اور طرز زندگی کی بنیاد ہے۔ پیر کو انٹرنیشنل کوآپریٹو الائنس (آئی سی اے) کی عالمی کوآپریٹو کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ حکومت کوآپریٹیو کے ذریعے خوشحالی کے منتر پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے کہا "ہم حکومت اور کوآپریٹیو کی طاقت کو ملا کر ہندوستان کو ترقی یافتہ بنانے میں مصروف ہیں۔" وزیر اعظم نے کہا کہ مستقبل کی ترقی میں کوآپریٹیو کے بڑے کردار کو دیکھتے ہوئے ہندوستان کوآپریٹیو سوسائٹیوں کو کثیر مقصدی بنانے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے کوآپریٹیو کی ایک الگ وزارت بنائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوآپریٹو سیکٹر میں خواتین کا بڑا کردار ہے۔ اس وقت ملک میں خواتین کی قیادت میں ترقی کا ایک مرحلہ ہے اور ہم اس پر بہت زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا ماننا ہے کہ کوآپریٹیو عالمی تعاون کو نئی توانائی فراہم کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خاص طور پر گلوبل ساؤتھ کے ممالک جس قسم کی ترقی کی ضرورت ہے اس میں مدد کر سکتے ہیں۔

سبکدوش ججوں کا طرز زندگی معاشرے کے قانونی نظام کے مطابق ہونا چاہیے: چندر چوڑ

نئی دہلی۔ ملک بھر میں ججوں کے سبکدوش ہونے کے بعد عوامی زندگی میں سرگرم ہونے کے بارے میں کئی طرح کے تصورات اور تنازعات ہوتے ہیں۔ اکثر یہ موضوع بحث رہتا ہے کہ کیا سابق ججوں کو سیاست میں شامل ہونا چاہیے یا نہیں؟ حال ہی میں یہ سوال سابق سی جے آئی ڈی وائی چندر چوڑ سے بھی پوچھا گیا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارا سماج سبکدوش ججوں کو بھی نظام انصاف کے محافظ کے طور پر دیکھتا ہے، اس لیے طرز زندگی معاشرے کے قانونی نظام کے مطابق ہونا چاہیے۔ این ڈی ٹی وی کے آئین ایٹ 75 کنکلیو میں بات چیت کے دوران انہوں نے کہا کہ ہر جج کو طے کرنا ہوتا ہے کہ سبکدوشی کے بعد ان کے ذریعہ کیے گئے فیصلے ان لوگوں پر اثر ڈالیں گے یا نہیں، جو جج کے طور پر ان کے ذریعہ کیے گئے کام کا جائزہ لیتے ہیں۔ ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ 65 سال کی عمر میں وہ ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہتے جس سے ان کے کام یا عدلیہ کی ساکھ پر سوال کھڑے ہوں۔ حالانکہ ان کا مقصد سیاست میں داخل ہونے والے سابق ججوں پر الزام لگانا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جج بھی عام شہری ہے اور اسے بھی دیگر شہریوں کے یکساں اختیار حاصل ہے، لیکن معاشرہ ان سے اعلیٰ اخلاق کی توقع رکھتا ہے۔ سابق سی جے آئی چندر چوڑ نے کہا کہ ججوں کو ٹرولنگ سے بہت ہوشیار رہنا ہوگا۔ ٹرولرس عدالت کے فیصلوں کو بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جمہوریت میں قوانین کے جائز ہونے کو طے کرنے کا اختیار کنسٹی ٹیوشنل کورٹ کو سونپا گیا ہے۔ چندر چوڑ نے آگے کہا کہ آج کل لوگ یوٹیوب اور دوسرے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر دیکھے 20 سیکنڈ کے ویڈیو کی بنیاد پر رائے بنا لیتے ہیں، یہ بہت ہی خطرناک ہے۔

بے روزگاری کا خوف

ویشنو دیوی روپ وے منصوبے کے خلاف کٹرا میں احتجاج

جموں وکشمیر۔ ویشنو دیوی مندر کے دورے کے دوران مجوزہ روپ وے پروجیکٹ نے مقامی دکانداروں، ٹٹو سروس فراہم کرنے والوں اور مزدوروں میں بے چینی پھیلائی ہے۔ جموں وکشمیر کے ضلع ریاسی کے کٹرا بیس کیمپ میں آج مظاہرین کی پولیس کے ساتھ جھڑپ ہوئی، جس میں کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ کٹرا میں احتجاج شری ماتا ویشنو دیوی شرائن بورڈ (ایس ایم وی ڈی ایس بی) کے تاراکوٹ مارگ کو سنجی چھت سے جوڑنے والے 250 کروڑ روپے کے مسافر روپ وے پروجیکٹ کے ساتھ آگے بڑھنے کے فیصلے سے شروع ہوا ہے۔ توقع ہے کہ 4.2 کلو میٹر کے اس روپ وے سے سفر صرف چھ منٹ تک مختصر ہو جائے گا، جس کا مقصد حاجیوں، خاص طور پر بزرگوں اور محدود نقل وحرکت کے حامل افراد کو فائدہ پہنچانا ہے۔ تاہم، مقامی لوگوں کو خدشہ ہے کہ اس منصوبے سے ان کی روزی روٹی تباہ ہو جائے گی۔ سینکڑوں دکانداروں، قلیوں اور ٹٹو سروس فراہم کرنے والوں نے احتجاج میں حصہ لیا اور اپنی مخالفت کا اظہار کرنے کے لیے "بھارت ماتا کی جے" جیسے نعرے لگائے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ یہ منصوبہ روایتی راستے کو نظرانداز کردے گا جس پر ان کی روزی روٹی کا انحصار ہے۔ دکانداروں کی اسوسی ایشن کے لیڈر پربھات سنگھ نے کہا کہ ہم کٹرا میں روپ وے پروجیکٹ کو لاگو نہیں ہونے دیں گے۔ ہم تین سال سے اس کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ماضی میں ہمیں یقین دہانیاں کروائی گئیں لیکن اب وہ اس منصوبے کو آگے بڑھا چکے ہیں۔ آج مظاہرین کا سامنا سنٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کی ایک گاڑی سے ہوا جو احتجاجی مقام سے گزرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کے بعد افراتفری میں گاڑی کے شیشے ٹوٹ گئے اور پولیس نے مداخلت کرتے ہوئے نظم وضبط بحال کیا۔

سنبھل میں مہلوکین کی تعداد میں اضافہ

انٹرنیٹ، اسکول بند، بھاری فورس تعینات کرفیو سا سناٹا

سنبھل، یوپی میں سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے سروے کی مخالفت کر رہے مظاہرین کی اتوار کو پولس کے ساتھ پرتشدد جھڑپ ہوئی۔ اس میں 5 مسلمانوں کی کی موت ہوگئی، جب کہ 20 کے قریب سکیورٹی اہلکاروں سمیت متعدد افراد زخمی ہوئے۔ اس تشدد کے بعد انتظامیہ نے 12ویں جماعت تک کے اسکولوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انٹرنیٹ پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ شرپسندوں کی شناخت کی جارہی ہے۔ جو مارے گئے ان میں 19 سال کے کم عمر لڑکے ہیں ان کے نام یہ ہیں: 1۔نعیم (35) محلہ کوٹ طویلا۔2 بلال (22)، فتحونلہ سرائے۔3 رومان (40) حیات نگر، سنبھل۔4 کیف (19) ترتی پور 5 ایان (19) کوٹ گدی۔ سنبھل میں منگل سے ہی کشیدہ صورتحال ہے، جب مقامی عدالت کے حکم پر جامع مسجد کا سروے کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ایک عرضی دائر کی گئی جس میں دعویٰ کیا گیا کہ مسجد کی جگہ ہری ہر مندر ہے۔ اس کے بعد اتوار کو مظاہرین نے تشدد کے دوران گاڑیوں کو آگ لگا دی اور پولیس پر پتھراؤ کیا۔ پولیس نے بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس اور لاٹھی چارج کیا۔ یہ پولیس کا ورژن ہے عینی شاہدین کا بیان کچھ اور ہے وہ کہتے ہیں کہ پولیس نے گولی چلائی، مہلوکین کے اہل خانہ نے ٹی وی چینلوں کو یہی بیان دیا ہے۔ مراد آباد کے کمشنر انجنیے کمار سنگھ نے کہا، "شرپسندوں نے گولی چلائی ہے۔

'غیرقانونی مہاجرین کی بے دخلی' امریکی معیشت کیلئے خطرہ ثابت ہوسکتی ہے

واشنگٹن:(ایجنسی)نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی امیگریشن کے لیے سخت تجاویز اور بڑے پیمانے پر امریکا میں بسنے والے غیر ملکیوں کو ڈی پورٹ کرنے کا منصوبہ امریکا کے لیے اقتصادی طور پر نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔اقتصادی اور معاشی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ امریکا میں تعمیرات اور زراعت کے شعبے سے غیر ملکی ورکرز کی بہت بڑی تعداد منسلک ہے، نئے صدر کے منصوبوں پر عمل درآمد سے یہ دونوں شعبے زیادہ متاثر ہوسکتے ہیں۔ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ایجنسی 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق امریکی حکام نے تخمینہ لگایا ہے کہ پورے امریکا میں ایک کروڑ 10 لاکھ سے زائد افراد غیر قانونی طور پر مقیم ہیں، ان میں سب سے زیادہ تعداد میکسیکو سے آنے والے لوگوں کی ہے۔سال 2022 کے اعداد وشمار کے مطابق غیر قانونی مقیم لوگوں میں سے 83 لاکھ افراد لیبر فورس کے شعبہ جات میں کام کررہے ہیں، پیو ریسرچ سینٹر کے حالیہ تخمینے کے مطابق یہ تعداد امریکا میں مجموعی ورک فورس کے 5 فیصد سے بھی کم ہے۔واضح رہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ سے اس سال کے آغاز میں اپنی انتخابی مہم کے دوران کہا تھا کہ 'ہمارے شہر غیر قانونی

ایلینز سے بھرے ہوئے ہیں، امریکیوں کو لیبر فورس سے نکالا جارہا ہے اور ان کی ملازمتیں چھینی جارہی ہیں'۔امریکا میں معیشت کے حوالے سے حقائق بہرحال پیچیدہ ہیں، مشکل سمجھے جانے والے کئی شعبہ جات نے امریکی ورکرز کو لبھانے کے لیے طویل جدوجہد کی ہے۔امریکا کی غیر سرکاری تنظیم، امریکن امیگریشن کونسل (اے آئی سی) نے ڈونلڈ ٹرمپ کے امیگریشن منصوبے کے حوالے سے کہا کہ زراعت اور تعمیرات کے شعبہ جات ہر 8 میں سے ایک ورکر کو کھو دیں گے، قانونی دستاویزات نہ ہونے کی وجہ سے ہر 14 میں سے ایک ورکر کو ڈی پورٹ کیا جاسکتا ہے۔رپورٹ کے مطابق امریکا سے بڑے پیمانے پر بے دخلیوں کے نتیجے میں 30 فیصد سے زائد مستری، مزدور (پلستر کرنے والے، چھتوں کی شیٹرنگ کرنے والے) اور رنگ ساز ملک چھوڑنے پر مجبور ہوجائیں گے، جب کہ صفائی ستھرائی کرنے والے 25 فیصد ملازمین کو بھی ڈی پورٹ ہونا پڑے گا۔امریکن انٹرپرائز، بروکنگز انسٹی ٹیوٹ اور نسکانن سینٹر کے مشترکہ مطالعے (اسٹڈی) میں کہا گیا کہ ٹرمپ کا امیگریشن منصوبہ 2025 میں امریکا کی جی ڈی پی نمو کو 4.0 فیصد تک دھچکا پہنچا سکتا ہے۔معاشی شرح نمو پر منفی اثر ابتدائی طور پر پیداواری اور خدمات کے شعبے سے منسلک غیر ملکی ورکرز کی وجہ سے آئے گا۔اس حوالے سے امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اس وقت قانونی ہجرت اس سطح سے کچھ کم ہے، جو ٹرمپ کے گزشتہ دور میں کورونا وبا سے قبل کی سطح پر تھی جبکہ غیر قانونی مقیم لوگوں کو بے دخل کرنے کی سخت کوششیں حالیہ دہائیوں میں پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ڈونلڈ ٹرمپ کی نئی شروع ہونے والی مدت کے دوران، ان کے منصوبے کے مطابق مجموعی طور پر 32 لاکھ لوگوں کو امریکا سے بے دخل کردیا جائے گا، امریکا سے رضاکارانہ ہجرت کرنے والوں میں اضافے کی وجہ سے 2025 میں امیگرنٹس کی تعداد 7 لاکھ 40 ہزار کی منفی سطح تک محدود رہ سکتی ہے جو کہ 2024 میں 33 لاکھ لوگوں پر مشتمل تھی۔پیٹرسن انسٹی ٹیوٹ برائے عالمی اقتصادیات کی حالیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ تمام 83 لاکھ غیر قانونی مقیم لوگوں کو امریکا سے نکالنے کے کیا اثرات ہوسکتے ہیں، انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ میں پیش گوئی کی گئی ہے 2028 تک معاشی ترقی بیس لائن تخمینوں سے 4.7 فیصد کم ہوسکتی ہے، اس کا مطلب ہے ٹرمپ کی نئی مدت میں امریکی شرح نمو میں کوئی اضافہ نہیں ہونے والا، یہ سب صرف اس ایک پالیسی کی وجہ سے ممکن ہے۔اسی دوران امریکا میں 2026 تک مہنگائی کی شرح میں 6.3 فیصد تک اضافہ ہوسکتا ہے، بصورت دیگر امریکا میں آجروں کو امریکی ورکرز کو لبھانے کے لیے اجرتوں میں اضافہ بھی کرنا پڑے گا۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بڑے پیمانے پر غیر ملکیوں کی بے دخلی سے قیمتوں میں اضافہ ممکن ہے۔اے ای آئی کے ڈائریکٹر برائے اکنامک پالیسی اسٹڈیز مائیکل اسٹرین کا کہنا ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کا امیگریشن منصوبہ' متعدد شعبہ جات میں قیمتوں میں اضافے کا سبب تو بنے گا ہی لیکن ساتھ ہی مہنگائی میں بھی اضافہ ہوگا۔

لتھوانیا: مال بردار طیارہ ہوائی اڈے کے قریب گر کر تباہ

لتھوانیا:(ایجنسی)۔جرمن لاجسٹک کمپنی ڈی ایچ ایل کا یہ طیارہ جرمن شہر لیپزگ سے روانہ ہوا تھا اور لتھوانیا کے ولنیئس انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب گر کر تباہ ہوگیا۔حادثے میں کم از کم ایک شخص کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی گئی ہے۔لیتھوانیا کے حکام کے مطابق جرمن لاجسٹک کمپنی ڈی ایچ ایل کے لیے کام کرنے والا ایک کارگو طیارہ پیر کے روز علی الصبح ملک کے معروف ولنیئس بین الاقوامی ہوائی اڈے کے قریب گر کر تباہ ہوگیا، جس میں کم از کم ایک شخص ہلاک ہوگیا ہے۔"ہمیں اس بارے میں مزید کیا معلوم ہے؟ سوئفٹ ایئرلائن کے ذریعے چلائے جانے والا یہ طیارہ جرمن شہر لیپزگ سے روانہ ہوا تھا، جو ڈی ایچ ایل کمپنی کا مرکز ہے۔لتھوانیائی ریسکیو سروس کے سربراہ ریناتاس پوزیلا نے بتایا ہے کہ تباہ ہونے والا مال بردار طیارہ" ہوائی اڈے سے چند کلومیٹر پہلے ہی گرا، بس چند سو میٹر کا فاصلہ بچا تھا کہ راستے سے

پھسل گیا۔اس کے ملبے نے ایک رہائشی مکان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔" انہوں نے مزید کہا کہ" گھر کے ارد گرد رہائشی انفراسٹرکچر میں آگ لگ گئی تھی اور گھر کو تھوڑا نقصان بھی پہنچا، لیکن ہم مکان سے لوگوں کا انخلا کرانے میں کامیاب رہے۔" معروف امریکی خلاباز ولیم اینڈرس طیارے کے حادثے میں ہلاک حکام کے مطابق مذکورہ عمارت سے بارہ رہائشیوں کو محفوظ نکال لیا گیا۔ابتدائی اطلاعات میں بتایا گیا تھا کہ طیارہ ایک رہائشی عمارت سے ٹکرا گیا۔ولنیئس کے میئر ویلڈاس بنکنسکاس نے کہا کہ طیارہ" اتفاق سے" گھر سے ٹکرانے کے بجائے صحن سے ٹکرا گیا۔طیارے کا ملبہ طیارے کا ملبہ پولیس حکام کا مزید کہنا تھا کہ جائے حادثہ کی تحقیقات، شواہد اکٹھا کرنے اور معلومات اور اشیاء کو جمع کرنے میں پورا ہفتہ لگ سکتا ہے، حادثے کی وجہ فوری طور پر معلوم نہیں ہوسکی ہے لیکن لتھوانیا کے پولیس چیف نے اس بارے میں دہشت گردی کو بطور محرک مسترد نہیں کیا۔چیف آف پولیس ارناس پالاؤسکاس نے ایک پریس بریفنگ کے دوران اس حوالے سے کہا،" یہ بھی دیگر وجوہات میں سے ایک ہے جس کی چھان بین اور تصدیق کی ضرورت ہے۔ ہمارے سامنے ابھی بہت کام باقی ہے۔ ان کے جوابات اتنی جلدی نہیں آئیں گے۔" ان کا مزید کہنا تھا کہ جائے حادثہ کی تحقیقات، شواہد اکٹھا کرنے اور معلومات اور اشیاء کو جمع کرنے میں پورا ہفتہ لگ سکتا ہے۔ڈی ایچ ایل گروپ، جس کا صدر دفتر جرمنی کے بون میں ہے، نے ابھی تک اس حوالے سے کوئی بیان جاری نہیں کیا ہے۔حکام کے مطابق اس کی وجہ سے ایئرپورٹ پر پروازوں کی آمدورفت میں فوری طور پر کوئی خلل نہیں پڑا۔

غزہ میں خواتین کے خلاف تشدد افسوسناک ہے، ایرانی وزارت خارجہ

تہران:(ایجنسی)۔ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا ہے کہ گزشتہ ایک سال کے دوران دسیوں ہزار فلسطینی خواتین ہلاک یا زخمی ہوئی ہیں ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے دنیا سے مطالبہ کیا کہ وہ غزہ میں فلسطینی خواتین اور بچیوں کے دفاع کے لیے کام کرے، جنہیں اسرائیلی حکومت کے بے مثال ظالمانہ حملوں اور تشدد کا سامنا ہے۔اتوار کی شب، اسماعیل بقائی نے X سوشل نیٹ ورک (سابقہ ٹویٹر) پر اپنے ذاتی اکاؤنٹ میں لکھا کہ خواتین کے خلاف تشدد کی ممانعت کے عالمی دن کے موقع پر، ہمیں مقبوضہ فلسطین میں کئی دہائیوں کے وحشیانہ قبضے اور نو آبادیاتی نسل کشی کی وجہ سے ہونے والے شدید تشدد کو یاد کرنا چاہیے۔وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ غزہ میں خواتین اور بچیوں کے خلاف تشدد کی شدت بے مثال اور افسوسناک ہے، گزشتہ برس دسیوں ہزار فلسطینی خواتین اور بچیاں ہلاک یا زخمی ہوئیں، اور غزہ میں مائیں، خواتین اور بچیاں فاقہ کشی اور جبری نقل مکانی سے دوچار ہیں انہوں نے دنیا سے مطالبہ کیا کہ وہ غزہ میں فلسطینی خواتین اور بچیوں کے دفاع کے لیے کام کرے۔غزہ میں 7 اکتوبر 2023 سے اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں کی نسل کشی کے شروع ہونے سے اب تک کم از کم 211,44 فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔رواں ماہ کے آغاز میں اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے دفتر کی ایک رپورٹ کے مطابق، شہداء میں 70 خواتین اور بچے ہیں۔

پاکستان: بشریٰ بی بی کے خلاف تین مزید مقدمات درج

اسلام آباد:(ایجنسی)۔پاکستان تحریک انصاف کے بانی عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کے سعودی عرب سے متعلق مبینہ تنقیدی بیان کے بعد ان کے خلاف نفرت انگیز تقاریر اور اشتعال انگیزی جیسے الزامات کے تحت کم از کم تین مزید مقدمات درج کیے گئے ہیں۔سعودی قیادت کے خلاف ان کے مبینہ ریمارکس پر عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کے خلاف ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور لیہ کے مختلف تھانوں میں کئی مقدمات پہلے ہی درج کیے گئے پاکستانی صوبہ پنجاب میں سابق وزیر اعظم عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کے خلاف سعودی عرب سے متعلق ان کے متنازعہ بیان کے حوالے سے تین مزید مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ان پر نفرت انگیز تقاریر اور مذہبی اشتعال انگیزی جیسے الزامات کے تحت اتوار کے روز گوجرانوالہ میں مقدمات درج کیے گئے۔یہ مقدمات مختلف شہریوں کی شکایات پر ضلع کے صدر گوجرانوالہ، سول لائنز اور

گکھڑ منڈی تھانوں میں درج کیے گئے ہیں جبکہ اس سے قبل گزشتہ ہفتے کے روز بھی دو مقدمات درج کیے گئے تھے۔اتوار کے روز گکھڑ منڈی تھانے میں درج کیے گئے تازہ مقدمے میں، سلطان پورہ کے شکایت کنندہ محمد سعید بٹ نے الزام لگایا کہ وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے، جہاں بشریٰ بی بی کا ایک بیان نشر کیا گیا، جس میں انہوں نے" سعودی عرب پر شریعت سے انحراف کرنے کا الزام لگاتے ہوئے، پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔" اسی طرح کا ایک مقدمہ اوکاڑہ پولیس اسٹیشن میں درج کیا گیا تھا۔اس سے پہلے سعودی قیادت کے خلاف ان کے مبینہ ریمارکس پر بشریٰ بی بی کے خلاف ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور لیہ کے مختلف تھانوں میں تین مقدمات درج کیے گئے تھے۔سابق وزیر اعظم عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی نے حال ہی میں اپنے ایک ویڈیو پیغام میں دعویٰ کیا تھا کہ جب عمران خان ننگے پاؤں مدینہ کا دورہ کرنے کے بعد واپس آئے تو اس وقت کے آرمی چیف جنرل قمر جاوید باجوہ کو ایسی فون کالز موصول ہوئیں، جن میں کہا گیا کہ "XX ہم اس ملک سے شریعت ختم کرنے جارہے ہیں اور آپ شریعت کے حامی کو لے آئے ہیں، ہم انہیں نہیں چاہتے۔" البتہ بشریٰ بی بی نے ان متنازعہ ریمارکس میں کسی ملک کا نام نہیں لیا تھا۔تاہم چونکہ بیان سعودی عرب کے دورے کے حوالے سے تھا، اس لیے مبصرین اور سیاسی حلقے اسے سعودی عرب کے خلاف ہی تصور کر رہے ہیں۔اس بیان کی مختلف حلقوں کی جانب سے مخالفت کی بھی جارہی ہے اور حتیٰ کہ پی ٹی آئی کے سیاسی رہنماؤں نے بھی اسے بشریٰ بی بی کا ذاتی بیان قرار دیا اور اس سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔اس بیان کے ساتھ ہی بشریٰ بی بی نے اپنے اسی ویڈیو میں اس بات کی جانب بھی اشارہ کیا کہ آنے والے دنوں میں اسی پارٹی لیڈر کو ٹکٹ دیا جائے گا، جو 24 نومبر کے لانگ مارچ میں لوگوں کو جمع کرنے کے حوالے سے بہتر کارکردگی دکھائے گا۔

لبنان: سرحدی علاقوں میں لڑائی، حزب اللہ نے اسرائیلی فوج کے چھ ٹینک تباہ کردیے

اسرائیل لبنان میں جنگ بندی معاہدے کی طرف بڑھ رہا ہے: ایگزیاس

تل ابیب:(ایجنسی)۔لبنانی ملیشیا نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس نے اسرائیل کے چھ ٹینک تباہ کردیے ہیں۔یہ اسرائیلی ٹینک جنوبی لبنان کے علاقے کے علاوہ ساحلی علاقے میں نشانہ بنائے گئے ہیں۔جہاں اسرائیل کے زمینی حملے کے بعد لڑائی جاری ہے۔حزب اللہ کے مطابق زیادہ تر ٹینک ساحلی علاقے میں تباہ کیے گئے ہیں۔لبنان کے سرکاری میڈیا نے بھی ان علاقوں میں شدید لڑائی کی تصدیق کی ہے۔نیز لبنانی خبر رساں ادارے نیشنل نیوز ایجنسی کے مطابق جنوبی لبنانی سرحدوں کے مختلف حصوں میں لڑائی اتوار کے روز بھی جاری ہے۔خیال رہے پچھلے دو ماہ سے یہ جنگی سلسلہ تیز ہے اور اسی دوران اسرائیل نے زمینی حملہ بھی کیا ہے۔جس کی حزب اللہ کے جنگجو مزاحمت کررہے ہیں۔ ''این این اے'' کے مطابق لبنان کے ساحلی دیہات بایدہ کے نزدیک سرحد سے

دس کلومیٹر کے فاصلے پر اسرائیلی فوج کا کانوائے تیس ٹینکوں کے ساتھ آرہا تھا۔حزب اللہ نے اس کی مزاحمت کرکے کئی ٹینک تباہ کردیے۔جس کے بعد اسرائیلی فوج کو اس علاقے سے پسپا ہونا پڑا۔بایدہ کی اس لڑائی کے بارے میں حزب اللہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ اس نے پانچ ٹینکوں کی بربادی کی ہے۔حزب اللہ کے ایک اور بیان کے مطابق اسرائیل کا چھٹا مرکاوا ٹینک دیر مماس کے علاقے میں تباہ کیا گیا ہے۔مقامی میئر کے مطابق اسرائیلی فوج نے دیر میماس اور قریبی بستی کے درمیان ایک چیک پوسٹ قائم کی تھی۔فوج پر پانچ راکٹ فائر کیے۔یہ راکٹ خیام کے مشرق میں اسرائیلی فوج پر داغے گئے۔اس سرحدی علاقے میں حالیہ ہفتوں میں جنگ جاری ہے۔نیشنل نیوز ایجنسی کے مطابق خیام میں رات کو بدترین لڑائی کے بعد اسرائیلی فوج کچھ آگے بڑھی ہے اور خیام کے مشرق میں اسرائیلی فوج پہنچ گئی۔یہ واقعہ تین ہفتے پہلے کا ہے۔جبکہ منگل کے روز اسرائیلی ٹینک خیام کے شمال کی جانب چلے گئے۔خبر رساں ادارے نے مزید واضح کیا کہ مختلف سرحدی علاقوں میں لڑائی اتوار کے روز بھی جاری رہی ہے۔

اسرائیل لبنان میں حزب اللہ کے ساتھ جنگ بندی معاہدے کی طرف بڑھ رہا ہے، یہ بات ایگزیاس کے نامہ نگار بارک راوید نے اتوار کو ایک سینئر اسرائیلی اہلکار کے حوالے سے ایکس پر پوسٹ کی۔اسرائیل کے ایک نشریاتی ادارے کان نے ایک علیحدہ رپورٹ میں ایک اسرائیلی اہلکار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ لبنان میں معاہدے پر کوئی مثبت اشارہ نہیں دیا گیا کیونکہ مسائل ابھی حل ہونا باقی ہیں۔

سمندر میں کشتی الٹنے سے چھ بچوں سمیت آٹھ تارکین وطن ہلاک

ایتھنز:(ایجنسی)۔یونانی کوسٹ گارڈز کے مطابق انہیں بحیرہ ایجیئن میں ساموس کے جزیرے کے قریب سمندر سے چھ بچوں اور دو خواتین سمیت کم از کم آٹھ ایسے تارکین وطن کی لاشیں ملی ہیں، جو درجنوں دیگر افراد کے ساتھ یورپی یونین کی طرف سفر میں تھے۔یونانی دارالحکومت ایتھنز سے پیر 25 نومبر کو ملنے والی رپورٹوں کے مطابق ملکی ساحلی محافظوں کو جزیرے ساموس کے قریب کھلے سمندر سے جو آٹھ لاشیں ملیں، ان میں سے دو خواتین کی تھیں اور باقی چھ نابالغ بچوں کی۔یہ ہلاک شدگان ان تقریباً پچاس تارکین وطن میں شامل تھے، جو ایک کشتی میں سوار ہوکر غیر قانونی طور پر یورپی یونین میں داخلے کے لیے سفر میں تھے کہ یہ کشتی سمندر میں الٹ کر ڈوب گئی۔یہ نہیں بتایا گیا کہ مرنے والوں کا تعلق کس ملک یا کن ممالک سے تھا۔اس کے علاوہ یونانی پولیس نے ساموس کے جزیرے کے شمالی حصے سے ایسے 36 دیگر تارکین وطن کو ریسکیو بھی کرلیا، جو بظاہر اسی ڈوب جانے والی کشتی کے مسافر تھے اور سمندر میں تیر کو اس جزیرے تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔یونانی جزیرے ساموس پر حکومت کا پناہ کے متلاشی تارکین وطن کے لیے قائم کردہ ایک عارضی رہائشی کیمپ یونانی

جزیرے ساموس پر حکومت کا پناہ کے متلاشی تارکین وطن کے لیے قائم کردہ ایک عارضی رہائشی کیمپ ہوائی جہاز اور ریسکیو کشتیوں کے ذریعے ممکنہ طور پر زندہ افراد کی تلاش حکام کے مطابق ملکی کوسٹ گارڈز کو تارکین وطن کی اس کشتی کے سمندر میں ڈوب جانے کا علم ہونے کے بعد تب تک ممکنہ طور پر سمندر میں زندہ افراد کی تلاش کے لیے کی جانے والی کارروائیوں میں ایک ہوائی جہاز اور کئی ریسکیو کشتیوں نے بھی حصہ لیا۔کوسٹ گارڈز کو سمندر میں اس حادثے کی اطلاع ایک غیر حکومتی امدادی تنظیم نے دی تھی، جس کا اندازہ تھا کہ ڈوبنے سے قبل ساموس کے جزیرے کے قریب تک پہنچ جانے والی اس غیر محفوظ کشتی پر تقریباً 50 انسان سوار تھے، جو پناہ کی تلاش میں یورپی یونین کی طرف سفر میں تھے۔اس حادثے کی اطلاع ملنے کے بعد یونانی کوسٹ گارڈز نے مجموعی طور پر تقریباً 40 تارکین وطن کو زندہ بچالیا جبکہ سمندر میں تیز ہواؤں اور خراب موسمی حالات کے باوجود ممکنہ طور پر زندہ افراد کی تلاش آخری خبریں ملنے تک جاری تھی۔یورپی یونین کا رکن ملک یونان جغرافیائی طور پر اس بلاک کے جنوب مشرقی کنارے پر واقع ہے۔یونان کے بحیرہ ایجیئن میں واقع متعدد جزائر ترکی سے اپنے کم فاصلے کی وجہ سے، بہت سے تارکین وطن اور مہاجرین کے لیے یورپی یونین میں داخلے کا ترجیحی گیٹ وے سمجھے جاتے ہیں۔ساموس کے جزیرے کے قریب یونانی کوسٹ گارڈز کی ایک کشتیساموس کے جزیرے کے قریب یونانی کوسٹ گارڈز کی ایک کشتیانتہائی خطرناک اور غیر قانونی سمندری سفر کے بعد یونان کے ان جزائر تک پہنچنے کی کوشش کرنے والے تارکین وطن، مہاجرین اور پناہ کے متلاشی غیر ملکیوں کا تعلق زیادہ تر مشرق وسطیٰ، افریقہ اور ایشیائی کے مختلف ممالک سے ہوتا ہے۔دو ہزار پندرہ اور دو ہزار سولہ کے دوران اس راستے سے ترکی سے اپنا سفر شروع کرنے والے ایک ملین سے زائد تارکین وطن یونان کے مشرقی جزائر تک پہنچے تھے۔ان میں سے بہت سے راستے میں کشتیاں الٹ جانے کی وجہ سے سمندر میں ڈوب بھی گئے تھے۔

پی ٹی آئی کا قافلہ اپنی 'آخری منزل' ڈی چوک پہنچ پائے گا؟

اسلام آباد:(ایجنسی)۔عینی شاہدین کے مطابق رکاوٹوں، آنسو گیس کی شیلنگ اور پولیس کے ساتھ جھڑپوں کے باوجود پی ٹی آئی کے کارکنان اسلام آباد کی جانب بڑھ رہے ہیں۔مظاہرین کا کہنا ہے کہ وہ اس مرتبہ عمران خان کو رہا کرا کر ہی دم لیں گے۔پاکستان تحریک انصاف کا کے پی سے آنے والا قافلہ پنجاب کی حدود میں داخل ہوچکا ہے، جہاں احتجاجی کارکنوں کو پولیس کی طرف سے شدید رکاوٹوں کا سامنا ہے۔قافلے میں شامل متعدد شرکا نے ڈی ڈبلیو کو بتایا کہ ہزارہ ڈویژن سے کچھ آگے موٹروے کا علاقہ پولیس اور مظاہرین کے مابین جھڑپوں کی وجہ سے میدان جنگ بنا رہا تاہم ماضی کے برعکس اس مرتبہ عمران خان کے حامی اپنے قائد کی احتجاج کے لیے" فائنل کال" پر پیچھے ہٹتے نہیں دکھائی دے رہے۔عینی شاہدین کے مطابق پولیس نے ہزارہ موٹروے سے آگے ایک پل کو کنٹینرز لگا کر بند کردیا اور مظاہرین پر اندھا دھند شیلنگ بھی کی۔اس صورتحال کی وجہ سے ابھی تک یہ حتمی طور پر واضح نہیں کہ یہ قافلہ کب اسلام آباد پہنچ سکے گا۔ہزارہ ڈویژن سے کچھ آگے موٹروے کا علاقہ پولیس اور مظاہرین کے مابین جھڑپوں کی وجہ سے میدان جنگ بنا رہا ہزارہ ڈویژن سے کچھ آگے موٹروے کا علاقہ پولیس اور مظاہرین کے مابین جھڑپوں کی وجہ سے میدان جنگ بنا رہا قافلے میں شریک سعید خان نامی ایک نوجوان نے ڈی ڈبلیو کو بتایا کہ قافلے کے شرکا نے گزشتہ رات گاڑیوں میں سو کر یا موٹروے پر جاگ کر گزاری ہے۔ان کے بقول رات کو اس علاقے میں درجہ حرارت تیرہ ڈگری سینٹی گریڈ تک گر گیا تھا تو اس پر بعض شرکا نے آگ جلا کر گرمائش کا بندوبست کیا۔صبح خیبر پختونخوا سے سوزوکی وینز میں نمکین چاولوں (کابلی پلاؤ) کی دیگیں آئی تھیں جن سے ناشتہ کیا گیا۔احتجاجی مظاہرین اپنے ساتھ گیس کے سلنڈر، کارپٹ اور چائے کا سامان بھی لے کر آئے ہیں اور جگہ جگہ رک کر اپنی مدد آپ کے تحت چائے یا قہوہ تیار کرکے ایک دوسرے کو پیش کیا جاتا ہے۔وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا علی امین گنڈاپور کے قافلے میں کل کتنے لوگ ہیں اس بارے میں پی ٹی آئی کے لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کی تعداد چالیس ہزار سے اوپر ہے لیکن حکومتی حلقے یہ تعداد تین ہزار بتا رہے ہیں۔غیر جانبدار شرکا کے مطابق یہ تعداد دس ہزار سے زائد ہے۔کئی لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ بہت سے لوگ واپس بھی جارہے ہیں۔ جس کی وجہ سے احتجاجی مظاہرین کی تعداد کل سے کم ہے۔اتوار کی شب علی امین گنڈاپور اور بشریٰ بی بی مرکزی قافلے سے ہٹ کر برہان کی طرف چلے گئے تھے جسے شرکا نے پسند نہیں کیا۔قافلے کے شرکا کے بقول اس سفر میں تین مرتبہ علی امین گنڈاپور کے آگے نہ آنے کی وجہ سے تلخی کا ماحول پیدا ہوا۔پی ٹی آئی رہنما شوکت یوسف زئی کے بقول قافلے میں ایک موقعے پر جب شدید شیلنگ کی وجہ سے چند وزرا پیچھے ہٹنے لگے تو کارکنان نے انہیں آگے دھکیل دیا۔

جسٹس کریم خان آغا زسندھ ہائیکورٹ میں 8 رکنی آئینی بینچ کے سربراہ مقرر

اسلام آباد:(ایجنسی)۔جوڈیشل کمیشن آف پاکستان نے سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس کریم خان آغا کو سندھ ہائی کورٹ میں آئینی بینچ کا سربراہ مقرر کردیا۔رجسٹرار سپریم کورٹ کی جانب سے جاری کردہ اعلامیے کے مطابق جوڈیشل کمیشن آف پاکستان کا تیسرا اجلاس چیف جسٹس یحییٰ آفریدی کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس کا واحد ایجنڈا سندھ ہائی کورٹ میں آئینی بنچز کی تشکیل پر غور کرنا تھا۔اعلامیے کے مطابق اجلاس میں جسٹس سید منصور علی شاہ، جسٹس منیب اختر، جسٹس امین الدین خان، جسٹس جمال مندوخیل، چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ جسٹس محمد شفیع صدیقی نے شرکت کی۔اجلاس میں وفاقی وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ، اٹارنی جنرل منصور عثمان اعوان، سینیٹر فاروق نائیک، شیخ آفتاب احمد، روشن خورشید بروچہ، وزیر قانون سندھ ضیاالحسن لنجار، اختر حسین، اور دیگر نے شرکت کی۔اعلامیے کے مطابق اجلاس میں جوڈیشل کمیشن آف پاکستان نے 4 کے مقابلے میں 11 اکثریتی ووٹوں کے ذریعے سندھ ہائی کورٹ آئینی بینچز کے لیے ججز کی منظوری دی۔اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ جسٹس کریم خان آغا سندھ ہائی کورٹ میں آئینی بینچز کے سربراہ ہوں گے جس کی مدت 2 ماہ ہوگی۔سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس سلیم جیسر، جسٹس عمر سیال، جسٹس یوسف علی سید، جسٹس عبدالمبین لاکھو، جسٹس ذوالفقار علی سانگی، جسٹس ثنا اکرم منہاس، جسٹس خادم حسین سومرو اور جسٹس ارباب علی ہکرو آئینی بینچ کا حصہ ہوں گے۔اس سے قبل جوڈیشل کمیشن آف پاکستان کے اجلاس میں سندھ ہائی کورٹ میں آئینی بینچز کے ججز کی نامزدگی نہیں ہوسکی تھی، جس پر چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ کی پیش کردہ تجویز کی توثیق کرتے ہوئے 24 نومبر تک سندھ ہائی کورٹ کے تمام ججز پر آئینی بینچز تشکیل دیا گیا تھا۔اعلامیے میں بتایا گیا تھا کہ اجلاس میں ایجنڈے پر وسیع تبادلہ خیال کیا گیا اور سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی جانب سے ہائی کورٹ کے تمام موجودہ ججز کو آئینی بینچوں کے ججز کے لیے نامزد کرنے کی تجویز پیش کی گئی تاکہ مقدمات کے موجودہ بڑے بیک لاگ کو تیزی سے نمٹایا جاسکے، جس کی جوڈیشل کمیشن نے اتفاق رائے سے توثیق کردی۔اعلامیے میں کہا گیا تھا کہ سندھ ہائی کورٹ کے تمام ججز آئینی بینچز کے لیے 24 نومبر تک کام جاری رکھ سکیں گے، جوڈیشل کمیشن کا آئندہ اجلاس 25 نومبر کو ہوگا۔واضح رہے کہ 5 نومبر کو چیف جسٹس یحییٰ آفریدی کی زیر صدارت جوڈیشل کمیشن آف پاکستان کے اجلاس میں جسٹس امین الدین خان کی سربراہی میں 7 رکنی آئینی بینچ قائم کیا گیا تھا۔26 ویں ترمیم کی روشنی میں جوڈیشل کمیشن آف پاکستان کا پہلا اجلاس ہوا تھا، جس میں آئینی بینچز میں ججز کی نامزدگی پر غور کیا گیا۔جسٹس امین الدین کی تقرری کی حمایت میں 12 رکنی کمیشن کے 7 ارکان نے ووٹ دیا تھا جبکہ 5 ارکان نے مخالفت کی تھی۔اعلامیے میں بتایا گیا تھا کہ چیف جسٹس نے آئینی بینچ کے لیے مخصوص مدت کے تعین کا مشورہ دیا تھا، اجلاس کے دوران آئینی بینچ کی تشکیل کے معاملے پر ووٹنگ کرائی گئی۔

نام نہاد پرامن احتجاج کے نام پر پولیس اہلکاروں پر حملے قابل مذمت ہیں، وزیراعظم

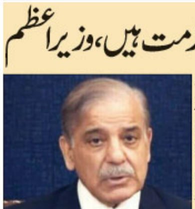

اسلام آباد:(ایجنسی)۔وزیراعظم شہباز شریف نے پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے احتجاج کے دوران مبینہ طور پر مظاہرین کے ہاتھوں پولیس اہلکار کی شہادت کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نام نہاد پرامن احتجاج کے نام پر پولیس اہلکاروں پر حملے قابل مذمت ہیں، 9 مئی کو فسادات برپا کرنے والے پھر پرتشدد کارروائیاں کررہے ہیں۔وزیراعظم شہباز شریف نے تحریک انصاف کے احتجاج کے دوران مبینہ طور پر مظاہرین کے ہاتھوں پولیس اہلکار کے جاں بحق ہونے کی مذمت کی ہے، وزیراعظم نے کانسٹیبل مبشر شہید کے اہلخانہ سے تعزیت کا اظہار اور مرحوم کے بلند درجات کے لیے دعا کی۔وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ شہید کانسٹیبل کے بچوں کی دنیا شرپسند عناصر کے ہاتھوں اجڑ گئی، کانسٹیبل مبشر ملکی ترقی کے دشمن گروہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔وزیراعظم نے ملوث افراد کی نشاندہی کرکے قرار واقعی سزا دلوانے اور زخمی اہلکاروں کو بہترین طبی سہولتیں فراہم کرنے کی ہدایت کی۔وزیراعظم شہباز شریف نے اپنے پیغام میں کہا کہ 9 مئی کو فسادات برپا کرنے والے پھر پرتشدد کارروائیاں کررہے ہیں، جب ملک ترقی کرنے لگتا ہے، شرپسند جلاؤ گھیراؤ شروع کردیتے ہیں۔قبل ازیں وزیر اطلاعات پنجاب عظمیٰ بخاری نے پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا تھا کہ پی ٹی آئی کے کارکنوں کے تشدد سے ایک پولیس اہلکار جاں بحق جبکہ 70 زخمی ہوئے ہیں، جن میں سے 5 اہلکاروں کی حالت تشویشناک ہے۔انہوں نے کہا تھا کہ پی ٹی آئی 9 مئی پارٹ ٹو چاہتی ہے، علی امین گنڈاپور غائب ہیں، بشریٰ بی بی ریلی کی قیادت کررہی ہیں، انہوں نے خطاب بھی کیا ہے، اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ بشریٰ بی بی گھریلو خاتون ہیں۔عظمیٰ بخاری نے دعویٰ کیا تھا کہ پولیس اہلکاروں کو گردن اور ٹانگوں پر گولیاں ماری گئیں، گولیاں مارنے والے یوتھ فورس کے لوگ ہیں جنہیں باہر سے لایا گیا ہے۔عظمیٰ بخاری نے کہا تھا کہ سروں کو ٹارگٹ کرنا طالبان کا طریقہ کار ہے، ہمارے بچے اتنے سنگدل نہیں کہ پولیس کو ماریں۔وزیر اطلاعات پنجاب نے کہا تھا کہ پولیس اہلکاروں کو بھی بندوق پکڑا دی جائے تو دیکھتی ہوں یہ کیسے مقابلہ کرتے ہیں، ان کا ایجنڈا ہے ریاست گولی چلائے اور انہیں لاشیں ملیں، یہ کل بھی دہشت گرد تھے اور آج بھی دہشت گرد ہیں، بانی پی ٹی آئی کے ہوتے ملک کا بھلا نہیں ہوسکتا۔

عزائے فاطمی کے ایام تاریخ سمجھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں

نگدوپور ضلع مئو میں ہوا عزائے فاطمی کا پرشکوہ پروگرام

مئو: نبی اکرم کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا کی یاد میں گذشتہ برسوں کی طرح امسال بھی موضع نگدوپور ضلع مئو کی انجمن سپاہ حسینی رجسٹرڈ نے عزائے فاطمی کا با وقار و پرشکوہ اہتمام کیا۔گذشتہ روز عزائے فاطمی کا آغاز صبح میں قاریٔ قرآن پاک جناب فیروز حسین متعلم جوادیہ عربی کالج بنارس نے تلاوت کلام ربانی سے کیا۔جس کے بعد موضع کے بزرگ جناب اختر عباس اور ان کے ہمنوا نے پردرد آواز میں سوز وسلام کا نذرانہ پیش کیا۔پروگرام کے ناظم میثم رامپوری نے اس کے بعد تمام مظلومین بالخصوص پاراچنار کے مومنین کی حفاظت وسربلندی نیز ظالمین کی نابودی کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعافرمائی۔ساتھ ہی شہدائے راہ اسلام وولایت کے لئے سورہ فاتحہ کی تلاوت ہوئی۔اس کے بعد محمد نگدوپوری اور فیروز نگدوپوری نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ان کے بعد مہمان نوحہ خواں جناب ابوطالب سلطانپوری نے پردرد و پراثر آواز میں کلام پیش کیا۔اس سلسلہ کی پہلی مجلس کو لکھنؤ سے تشریف لائے مولانا سید حیدر عباس رضوی نے خطاب کیا۔مولانا رضوی نے بیان کیا کہ عزائے فاطمی کا یہ سالانہ اجتماع جوانوں کے خلوص اور اہل بستی کی انتھک کوششوں سے ہر سال بہتر سے بہتر ہوتا جارہا۔اذان،صلوات،اسلامی نام اور حجاب کی طرح مجالس کا شایان شان اہتمام کیا جانا چاہئے تاکہ صحیح دین سے آشنائی ہو اور جذبہ عمل بیدار ہو۔مولانا نے اضافہ کیا کہ بنت پیغمبر نے حبیب کبریا کے حکم سے روزے کی نذر مانی اور حسنین کریمین شفایاب ہوئے تو راہ خدا میں انفاق کے سبب سورہ دہر کی آیات اس گھرانے کی شان میں نازل ہوئیں۔ہم بھی نذر مانیں تو معنوی نذر ہو فقط مادی نذر پر اکتفا نہ کریں۔اس سلسلہ کی دوسری مجلس نماز ظہر کے بعد مولانا سید صبیح الحسین رکن مجلس انتظام تنظیم المکاتب لکھنؤ نے خطاب کی۔مولانا نے مناجات شعبانیہ کے بعض فراز کو سرنامہ سخن قرار دیتے ہوئے نہایت اہم مطالب بیان کئے۔عظمت فاطمی کے ضمن میں مولانا نے اضافہ کیا کہ دنیا بھر کے سادات کی ماں فاطمہ زہرا ہیں۔صرف شیعوں میں سادات کرام نہیں بلکہ اہلسنت والجماعت میں بھی سادات کا ایک طویل سلسلہ ہے۔اجمیر کے خواجہ غریب نواز سے لے کر علامہ علی میاں ندوی سمیت دہلی کے بخاری صاحب تک سادات کرام میں شمار ہوتے ہیں۔ان سب سے اگر سیادت کے بارے میں پوچھا جائے تو سب کا مشترکہ جواب یہی ہوگا کہ ہماری دادی کا نام ہے فاطمہ زہرا۔اگر غور کیا جائے تو نتیجہ با آسانی نکل سکتا ہے کہ عملی طور پر کسی اور بیٹی کی طرف ان سب کا اپنی نسبت نہ دینا یہ بتاتا ہے کہ نبی جس بیٹی کو پالے وہ اور ہے اور جس بیٹی کی نبی کے یہاں ولادت ہو اس کا مرتبہ اور ہے۔قابل ذکر ہے کہ اس سالانہ عظیم الشان فاطمی پروگرام میں نظامت کے دوسرے مرحلے میں اطہر محمدآبادی نے اپنے فرائض انجام دیے۔مذکورہ دونوں مجالس کے بعد مقامی وبیرونی انجمنوں نے نوحہ خوانی وسینہ زنی کی۔اس سلسلہ کی تیسری اور آخری مجلس عزا نماز مغرب بعد غم وسوگ میں ڈوبی شام میں ہوئی۔جسے معروف عالم دین مولانا سید ضیغم الرضوی نے خطاب کیا۔مجلس سے قبل فضل محمدآبادی،جناب شبیہ گوپالپوری اور انجمن سپاہ حسینی بھنولی سادات نے پیش خوانی کی۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس پروگرام میں شریک ہونے والی انجمنوں اور ذی وقار مہمانوں کی خدمت میں ادارہ علم و دانش لکھنؤ سے شائع ہونے والی دیدہ زیب نہج البلاغہ اراکین انجمن سپاہ حسینی رجسٹرڈ نگدوپور کی جانب سے مولانا سید حیدر عباس رضوی کے ہاتھوں تحفہ میں پیش کی گئی۔مولانا سید ضیغم الرضوی نے بنت پیغمبر کے مشہور فقرہ الطموانی فاطمۃ کے ضمن میں نہایت اہم اور حساس مسائل پر مختصر ومفید روشنی ڈالی۔آپ نے عالم اسلام کے سامنے سوال رکھا کہ نبی کی زندگی میں ہر معرکہ کا سورما علی بعد نبی خاموش کیوں رہا؟ چونتیس برس کے جوان علی کے سامنے ناموس پر حملہ ہوا لیکن علی نے کوئی اقدام کیوں نہیں کیا؟ نبی کی رحلت کے پچھتر یا پنچانوے دنوں کے بعد ناموس پر حملہ ہوا لیکن علی خاموش رہے۔جبکہ علی نے اپنے بڑھاپے میں جمل وصفین ونہروان جیسی جنگیں لڑیں۔مولانا سید ضیغم الرضوی نے اضافہ کیا جب مخالفین نے طے کیا کہ قبر سیدہ کھودی جائے گی اور نماز ادا کریں گے تو حضرت علی نے زرد عمامہ باندھا جو جنگوں کے ہنگام آپ سر پر باندھتے تھے۔دشمن علی مرتضی سے سیاسی شکست کھاچکا تھا لہذا اپنی حیثیت کو واپس لانا چاہتا تھا۔قبر فاطمہ کہاں دور امیر المومنین علی مرتضی سے آج تک کسی کو علم نہیں۔بقیع میں کبھی قبر فاطمی کی تعمیر نظر نہ آئی البتہ مدفون ائمہ کا روضہ تھا۔آج بقیع میں قبر سیدہ کو محصور کردینا یعنی تاریخ سے اس شرمناک سوال کو ختم کردینا جو حقانیت علی ابن ابیطالب کا سوال ہے۔مولانا رضوی نے جب مصائب پیش کئے تو مرد وزن خورد وکلاں پیر و جواں سبھی کی آواز گریہ بلند ہوئی اور نمناک آنکھوں کے سائے میں شبیہ تابوت برآمد ہوئی۔اس پروگرام میں مقامی انجمن یعنی انجمن سپاہ حسینی رجسٹرڈ نگدوپور کے علاوہ مہمان انجمنوں یعنی انجمن سپاہ حسینی بھنولی سادات،انجمن جوانان حسینی املو اور انجمن دستہ معصومیہ گھوسی نے پرسہ پیش کیا۔یہ بات ذکر کرنا ضروری ہے کہ اس عظیم الشان پروگرام سے ایک روز قبل نگدوپور کے امام جمعہ مولانا آفاق مہدی صاحب نے مجلس عزا سے خطاب کیا۔

تلاوت کلام پاک سے حکیم امت کو پیش کیا گیا خراج عقیدت

ادارہ مقصد حسینی کے تحت قرآن خوانی کا اہتمام، پاراچنار حادثہ پر اظہار رنج وغم

لکھنؤ (پریس ریلیز)(25نومبر،2024) کشمیری محلہ واقع ادارہ مقصد حسینی کے زیر اہتمام دوشنبہ 24نومبر 2024 کو حکیم امت مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق کی چوتھی برسی کے موقع پر ادارہ کے زیر اہتمام کشمیری محلہ واقع مسجد قدم رسول میں بعد نماز ظہرین مولانا سید رضا حسین رضوی،رکن شیعہ سینٹرل وقف بورڈ اور امام جمعہ عالم نگر جامع مسجد کی زیر نگرانی قرآن خوانی کا اہتمام کرکے حکیم امت کو ایصال ثواب کیا گیا۔اس موقع پر ادارہ کے تحت چلنے والے مدارس کے طلبا نے تلاوت کلام پاک کیا۔ادارہ کے صدر مولانا رضا حسین رضوی نے حکیم امت ڈاکٹر سید کلب صادق کو یاد کرتے ہوئے جذباتی ہوگئے اور قوم وملت کیلئے ان کے ذریعہ کی گئی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا حکیم امت کلب صادق نے قوم میں تعلیمی انقلاب برپا کرنے کیلئے صرف زبانی تلقین ہی نہیں کی بلکہ انہوں نے اسے عملی پیرائے میں بھی ڈھالا جس کی جیتی جاگتی مثال یونٹی کالج ہے جس میں دوشفٹوں میں اسکول چلایا جارہا ہے۔مولانا نے تعلیمی بیداری کیلئے یونٹی کالج میں سکینڈ شفٹ میں قوم کے بچوں کو بہترین معیاری تعلیم دینے کیلئے مفت اسکول قائم کیا جس میں آج ہزاروں کی تعداد میں بچے زیر تعلیم ہیں۔اس موقع پر مولانا احمد علی نقوی،مولانا جعفر حیدر زیدی،مولانا گلفام حیدر زیدی نے بھی حکیم امت مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق کو خراج عقیدت پیش کیا۔دوسری جانب اس سے قبل ادارہ کے دفتر میں ایک جلسہ ہوا جس میں پاکستان واقع پاراچنار میں ایک دہشت گردانہ حملہ میں فوت ہوئے افراد کیلئے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرکے ایصال ثواب کیا گیا۔اس موقع پر مولانا رضا حسین نے کہا کہ پاکستان میں جس طرح سے آئے دن شیعہ عوام کو دہشت گرد اپنا شکار بنا رہے ہیں اور عالم اسلام اس پر خاموشی اختیار کئے ہوئے وہ انتہائی افسوس کا مقام ہے۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا ہے وہ صرف اپنے ذاتی اغراض ومقاصد کیلئے مذہب کا چولہ اوڑھ لیتے ہیں۔حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ اس سلسلہ میں جلد از جلد ٹھوس کارروائی کرے اور خاطیوں کو پابند سلاسل کرتے ہوئے فوت ہوئے افراد کے اہل خانہ کیلئے مالی مدد کا انتظام کرے۔اس موقع پر مولانا تسنیم مہدی نے کہا کہ پاراچنار واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم پاراچنار کے مہلوکین کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور پروردگار کی بارگاہ میں دعاگو ہیں کہ رب کریم مہلوکین کی مغفرت فرمائے، جوار معصومین میں جگہ عنایت ہو اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا ہو۔اس موقع پر مولانا حاشر زیدی،مولانا جعفر زیدی، مولانا احمد علی نقوی،ڈاکٹر حیدر مہدی،شاذ رضوی، ایس ایم امن،قاری شیخ کمیل،قاری جون،احسن مرزا،وسیم میاں،جیو نواب کے علاوہ ادارہ کا پورا عملہ موجود تھا۔

پاکستان کے شہر پاراچنار میں شیعہ مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف مظاہرہ

لکھنؤ: پاکستان میں شیعہ برادری پر مظالم کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا، 21 نومبر کو پاراچنار پاکستان میں دہشت گردانہ حملے میں 110 بے گناہ شیعہ مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے اور ان میں ایک 6 ماہ کا بچہ بھی شامل تھا۔اس کے خلاف چھوٹا امام باڑہ، حسین آباد، لکھنؤ میں احتجاجی جلوس نکالا گیا، جس میں شہید ہونے والوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ساتھ ہی پاکستان کے خلاف نعرے لگائے گئے۔مولانا رضا حیدر صاحب نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی ملی بھگت کے بغیر ایسے حادثات رونما نہیں ہوتے اور پاکستان دہشت گردی کا اڈہ ہے جہاں کوئی بھی محفوظ نہیں۔ظلم ظلم ہے اور پاراچنار میں ہونے والے مظالم غزہ میں ہونے والے مظالم کا تسلسل ہیں اور بین الاقوامی سازش کا حصہ ہیں۔اور جو خاموش ہیں وہ بھی اس ظلم میں برابر کے شریک ہیں۔مولانا اختر عباس جان صاحب نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں مظالم کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے جس کی وجہ سے دنیا تیسری جنگ عظیم کی طرف بڑھ رہی ہے اور پاراچنار میں مسلسل لوگوں کے قتل کی خبریں آرہی ہیں اور اس بار ظلم یہ بہت زیادہ ہے،اس طرح کے ظلم کے ساتھ سڑک پر سفر کرتے ہوئے چھوٹے بچوں اور معصوم لوگوں کو مارنا حکومت کی ناکامی ہے اور ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔سختی سے تردید۔اس موقع پر مولانا حسنین باقری صاحب نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پاکستان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایسے موقع پر ہر مذہب کے لوگوں اور دانشوروں کو ظلم کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیے اور کہا کہ یہ پاکستان نہیں، پاکستان ہے۔اس موقع پر مولانا آصف رضا، مولانا منظر صادق، مولانا ثقلین باقری، مولانا غضنفر نواب، مولانا مشاہد عالم، مولانا قمر الحسن، مولانا صابر علی عمرانی اور دیگر موجود تھے۔

تنظیم علی کانگریس کی ایک میٹنگ

لکھنؤ: تنظیم علی کانگریس کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں سنبھل میں ہوئے واقعہ پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے انتظامیہ کی سخت مذمت کی گئی۔ میٹنگ میں کہا گیا کہ یہ کیسا دستور بنایا جارہا ہے کہ روز کسی نہ کسی مسجد کا سروے کرایا جائے گا اور انتظامیہ اس طرح لاپرواہی اور غیر ذمہ داری سے کام لے گی ماحول میں تناؤ پیدا کرنے کے لئے نعرے بازی کی جائے گی اور کچھ لوگوں سے جینے کا حق چھین لیا جائے گا؟ ایک مرتبہ سروے ہوچکا تو دوبارہ کیا ضرورت پیش آئی اس سروے کی؟ ممبران نے کہا کہ تنظیم علی کانگریس کی جانب سے اس بیان کے ذریعے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ ہندستان کی عدالت عظمٰی سپریم کورٹ اس معاملے کو اپنی نگرانی میں لے تاکہ قانون کی عظمت محفوظ رہے۔عدالتوں کا وقار اور لوگوں کا اس پر اعتماد اس دنیا میں قائم رہے اس لئے عدالت کا ایک فریضہ یہ بھی ہے کہ وہ انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے سیاست ہو یہ۔

ڈاکٹر کلب صادق مرحوم کی برسی پر تعزیت

ڈاکٹر کلب صادق سب کی یادوں میں رہیں گے: سید ایم علی تقوی

لکھنؤ: لکھنؤ علم کے آسمان پر چمکتے چاند کو غروب ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ محبت کی بارشیں بکھیرنے والے سورج کو غروب ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ سدگی کو سفید پہنے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ شربت میں ڈوبے لفظوں کی مٹھاس کھوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ علم کی بلندیوں کو دیکھنے والے طبقے کی آنکھیں بند ہوئے چار سال ہو گئے۔

طویل علالت سے لڑتے ہوئے، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے نائب صدر، بزرگ مذہبی رہنما، اتحاد کی علامت، ماہر تعلیم، غریبوں اور یتیموں کے مسیحا ڈاکٹر کلب صادق صاحب (83) کا 24 نومبر 2020 کو انتقال ہوگیا۔ ان کی وفات کو چار سال ہو چکے ہیں اور پوری امت یتیم ہوگئی ہے۔ امت آج بھی اس سے آگاہ ہے۔ ڈاکٹر کلب صادق صاحب نے نہ صرف پوری کمیونٹی کو بلکہ علم اور اتحاد کے لیے مثبت سوچ رکھنے والوں کو بھی یتیم کیا۔ ہندو مسلم اتحاد اور شیعہ سنی اتحاد کے زبردست حامی ڈاکٹر کلب صادق صاحب کی سادگی ایسی تھی کہ ان کے مخالفین بھی ان سے متاثر ہوئے۔ سائنسی حسابات کی بنیاد پر وہ عید کا چاند نظر آنے کا بہت پہلے سے اعلان کر دیتے تھے۔ ڈاکٹر کلب صادق صاحب نے اپنی پوری زندگی تعلیم اور طب کے میدان میں ترقی کرنے میں صرف کی، اس کے علاوہ انہوں نے کمیونٹی کی بہتری کے لیے بہت کام کیا۔ یونٹی کالج، ایرا میڈیکل یونیورسٹی، ہیجا ہسپتال، علی گڑھ میں ایم یو کالج اس کی مثالیں ہیں۔ اس کے علاوہ توحید المسلمین ٹرسٹ یعنی TMT جیسی تنظیم قائم کی گئی جو غریب اور نادار بچوں کو تعلیم فراہم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ ڈاکٹر کلب صادق صاحب ایک بہترین مقرر، مقرر اور مفکر بھی تھے۔ ہر مذہب کے لوگ ان کے خیالات کو غور سے سنتے تھے اور ہر مذہب میں ان کا احترام کیا جاتا تھا۔ ان کی سب سے اچھی اور خاص بات یہ تھی کہ جب بھی وہ تقریر کرتے تھے یا مجلس سے خطاب کرتے تھے تو ان کا موضوع تعلیم ہوتا تھا یعنی علم حاصل کرتے تھے کیونکہ تمام برائیاں علم کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں ڈاکٹر کلب صادق صاحب ہر مذہب کا احترام کرتے تھے انہوں نے ایک تقریر میں یہ بھی کہا تھا کہ جب سے میں نے ہندوؤں کے مذہبی صحیفے پڑھے اور گیتا جی کا مطالعہ کیا، مجھے ہندو مذہب بہت پسند آنے لگا۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ قرآن مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ انسانوں کے لیے آیا ہے جس میں تمام انسان شامل ہیں۔ پوری دنیا ڈاکٹر کلب صادق صاحب کو ایک شیعہ مذہبی گروہ کے طور پر جانتی ہے جنہوں نے باہمی اخوت اور محبت کا پیغام دیا۔ ہر چیز میں تعلیم کو فروغ دیا۔ بیرون ممالک جا کر مجلسوں میں شرکت اور محبت کا پیغام دیتے تھے۔ ڈاکٹر کلب صادق صاحب نے ہمیشہ اتحاد، دیانت، بھائی چارے، پیار اور محبت کی بات کی۔ وہ چاہتے تھے کہ سب مل کر تعلیم حاصل کریں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں۔ ڈاکٹر کلب صاق صاحب صاف صاف بات کرنا پسند کرتے تھے اور وقت کے بہت پابند انسان تھے۔ ڈاکٹر کلب صادق صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ جو معاشرہ وقت کا احترام نہیں کرسکتا وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر کلب صادق صاحب کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ تھی کہ وہ شہرت سے دور رہے۔ وہ برادری اور انسانیت کی خدمت کرتے تھے لیکن وہ آج کے ان سماجی کارکنوں کی طرح شہرت کے بھوکے نہیں تھے جو اپنی شہرت اور منافع کے لیے معاشرے کی خدمت کرتے ہیں۔ ڈاکٹر کلب صادق صاحب ہمیشہ سیاست سے دور رہے اور اپنے طور پر عوام کی مدد اور خدمت کی۔ اتنی بڑی شخصیت ہونے کے باوجود انہوں نے اس کام کے لیے کبھی سیاست یا کسی سیاستدان کی مدد نہیں لی۔ کبھی کسی سیاسی جماعت یا کسی سیاستدان کی غلامی نہیں کی۔ شاید اس نے آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال چھوڑی ہو۔ افسوس ایک بہترین انسان، ایک بہترین مقرر، ایک بہترین ماہر تعلیم، ایک بہترین رہنما، ایک بہترین سادہ انسان، محبت کی علامت، اتحاد کی علامت، قوم کا ہمدرد، غریبوں کا مسیحا، ملک کا ایک جواہر۔ انسانیت کے ایک سرکردہ رہنما کو ہم سے بچھڑے چار برس بیت گئے۔ ان کی کمی آج بھی محسوس کی جاتی ہے اور معاشرہ جتنے بھی دعوے کرلے، نہ ان کی جگہ کوئی پر کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی ان جیسا عالم اور خدمت گزار بن سکتا ہے۔ اللہ آپ کو بلند کرے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بنوری پر روتی ہے۔
بڑی مشکل سے دیدار چمن میں پیدا ہوا ہے۔

دبستانِ لکھنؤ کی ادبی تنظیم بزمِ شبلی کی ماہانہ طرحی نشست کا انعقاد

لکھنؤ 25 نومبر۔شہر نگاراں کی ادبی تنظیم بزمِ شبلی کی ماہانہ طرحی نشست بر مصرع ناصر کاظمی "وہ تری یاد تھی اب یاد آیا" بزم کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر شمس الحسن ٭ شمس سندیلوی کی قیامگاہ سرودے نگر لکھنؤ ٭ زیر صدارت جناب خالد صدیقی صبرحدی منعقد ہوئی ٭ بحیثیت مہمانِ خصوصی جناب عرفان لکھنوی اور مہمانِ اعزازی جناب ضیا نقوی شریک نشست ہوئے ٭ نظامت کے فرائض بزمِ شبلی کے سکریٹری عقیل غازیپوری نے انجام دیے ٭ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں :-

بولہب جب بھی سنا تیرا ذکر
ہم کو دوزخ کا لہب یاد آیا
(خالد صدیقی صبرحدی)

عیش میں تو نہ کبھی یاد کیا
مشکلیں جب پڑیں رب یاد آیا
(ڈاکٹر شمس سندیلوی)

پھول روشن ہوئے تاروں کی طرح
جب انہیں ماہِ عرب یاد آیا
(عرفان لکھنوی)

تھا کُتب خانہ جو بزازے میں
نام تھا ذوقِ ادب یاد آیا
(ضیا نقوی لکھنوی)

ایک بوسے کی توقع تھی ہمیں
اس کا عنوان تھا لب ٭ یاد آیا
(اختر ہاشمی لکھنوی)

جا کے سجدے میں بہت رویا ہوں
جب مجھے اس کا غضب یاد آیا
(عقیل غازیپوری)

اس نے کردار کو دیکھا ہی نہیں
بس مرا نامُ نسب یاد آیا
(بشارت لکھنوی)

اس کو بھولے تھے تو سب بھولے تھے
جب وہ یاد آیا تو سب یاد آیا
(عاصم ملیح آبادی)

بد زبانی میں کٹی عمرِ رواں
آ خری وقت ادب یاد آیا
(اے ٭ آر ساحل)

نو جوانی کا وقت پیری میں
قصئے عیش و طرب یاد آیا
(عمر شریف مہوی)

نشست کے اختتام پر جنرل سکریٹری بزم شبلی نے تمام شعراء کرام اور سامعین خاص طر پر ڈاکٹر ثروت تقی، ڈاکٹر راشد نیز ڈاکٹر محمد رفیع صدیقی کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے شریکِ نشست ہوکر اپنی ادب نوازی سے اراکینِ بزم کو مشکور ہونے کا موقع عطا کیا اور اعلان کیا کہ بزم کی اگلی طرحی نشست بر مصرع طرح "تم آئے ہو تمھیں بھی آزما کر دیکھ لیتا ہوں وغیرہ ردیف کر دیکھ لیتا ہوں)

بتاریخ 22 دسمبر 2024 بوقت ساڑھے دس بجے دن مقررہ مقام پر منعقد ہوگی۔

بیٹی کی پیدائش ہوئی تو سسرال والوں نے گھر سے نکال دیا

گونڈہ:25 نومبر(پی این ایس)یوپی کے گونڈہ میں ریزرو پولس لائنس میں منعقدہ فیملی کونسلنگ سینٹر میں ایک شادی شدہ خاتون کی باتوں پر جب کونسلروں کو یقین نہیں آیا تو وہ اسکے شوہر کی دوبارہ شادی کے بارے میں پوچھتے رہے۔اس کے بعد ساتھ بیٹھے شوہر سے یہ سن کر سب دنگ رہ گئے کہ وہ بیٹی کی پیدائش کے بعد دوسری شادی کرے گا۔کونسلروں کا کہنا تھا کہ پہلی بیوی ہونے کے باوجود دوسری شادی کرنا غیر قانونی ہے۔ شادی شدہ خاتون کو عدالت جانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ شادی شدہ خاتون نے انصاف کی اپیل کی ہے۔سماعت کے دوران کوڑیا تھانہ علاقے کی ایک خاتون نے اپنی چارسالہ بیٹی اور بوڑھے والد کے ساتھ کونسلرز کو بتایا کہ اس کے شوہر جو کہ مقامی تھانے کے تیلی کوٹ کے رہنے والے ہیں نے دوسری شادی کی ہے۔

بیت الخلاء کی دیواروں پر پینٹنگ کرائے گی یوگی حکومت

لکھے جائیں گے بیداری پیغام، آج سے شروع ہوئی مہم

لکھنؤ:25 نومبر(پی این ایس) ورلڈ ٹوائلٹ ڈے پر یوپی میں 19 نومبر سے خصوصی مہم چلائی جارہی ہے۔ اسی سلسلے میں 25 نومبر یعنی آج پینٹ مائی ٹوائلٹ کے نام سے ایک خصوصی مہم کا انعقاد کیا گیا۔اس دوران بیت الخلا اور ارد گرد کی دیواروں پر وال پینٹنگ کی گئی۔ان پر صفائی سے متعلق پیغامات لکھے گئے۔اس کے بعد 30 نومبر کو تمام شہری اداروں میں صفائی متروں کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔آپ کو بتاتے چلیں کہ ریاست کے تمام شہری اداروں میں بنائے گئے بیت الخلاء وصاف ستھرا،خوبصورت اور اچھا بنانے کے لیے عالمی یوم بیت الخلا کے موقع پر جوائنٹ سکریٹری مہاوروپا مشرا نے حکومت ہند کی ہدایات کے مطابق راجدھانی لکھنؤ سے صاف بیت الخلاء کے لیے خصوصی مہم شروع کی تھی۔اڈیشنل ڈائرکٹر سوچھ بھارت مشن (اربن) ریتو سوہاس نے کہا کہ یہ مہم 25 دسمبر تک چلائی جارہی ہے تاکہ کلین ٹوائلٹ مہم کلین ٹوائلٹ ہماری ذمہ داری کے تھیم کو اپنایا جاسکے۔جس کے تحت شہری اداروں میں لگائے گئے بیت الخلاء کو مختلف سرگرمیوں کے ذریعے صاف،خوبصورت،محفوظ اور آسان بنایا جائے گا،تمام شہری اداروں میں تعمیر کیے گئے عوامی اور کمیونٹی ٹوائلٹس کی مرمت،صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ ساتھ شجرکاری بھی کی جائے گی۔ان کے ارد گرد خالی جگہوں پر پودے لگائے جائیں گے اور دیوار پر پینٹنگ کے ذریعے صفائی سے متعلق پیغامات دکھائے جائیں گے۔کلین ٹوائلٹ مہم کے تحت تمام بیت الخلاء کو دن میں دو بار صاف کیا جائے گا۔شہری اداروں میں بنائے گئے عوامی اور کمیونٹی بیت الخلاء کی بہتر دیکھ بھال کو رہنما خطوط کے مطابق یقینی بنایا جائے گا۔عوامی اور اجتماعی بیت الخلاء کے ارد گرد کوڑا کرکٹ نہ ڈالا جائے اور ان جگہوں کو خوبصورت بنایا جائے گا۔تاریخی اور عوامی مقامات پر بنائے گئے بیت الخلاء کی صفائی اور خوبصورتی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔صفائی اور سہولیات سے متعلق تجاویز اور شکایات کے لیے تمام بیت الخلاء پر ٹول فری نمبر فراہم کیا جائے گا۔باہر کی دیواروں پر 1533 کی تشہیر کی جائے۔سیپٹک ٹینک کی صفائی سے متعلق رہنما خطوط اور سیپٹک ٹینک کی صفائی سے متعلق رابطہ نمبر بیت الخلا کے باہر دیواروں پر آویزاں کیے جائیں گے۔گوگل لوکیٹر آئی ڈی گوگل میپ پر گوگل ٹوائلٹ لوکیٹر پر ٹوائلٹس کو نشان زد کرکے۔بیت الخلا کے باہر دیواروں پر آویزاں کیا جائے گا۔مہم کے تحت متعلقہ اداروں میں ریٹروفٹنگ اور تزئین وآرائش کی جاتی ہے۔تمام اداروں کو ہدایات کے مطابق بیت الخلاء کی خوبصورتی،مرمت اور دیکھ بھال سے پہلے اور بعد کی صورتحال سے آگاہ کیا جائے گا۔

سنبھل: شاہی جامع مسجد کا کیا ھے تنازع، کیوں اور کس نے دائر کی عرضی

لکھنؤ:25 نومبر(پی این ایس)اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں کشیدگی ہے۔پتھراؤ اور گاڑیوں کو نذر آتش کرنے کا واقعہ اتوار کی صبح پیش آیا۔اس دوران تین افراد کی موت ہوگئی۔یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب ایک ٹیم دوسری بار شاہی جامع مسجد کے سروے کے لیے عدالتی حکم کے بعد چندوسی پہنچی تھی۔منگل (19 نومبر) کو ایک مقامی عدالت نے سروے کا حکم دیا تھا۔یہ حکم ایک درخواست کی سماعت کے بعد دیا گیا جس میں دعوی کیا گیا تھا کہ 1526 میں مسجد بنانے کے لیے ایک مندر کو توڑ دیا گیا تھا۔سنبھل کے چندوسی میں سول جج (سینئر ڈویژن) آدتیہ سنگھ کی عدالت نے یہ حکم جاری کیا۔درخواست منگل کی دوپہر کو دائر کی گئی اور چند گھنٹوں کے اندر جج نے ایک ایڈوکیٹ کمشنر مقرر کیا اور اسے مسجد میں ابتدائی سروے کرنے کی ہدایت کی۔یہ سروے صرف منگل کو کیا گیا۔عدالت نے یہ بھی ہدایت کی کہ سروے کی رپورٹ 29 نومبر تک اس کے سامنے پیش کی جائے۔سنبھل کی یہ شاہی جامع مسجد ایک محفوظ یادگار ہے۔جسے 22 دسمبر 1920 کو قدیم یادگاروں کے تحفظ کے ایکٹ 1904 کے سیکشن 3 ذیلی دفعہ (3) کے تحت مطلع کیا گیا تھا۔اے ایس آئی کی ویب سائٹ پر اسے قومی اہمیت ٭ کی یادگار قرار دیا گیا ہے۔آگرہ سرکل کو مرادآباد ڈویژن کی ویب سائٹ پر مرکزی طور پر محفوظ یادگاروں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔کل آٹھ عرضی گزاروں نے سنبھل کورٹ میں مقدمہ دائر کیا ہے۔ان وکیلوں میں سے ایک ہری شنکر جین (گیانواپی مسجد-کاشی وشواناتھ تنازعہ کے وکیل)، ایڈوکیٹ پارتھا یادو، مہنت رشی راج گری، سنبھل میں کلکی دیوی مندر کے مہنت ہیں۔دیگر درخواست گزاروں میں نوئیڈا کے رہنے والے وید پال سنگھ، راکیش کمار، جیت پال یادو، سنبھل کے رہنے والے ہیں۔عرضی میں دعوی کیا گیا ہے کہ سنبھل شہر کے وسط میں، بھگوان کلکی کے لیے وقف ایک صدیوں پرانا شری ہری مندر ہے، جسے جامع مسجد کمیٹی زبردستی اور غیر قانونی طور پر استعمال کر رہی ہے۔درخواست میں کہا گیا ہے کہ سنبھل ایک تاریخی شہر ہے اور اس کی جڑیں ہندو صحیفوں میں گہری ہیں، جس کے مطابق یہ ایک مقدس مقام ہے، جہاں بھگوان وشنو کے اوتار کالکی مستقبل میں پہنچیں گے۔درخواست میں کہا گیا ہے کہ ہندو صحیفے اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ قدیم زمانے میں بھگوان وشنو اور بھگوان شیو کو ملا کر ایک انوکھا وگرہ' نکلا تھا اور اسی لیے اسے شری ہری ہر' مندر کہا جاتا ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ "سنبھل کا شری ہری ہرا مندر کائنات کے آغاز میں خود بھگوان وشوکرما نے بنایا تھا۔" درخواست میں مزید کہا گیا ہے کہ ہندو صحیفے اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ قدیم زمانے میں بھگوان وشنو اور بھگوان شیو کو ملا کر ایک انوکھا وگرہ' نکلا تھا اور اسی لیے اسے شری ہری ہر' مندر کہا جاتا ہے۔اس میں کہا گیا ہے۔

لوگ ہیں کہ مانتے نہیں

جس کا ڈر تھا بے دردی وہی بات ہوگئی۔ جو لاوا پک رہا تھا وہ پھوٹ ہی پڑا اور تادم تحریر اطلاع کے مطابق اب تک پانچ اشخاص کی موت واقع ہوگئی۔ ان اموات کا درد نہ حکومت محسوس کر سکتی ہے اور نہ وہ ادارے اور تنظیمیں جو انسانیت کے دردمند ہونے اور ان کے حقوق کے لئے جدو جہد کرنے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ ان اموات کا درد صرف وہ محسوس کریں گے جن کی فیملی کے یہ لوگ تھے۔ پولیس اور انتظامیہ ان اموات کا ٹھیکرا کس پر پھوڑیں گی یہ الگ بات ہے لیکن سچائی صرف یہ ہے کہ پانچ، چار یا تین لوگ مر گئے اور اپنے پیچھے روتا بلکتا پریوار چھوڑ گئے۔ جانچ ہوگی، کمیشن بیٹھے گا اور نیتا گیری بھی ہوگی اور چار چھ دن کے بعد معاملہ ٹائیں ٹائیں فش ہوجائے گا۔

آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ہم بات کر رہے ہیں اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں جامع مسجد کی۔ جس کے بارے میں عدالت کے حکم پر کیے جانے والے سروے کے دوران ہنگامہ آرائی ہوئی جس کے نتیجے میں پانچ افراد ہلاک ہوگئے۔ پولیس کے مطابق ہلاک ہونے والے نوجوانوں کے نام نعمان، بلال اور نعیم ہیں۔ یعنی تینوں مسلم ہیں۔ ان پر گولی کس نے چلائی یا یہ افراد کس کی گولی سے مرے۔ اور گولی چلانے کی نوبت کیوں آئی۔ ان سب پہلوؤں پر کوئی جانچ نہیں ہوگی، اطلاع کے مطابق واقعے کے دوران دو خواتین سمیت کئی افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سنا یہ بھی ہے کہ 800 لوگوں کو گرفتار کیا جائے گا۔ ممکن ہے کہ ان افراد کے گھروں کو ناجائز قرار دے کر انہدام کا نوٹس چسپاں کر دیا جائے اور پھر کورٹ کچہری چلتی رہے گی۔ واقعہ کے تعلق سے متعلقہ پولیس سب انسپکٹر وکاس نروال نے بتایا کہ صبح کے وقت تقریباً 300 افراد پر مشتمل ہجوم جمع تھا، جنہوں نے پولیس کو نشانہ بنایا۔ ہنگامہ اس وقت شروع ہوا جب عدالت کے حکم پر سروے ٹیم (دوبارہ) جامع مسجد پہنچی۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ مقامی افراد نے پتھراؤ کیا جس کے جواب میں پولیس نے آنسو گیس کا استعمال کیا۔ احتجاج کے دوران مظاہرین نے آگ زنی بھی کی، جس سے کئی گاڑیاں جل گئیں۔ ایس پی کرشن کمار نے کہا کہ پتھراؤ اور دیگر تخریبی کارروائیوں میں ملوث افراد کے خلاف این ایس اے کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔ صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لیے مرادآباد کے ڈی آئی جی منی راج اور بریلی زون کے اے ڈی جی رمیت شرما کو موقع پر تعینات کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پی اے سی کی تین کمپنیاں بھی تعینات کردی گئی ہیں اور بالآخر سروے کا عمل صبح ساڑھے سات بجے شروع ہوکر دس بجے مکمل ہوگیا۔ ایڈووکیٹ کمشنر نے جامع مسجد کا سروے مکمل کرلیا، جس کی ویڈیوگرافی اور فوٹوگرافی کی گئی۔ عدالت کے حکم کے مطابق سروے رپورٹ 29 نومبر کو عدالت میں پیش کی جائے گی۔

ہوا یوں کہ ہندو فریق نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ یہ مسجد ایک قدیم ہندو ہری ہر مندر کے مقام پر بنائی گئی ہے، جس پر عدالت نے سروے کا حکم دیا تھا۔ اس بارے میں مشہور صحافی (آپ کی عدالت والے) رجت شرما کا ایک ویڈیو سامنے آیا ہے ان کا بیان بہت اہم اس لئے ہے کہ انھیں برسراقتدار جماعت کے قریب سمجھا جاتا ہے۔ رجت شرما ایک ویڈیو بیان میں کہتے نظر آتے ہیں کہ سنبھل میں جو کچھ ہوا وہ بہت قابل افسوس ہے۔ کورٹ نے دوسرے فریق کو سنے بغیر رٹ کو منظور کرلیا اور سروے کے احکامات بھی دے دئے اور دو گھنٹے کے اندر سروے شروع بھی ہوگیا اور رپورٹ بھی تیار ہوگئی۔ انھوں نے سوال اٹھایا کہ اتنی جلد بازی کی کیا ضرورت تھی۔ اس رویہ سے عدم اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر کسی کو دعویٰ کرنا بھی ہے تو پراپر طریقہ سے کرے۔ کورٹ میں دونوں فریقوں کی سنوائی ہو۔ انھوں نے یاد دلایا کہ جب رام مندر پر سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا تھا تب لگا تھا کہ اب ایسے تنازعات کھڑے نہیں ہوں گے، لیکن کچھ لوگ ہیں جو مانتے نہیں ہیں۔ انھوں نے موہن بھاگوت کا وہ بیان بھی یاد دلایا کہ جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ہر مسجد کے نیچے شولنگ کھوجنا ٹھیک نہیں ہے۔ پھر رجت شرما کہتے ہیں کہ موہن بھاگوت کا کہنا بالکل صحیح ہے کہ ہر مسجد کے نیچے مندر ڈھونڈنا اور ہر جگہ تنازع کھڑا کرنا سماج کے لئے اچھا نہیں ہے۔ رجت شرما نے آگے کہا ہے کہ کچھ لوگ ہیں جو مانتے نہیں ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کون ہیں۔ جو ہر مسجد کے نیچے مندر کھوج رہے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں جو قانون اور امن وامان کو بالائے طاق رکھ کر سماج میں بدامنی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جب کوئی احتجاج کرتا ہے تو احتجاج کرنے والوں پر ہی قانونی شکنجہ کسا جاتا ہے۔ ان کے مکان گرائے جاتے ہیں، انھیں گرفتار کیا جاتا ہے اور ایک غیر معینہ مدت کے لئے جیل میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور یہ بیان دیا جاتا ہے کہ قانون کو ہاتھ میں لینے کے ساتھ سختی کے ساتھ نمٹ اجائے گا۔ لیکن کبھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ جن لوگوں نے پہل کی ہوتی ہے یا جن کی وجہ سے یہ نوبت آتی ہے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ چاہے وہ کسی مندر مسجد کا معاملہ ہو۔ یا کسی مذہب کے پیشوا پر نامناسب فقرے کسے جاتے ہوں، لیکن اگر کسی نے احتجاج کیا تو وہی قصوروار ٹھہرتا ہے۔

کورٹ کمشنر کا بیان پہلے ہی آیا تھا کہ وہ سروے کی ویڈیو اور فوٹو کا جائزہ لینے کے بعد سروے کے لئے دوبارہ جائیں گے اور جب وہ گئے تو تنازعہ ہوگیا اور حالات خراب ہوگئے۔ فی الحال حالات کشیدہ ہیں جس کے بعد انٹرنیٹ کی خدمات کو معطل کردیا گیا ہے۔ دفعہ 163 نافذ کردی گئی ہے۔ اتر پردیش کے پولیس سربراہ پرشانت کمار کے مطابق سنبھل میں حالات قابو میں ہیں۔

ٹرمپ کی واپسی چین اور روس کے لیے خطرہ بڑھا

اسد مرزا

توقع کی جارہی ہے کہ ٹرمپ 2.0 ان کے پچھلے دور اقتدار سے زیادہ غیر یقینی ثابت ہوسکتا ہے۔ ٹرمپ کے ایجنڈے میں پہلا ہدف چین کے خلاف بھاری محصولات عائد کرنا ہے، جس سے امریکہ اور دیگر ملکوں کو کی جانے والی چینی درآمدات متاثر ہوں گی، اس کے علاوہ امریکی کمپنیوں کی طرف سے چین کو ٹیکنالوجی کی برآمد پر پابندی عائد کرنے کی بھی تیاری ہے۔ مجموعی طور پر، ٹرمپ 2.0 چینی کمپنیوں اور دو طرفہ تجارت کے لیے تاریک دکھائی دے رہا ہے۔

دوسرے، روس کے صدر ولادیمیر پوٹن کی جانب سے ملک کے جوہری نظریے میں تبدیلی کی منظوری کے بعد مغرب میں ہنگامہ برپا ہے، جس میں یوکرین کی جانب سے یوریشین ملک کو نشانہ بنانے کے لیے امریکی ساختہ طویل فاصلے تک مار کرنے والے اور طاقتور ATACMS میزائلوں کی تعیناتی کے جواب میں مسلح افواج کو جوہری ہتھیار استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے، امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ ماسکو کے اس قدم سے زیادہ پریشان دکھائی دے رہے ہیں۔

خاص طور پر، ٹرمپ کا کیمپ تباہ کن عالمی جنگ III کے ممکنہ انکشاف کے بارے میں فکرمند ہے، اگر یوکرین کی جنگ کو فوری طور پر حل نہ کیا گیا۔ اس صورت میں، جہاں دو سال سے زیادہ پرانی روس۔ یوکرین جنگ کو روکنا ٹرمپ کی قیادت میں امریکی انتظامیہ کی ترجیح ہوگی۔

جارحانہ چین مخالف موقف کا اشارہ

ٹرمپ کی نئی ٹیم میں مائیک والٹز کے ساتھ، جو ایک سخت گیر چائنا مخالف ہیں ان کو قومی سلامتی کے مشیر کے عہدے پر فائز کرنا اور سینیٹر مارکو روبیو، کو اگلے وزیر خارجہ کے طور پر نامزد کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والی امریکی انتظامیہ بیجنگ کے خلاف اپنا موقف یکسر تبدیل کرسکتی ہے۔

مائیک والٹز، جو ہاؤس فارن افیئرز کمیٹی میں کام کرتے ہیں، چین کے سخت ناقدرہے ہیں۔ انہوں نے اویغوروں کے ساتھ ناروا سلوک اور ملک میں کوویڈ-19 وبائی امراض سے نمٹنے کے طریقے کی وجہ سے 2022 میں چین کے زیر اہتمام سرمائی اولمپکس کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا تھا۔

مارکو روبیو، ایک کٹر چین مخالف ہیں، جن پر بیجنگ نے 2020 میں اپنے ملک میں داخلے پر پابندی لگادی تھی۔ مارکو روبیو کے بارے میں، نیویارک ٹائمز اخبار کا کہنا ہے کہ فلوریڈا کے سینیٹر "چین پر زیادہ جارحانہ" رہے ہیں جنہوں نے 2020 میں، ٹرمپ انتظامیہ کے پہلے دور میں کانگریس میں خدمات انجام دیتے ہوئے، ایک بل کی سرپرستی کی تھی جس کے ذریعے چین کی درآمد کو روکنے کی کوشش کی گئی تھی۔

بائیڈن انتظامیہ نے دسمبر 2021 میں اس بل پر دستخط کیے تھے، جس سے چین کو بھاری مالی نقصان ہوا کیونکہ امریکہ نے سولر پینل کی تیاری میں استعمال ہونے والی سیلیکون، کپاس اور ٹماٹر جیسی اشیا پر پابندی لگادی تھی۔ سی این این کے مطابق صدر بائیڈن اپنی حکومت کے اختتام پر بھی چین کو کوئی ریلیف دینے کو تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے بعض چینی درآمدات پر بھاری ٹیرف میں اضافے کو حتمی شکل دی ہے۔

محصولات کے ذریعے نقصان پہنچانا

اس کے ساتھ الیکٹرک گاڑیوں پر ٹیرف کی شرح 100 فیصد، سولر سیلز پر 50 فیصد، الیکٹریکل گاڑیوں کی بیٹریاں، اہم معدنیات، سٹیل، ایلومینیم، فیس ماسک اور جہاز سے ساحل تک سامان لے جانے والی کرینوں پر 25 فیصد تک پہنچ جائے گی۔ مزید یہ کہ ٹرمپ نے 21 جنوری کو وائٹ

> "گزشتہ ۴/نومبر کو ڈونالڈ ٹرمپ کے دوبارہ امریکی صدر منتخب ہونے کے بعد دو عالمی سطحوں پر ان کی واپسی کا گھرا اثر مرتب ہونے کے امکانات ہیں۔ پہلا یہ کہ شاید وہ روس-یوکرین جنگ ختم کرانے میں کامیاب ہوجائیں اور دوسرے یہ کہ ان کی نئی حکومت چین کی عالمی تجارت پر محصولات بڑھاکر چینی معیشت کو شدید نقصان پہنچاسکتی ہے۔"

ہاؤس میں داخل ہونے کے بعد چین کو مزید نقصان پہنچانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔

صدارتی انتخابی مہم کے دوران، انہوں نے تمام چینی اشیاء پر 60 فیصد محصولات عائد کرنے کا وعدہ کیا تھا، جو واضح طور پر اس بات کا اشارہ ہے کہ ٹرمپ کی صدارت کے اگلے چار سالوں میں بیجنگ کو اقتصادی محاذ پر مزید گرمی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وائٹ ہاؤس میں اپنے پہلے دور میں، ٹرمپ نے امریکی مارکیٹ میں داخل ہونے والی چینی اشیاء پر محصولات کو 25 فیصد تک بڑھا دیا تھا۔

چین کو پی این ٹی آر سے مستثنیٰ قرار دینا

حتیٰ کہ ریپبلکن قانون ساز بھی چین پر نرمی برتنے کے موڈ میں نہیں ہیں اور اس سلسلے میں ایوان میں ایک قانون سازی کرنے کے ان کے حالیہ اقدام میں اس کی جھلک دیکھی جاسکتی ہے، جس کا مقصد چین کو مستقل معمول کے تجارتی تعلقات سے استحقاق سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے (یعنی کہ PNTR)۔ ستمبر 2024 میں، مارکو روبیو سمیت ریپبلکن سینیٹرز نے چین کے ساتھ مستقل معمول کے تجارتی تعلقات کو ختم کرنے کے لیے امریکی کانگریس میں ایک بل پیش کیا تھا۔

چین کو پی این ٹی آر کی حیثیت کے خلاف اپنے بل کی حمایت کرتے ہوئے، مارکو روبیو نے تب دلیل دی تھی کہ، "کمیونسٹ چین کو وہی تجارتی فوائد دینا جو ہم اپنے سب سے بڑے اتحادیوں کو دیتے ہیں، ہمارے ملک کے اب تک کیے گئے سب سے تباہ کن فیصلوں میں سے ایک تھا۔"

امریکی محکمہ تجارت کے اعداد و شمار کے مطابق 2001 سے 2021 کے درمیان چین سے درآمد کی جانے والی اشیا کی مالیت 500 بلین ڈالر سے زیادہ ہوگئی۔ اس نے بہت سے امریکی شعبوں میں کافی تبدیلی بھی دکھائی، جس میں مینوفیکچرنگ کا شعبہ بھی شامل ہے کیونکہ امریکی کمپنیوں نے اسے چین کو آؤٹ سورس کیا۔ مشرقی ایشیائی ملک کو لاکھوں امریکی ملازمتیں برآمد کرنے کے ساتھ ساتھ چین کے ساتھ امریکہ کا تجارتی خسارہ چار گنا سے بھی زیادہ ہوگیا ہے۔ PNTR مخالف ماہرین کا کہنا ہے کہ چین کے ساتھ مستقل معمول کے تجارتی تعلقات کو جاری رکھنا کوئی ذی شعور نہیں ہے۔

چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان لن جیان نے ٹرمپ کے ایسے کسی ممکنہ فیصلوں کو بالکل غلط قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس طرح کے فیصلے WTO کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکی، یورپی اور جاپانی کمپنیوں کو ایسے خدشات پہلے ہی سے تھے۔ لہٰذا وہ اپنی مینوفیکچرنگ بیس کو متنوع بنانے اور چین سے باہر اپنی سپلائی چین کو مضبوط کرنے میں گزشتہ ایک سال سے مصروف ہیں۔ اس سال جن غیر ملکی کمپنیوں نے چین سے اپنا آپریشن واپس لے لیا ہے، ان میں کار ساز ادارے نسان موٹر کمپنی اور ووکس ویگن اے جی کے ساتھ کونیکا منولٹا انک اور نپون اسٹیل کارپوریشن شامل ہیں۔

امریکہ کی خطرے سے بچاؤ کی حکمت عملی کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ یہ ٹرمپ کے دور حکومت میں مزید تیز ہوجائے گی کیونکہ واشنگٹن ڈی سی کے امریکہ، یورپ یا جاپان سے چین میں ٹیکنالوجی کے بہاؤ کو محدود کرنے کے امکانات موجود ہیں، جس سے بیجنگ کے 2030 تک عالمی AI لیڈر بننے کے عزائم کو نقصان پہنچے گا۔ اس کے علاوہ غیر ملکی کمپنیاں چین میں نئی سرمایہ کاری کرنے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر رہی ہیں اور یہ ملک میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں مسلسل کمی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ چین کی اسٹیٹ ایڈمنسٹریشن آف فارن ایکسچینج کے اعداد و شمار کے مطابق، 2024 کے پہلے نو مہینوں میں چین میں ایف ڈی آئی تقریباً 13 بلین ڈالر کم تھی۔

یہاں تک کہ چینی کمپنیاں بھی ایسے امکانات سے پریشان ہیں۔ ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ اخبار کے مطابق، جب سے ڈونلڈ ٹرمپ کو دوسری صدارتی مدت کے لیے امریکی ووٹرز نے ووٹ دیا ہے، ملائشیا اور دیگر جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں فیکٹری اور دفتری جگہ کے لیے چینی کمپنیوں کی موجودگی میں اضافہ ہوا ہے۔

مجموعی طور پر اگر ڈونالڈ ٹرمپ واقعی چینی درآمدات پر محصولات بڑھاتے ہیں تو وہ چین کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ امریکہ کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں کیونکہ اس سے وہاں پر مہنگائی بڑھے گی اور امریکی معیشت خسارے میں جاسکتی ہے۔ لیکن ٹرمپ ایک ایسے سیاستداں ہیں جو کہ سیاستداں سے زیادہ کاروباری ذہن رکھتے ہیں، اس لیے ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی ایسی تدبیر ڈھونڈ نکالیں جس سے امریکہ کا نقصان کم سے کم ہو۔

☆☆☆☆

موجودہ انتخابات کا منظر نامہ: ایک تجزیہ

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

مہاراشٹرا، جھارکھنڈ اور مختلف اسمبلیوں کے ضمنی انتخابات کا اگر گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ این ڈی اے اور 'انڈیا' اتحاد دونوں کو پچاپچاس فیصد کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اگرچہ بی جے پی ترجمان اور گودی میڈیا اس نتیجے کو ۷۵ رفیصد این ڈی اے کے حق میں بتائیں گے۔ دوسری طرف الیکشن میں دھاندلی سے متعلق جو رپورٹ موصول ہورہی ہے اور الیکشن کمیشن اور سول و پولیس اتھارٹی کے جانبدارانہ رویہ کے مدنظر یہ بات بنا جھجھک کہی جاسکتی ہے کہ ان انتخابات میں 'انڈیا' اتحاد کا پلڑا بھاری رہا ہے اور اُسے بھی اس طرح کا جشن منانے کا حق ہے جس طرح این ڈی اے منا رہا ہے لیکن سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ انڈیا اتحاد خصوصاً کانگریس پارٹی کو کیوں سانپ سونگھ گیا ہے؟ جھارکھنڈ کی شاندار فتح اور بنگال، کرناٹک، پنجاب، کیرالہ اور دوسری ریاستوں میں انڈیا اتحاد کے ارکان نے جس انداز میں الیکشن جیتا ہے کیا وہ جشن منانے کیلئے کافی نہیں ہے؟۔

مہاراشٹرا کے انتخابی نتائج سبھی جماعتوں اور یہاں تک کہ گودی میڈیا کیلئے بھی غیر متوقع ہیں جس میں این ڈی اے کو یکطرفہ جیت حاصل ہوئی ہے۔ جھارکھنڈ میں انڈیا اتحاد اپنے اقتدار کے تسلسل کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔ مہاراشٹرا میں شدید انتخابی مقابلے میں مہایوتی اتحاد کو ۲۳۳ رنشستیں جبکہ اگھاڑی اتحاد ۵۰ رسیٹوں پر محدود ہوگیا۔ دوسری طرف جھارکھنڈ میں انڈیا اتحاد کو ۵۶ رنشستیں اور این ڈی اے کو ۲۴ رنشستیں ملیں۔ مہاراشٹرا کے نتائج پر مختلف لیڈران نے جو ردعمل ظاہر کیا ہے وہ قابل غور ہیں اور حکمراں جماعت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ایک غیر جانبدارانہ جانچ کمیٹی کی تشکیل کرکے اس سے رپورٹ مانگیں اور انتخابات کی شفافیت کو ثابت کریں، کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کرتی ہے تو مستقبل کے انتخابات میں اس کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ شیوسینا (ادھو ٹھاکرے) کے لیڈر سنجے راوت نے ان نتائج کو خارج کرتے ہوئے الیکشن کمیشن سے مہاراشٹرا میں دوبارہ بیلٹ پیپر سے انتخاب کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ مہاراشٹرا کے نتائج عوامی رائے سے میل نہیں کھاتے۔ ایسے نتائج ناقابل قبول ہیں۔ کانگریس کے ترجمان نے بھی انتخابی نتائج اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین کی معتبریت پر سوالات اٹھائے ہیں اور کہا کہ جھارکھنڈ کے نتائج کے ذریعہ اسے خاموش نہیں کرایا جاسکتا۔

یوپی اسمبلی کے ۹ رحلقوں پر ہوئے ضمنی انتخابات میں حکمراں محاذ بی جے پی اتحاد نے شاندار جیت حاصل کرتے ہوئے سات نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے جبکہ حزب مخالف سماجوادی پارٹی کو محض دو نشستوں پر اکتفا کرنا پڑا۔ بی جے پی نے تنہا اپنے دم پر چھ نشستوں میں کامیابی حاصل کی جبکہ اس کی حلیف جماعت آر ایل ڈی کو میراپور حلقہ سے جیت حاصل ہوئی ہے۔ یہ بات بھی حیران کن ہے کہ مسلم اکثریتی علاقہ کندرکی بھی سماجوادی پارٹی کے ہاتھ سے نکل گیا اور کافی عرصہ بعد یہ سیٹ بی جے پی کو مل گئی۔ اس ضمنی انتخاب میں وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ کا وضع کردہ نعرہ 'بٹیں گے تو کٹیں گے' کا جادو چل گیا۔ جھارکھنڈ، مہاراشٹرا اور یوپی اسمبلی انتخابات کے ساتھ ساتھ بہار، راجستھان، مغربی بنگال، مدھیہ پردیش، کرناٹک اور پنجاب سمیت کئی ریاستوں میں ضمنی انتخابات ہوئے جن کے نتائج کا اعلان بھی ۲۳ رنومبر کو کردیا گیا تھا۔ ضمنی انتخابات میں ریاست کی حکمراں جماعتوں نے ہی بازی مارتے ہوئے کامیابی حاصل کی اور اپوزیشن پارٹیوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ کرناٹک میں کانگریس نے تمام تین نشستیں حاصل کرلیں جبکہ پنجاب میں عام آدمی پارٹی نے چار میں سے تین سیٹوں پر جیت درج کی۔ راجستھان میں حکمراں بی جے پی نے سات میں سے چھ نشستوں پر کامیابی حاصل کی تو مدھیہ پردیش کی دو میں سے ایک پر کانگریس اور ایک پر بی جے پی نے کامیابی کا پرچم لہرایا۔ بہار کی تمام چار سیٹوں پر بی جے پی اتحاد نے اپوزیشن پارٹیوں کو امیدواروں کو شکست سے دوچار کیا۔ تاہم ۱۴ رمیں پانچ ریاستوں میں بی جے پی کا کھاتہ نہیں کھل سکا۔ کرناٹک، کیرالہ، میگھالیہ، پنجاب اور مغربی بنگال میں ہوئے ضمنی انتخاب میں بی جے پی کو ایک سیٹ بھی نہیں ملی۔ کرناٹک کی تینوں اسمبلی نشستوں پر کانگریس امیدوار کو کامیابی ملی ہے اور این ڈی اے امیدواروں کو شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جنوبی ہند کی پانچ اسمبلی نشستوں پر جو ضمنی انتخابات ہوئے وہ سیٹیں کرناٹک اور کیرالہ کی ہیں۔ ان نشستوں میں سے چار نشستیں کانگریس کے کھاتے میں گئیں اور بائیں بازو کی جماعت نے ایک نشست جیتی۔ کیرالہ کی وائناڈ لوک سبھا سیٹ کے ضمنی انتخاب میں کانگریس کی پارٹی کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا کو چار لاکھ سے زیادہ ووٹوں سے کامیاب حاصل ہوئی، یہاں پر انہوں نے اپنے بھائی اور لوک سبھا حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی کا ریکارڈ توڑا۔ اگر یوپی کو چھوڑ دیا جائے جہاں 'کٹیں گے تو بٹیں گے' کے نعرے نے اپنا اثر دکھایا ہے اور رائے دہندگان میں زبردست پولورائزیشن دیکھا گیا، دوسرے حلقوں کے انتخابات میں جو نتائج آئے ہیں وہ انڈیا اتحاد کیلئے قابل اطمینان ہیں۔

جھارکھنڈ میں انڈیا اتحاد کی فتح کوئی معمولی فتح نہیں ہے۔ وہاں پر این ڈی اے کے قدآور لیڈران وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور دوسری ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ جس میں آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنتا بسوا شرما کا نام قابل ذکر ہے۔ پولورائزیشن کیلئے جتنی اشتعال انگیز تقاریر کی اس کی مثال نہیں ملے گی۔ ان حالات کے باوجود وہاں کے عوام نے دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے 'انڈیا' اتحاد کو فتح دلائی۔ یہاں جھارکھنڈ مکتی مورچہ اور کانگریس کی قیادت میں انڈیا گروپ کو تقریباً دوتہائی اکثریت ملی ہے۔ یہاں پر انڈیا اتحاد کی فتح کی خاص وجہ وزیر اعلیٰ شیبوسورین کو ایسے الزامات لگا کر جس کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں، جیل بھیجا جانا، ان کی اہلیہ کلپنا سورین کا ایک مضبوط اور مظلوم خاتون کی حیثیت سے الیکشن کی تشہیر اور قبائلی عوام کا انڈیا اتحاد کے لیڈران پر مکمل اعتماد ہے۔ وہاں کی عوام نے بی جے پی لیڈران کی پولورائزیشن کی پالیسی کو مسترد کردیا۔ مہاراشٹرا میں الیکشن میں ہوئی دھاندلی کے علاوہ جو چیزیں انڈیا اتحاد کے حق میں گئیں ان میں سب سے بڑی چیز بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کا جارحانہ ہندتوا پر چناؤ لڑنا ہے۔ ادتیہ ناتھ کے نعرے کے ساتھ ساتھ وہاں وزیر اعظم نے 'ایک ہیں تو سیف ہیں' کا بھی نعرہ بلند کیا تھا۔ حالانکہ اجیت پوار اس سے اختلاف کرنے والوں میں پیش پیش تھے۔ انہیں اپنے مسلم ووٹ بینک کی فکر لاحق تھی۔ اس الیکشن میں بعض سفید پوش مسلمانوں کی طرف سے مہاوکاس اگھاڑی کے حق میں ووٹ ڈالنے کی اپیلوں کا ہندو رائے دہندگان پر گہرا اثر ہوا اور 'مہایوتی' کے حق میں متحد ہوگئے۔ بی جے پی اور اس کی پروپیگنڈہ مشین نے بھی اس چیز کو خوب اُچھالا۔ علاوہ ازیں بی جے پی نے ہر اس چیز پر کاؤنٹر اور ڈیمج کنٹرول کیا جس کی وجہ سے اسے عام انتخابات میں نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ جیسے مقامی مسائل پر توجہ دی گئی اور پوری ذمہ داری ریاستی بی جے پی قیادت اور اتحاد کے رہنماؤں کے شانوں پر ڈال دی گئی۔ اس مرتبہ نہ تو مراٹھا رزرویشن کو کانگریس مدعہ بنا سکی اور نہ ہی بی جے پی کے کسی رہنما نے آئین کو تبدیل کرنا جیسا کوئی بیان دیا۔ ہمسایہ ریاست مدھیہ پردیش میں 'لاڈلی بہنا' منصوبہ کے مستفیدین میں شامل ڈھائی کروڑ خواتین کے اکاؤنٹ میں چار ماہ کا پیسہ بھیج دیا گیا تھا۔ اسی منصوبہ کے تحت ہر ماہ خواتین کو ڈھائی لاکھ روپے سے اگر کم آمدنی ہے تو اُنہیں ۱۵ رسو روپے دئے جانے کا انتظام ہے۔ اس کا فائدہ وہی عورتیں اور لڑکیاں اٹھا سکتی ہیں جن کی عمر ۲۱ رسے ۶۰ رکے درمیان ہیں اور جن کے کنبہ کی سالانہ آمدنی ڈھائی لاکھ روپے سے کم ہے۔ 'لاڈلی بہنا' اور دوسرے سرکاری منصوبوں نے مہاراشٹرا میں پانسا پلٹنے کا کام کیا اور اس کا اثر شہری علاقوں کی جگی بستیوں میں صاف نظر آیا۔ بی جے پی اعلیٰ قیادت سے زیادہ ریلیاں مقامی رہنماؤں کے نام رہیں۔ جبکہ کانگریس کے زیر قیادت اتحاد غلط فہمی کا شکار رہا اور اسے محسوس ہوا کہ رائے عامہ تو اس کے حق میں ہے۔ پرینکا گاندھی کو وائناڈ کے انتخاب کی مصروفیت کی وجہ سے مہاراشٹرا میں تشہیر کا موقع نہیں ملا۔

مہاراشٹرا کے انتخابات کے نتائج کے مدنظر انڈیا اتحاد کو ایک فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کی تشکیل کرنی چاہیے اور اس کی رپورٹ کو عوام کے بیچ لے جانا چاہیے۔ حکومت چاہے کسی بھی پارٹی کی ہو، جمہوریت، آئین اور سیکولرازم کا تحفظ سبھی شہریوں کی ذمہ داری ہے۔

رابطہ نمبر: 9161484863

مہاراشٹر اور جھارکھنڈ: انتخابی نتائج کے فرق کا معروضی جائزہ

ڈاکٹر سلیم خان

مہاراشٹر کے اندر زبردست کامیابی درج کرانے والی بی جے پی جھارکھنڈ میں بری طرح ہار گئی۔ اس کے پس پشت جو دو عوامل کارفرما ہیں ان میں سے ایک کا تعلق حکمت عملی سے ہے اور دوسرا عملی رویہ سے متعلق ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی جانتی ہے کہ انتخابی کامیابی کے لیے اقتدار کا ہاتھوں میں رہنا بے حد ضروری ہے۔ اتفاق سے ان دونوں صوبوں حزب اختلاف کی حکومتیں تھیں اس لیے ان کو بے دخل کرنے کے لیے ریشہ دوانیوں کا آغاز بہت پہلے ہوگیا۔ مہاراشٹر کے اندر ایسا کرنے کی خاطر سب سے پہلے انل دیشمکھ کو جیل بھیجا گیا اور پھر سنجے راوت کو گرفتار کیا گیا۔ بی جے پی والے یہ سوچ رہے تھے کہ اس سے ڈر کر شرد پوار اور ادھو ٹھاکرے سپر ڈال دیں گے مگر وہ حربہ ناکام ہوا۔ اس کے بعد ایکناتھ شندے کو بلیک میل کرنے کے ساتھ وزارت اعلیٰ کا لالچ دیا گیا اور یہی قدم بی جے پی کے لیے ماسٹر اسٹروک بن گیا۔ جھارکھنڈ میں ہیمنت سورین کو بھی ڈرایا دھمکایا گیا مگر وہ نہیں ڈرے۔ بی جے پی کے پاس ان کو دینے کے لیے کچھ نہیں تھا کیونکہ وہ پہلے سے وزیر اعلیٰ تھے اس لیے جیل بھیج دیا گیا۔ یہ بی جے پی کی سب سے بڑی غلطی تھی جس کی بہت بڑی قیمت اسے چکانی پڑی۔

مہاراشٹر کے اندر بی جے پی نے اپنے سے کم ارکان اسمبلی کی جماعت کے رہنما کو وزیر اعلیٰ کا عہدہ سونپ کر جس ایثار و تحمل کا مظاہرہ کیا جھارکھنڈ میں نہیں کرسکی۔ وہاں پر صبر و احتیاط کے بجائے جبر و رعونت غالب آگئی اور اس نے سارا کھیل بگاڑ دیا۔ کسی پارٹی کے لوگوں سے اقتدار کا چھن جانا ان کو غم و غصے کا شکار کرتا ہے۔ اسی لیے بی جے پی نے 105 رارکان اسمبلی کے رہنما دیویندر فڈنویس کو نائب وزیر اعلیٰ اور 40 رباغی ارکان کے لیڈر ایکناتھ شندے کو وزیر اعلیٰ کے عہدے پر فائز کیا۔ کسی بھی سیاسی جماعت سے اس کے ارکان اسمبلی سمیت پارٹی نشان تک کو چرا لینا کارکنان کی دلآزاری کرتا ہے ان کی دلجوئی کے لیے شیوسینک کو وزیر اعلیٰ بنایا گیا۔ ایسا کرنے سے شیوسینکوں کو محسوس ہوا کہ اقتدار کی تبدیلی کے باوجود وہی حاکم ہیں۔ اس طرح احساسِ محرومی کو کم کرکے یہ پیغام دیا گیا کہ بی جے پیکوئی شیوسینا کی دشمن نہیں ہے بلکہ ان کے اصل نظریہ ہندوتوا کی محافظ ہے۔ اس نے اقتدار کی خاطر نظریہ پامال کرنے والے ادھو کو سزا دی ہے۔ اس طرح ایکناتھ شندے کی غداری کو ڈھانپ دیا گیا۔

شیوسینکوں کے دل میں بال ٹھاکرے کے سبب ادھو کے تئیں عقیدت ہے اس لیے بی جے پی نے سنجے راوت پر ہاتھ ڈال کر دباؤ تو بنایا گیا مگر براہِ راست ادھو ٹھاکرے کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ اس طرح ادھو ٹھاکرے کو ممکنہ ہمدردی کے حصول سے محروم رکھنے کی کامیاب کوشش کی گئی۔ انیل دیشمکھ کے ذریعہ ادیتیہ ٹھاکرے کو پھنسانے کی جو سازش رچی گئی تھی اگر وہ کامیاب ہوجاتی نیز انہیں قتل کے جھوٹے الزام میں گرفتار کرلیا جاتا تو اس کا شدید ردعمل ہوتا اور آج بی جے پی کو یہ کامیابی نہیں ملتی۔ ایکناتھ شندے کے لیے بھی اس کے بعد شیوسینکوں میں جانا مشکل ہوجاتا۔ جھارکھنڈ میں یہی احتیاط ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا۔ وہاں ہیمنت سورین کی گرفتاری عمل میں آئی۔ اس سے نہ صرف جھارکھنڈ مکتی مورچہ بلکہ پورے آدیباسی سماج نے بی جے پی کو اپنا دشمن سمجھ لیا۔ اس کے اثرات دو مرتبہ ظاہر ہوئے۔ پہلے تو پارلیمانی انتخاب میں بی جے پی قبائلیوں کے لیے مختص ساری نشستیں ہار گئی اور پھر اسمبلی انتخاب میں ایک آدھ کو چھوڑ آدیباسی علاقہ میں اسے کوئی کامیابی نہیں ملی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پیار سے تو عوام کو بیوقوف بنایا جاسکتا ہے مگر مار کر ایسا کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ الٹا نتیجہ نکلتا ہے۔

حکمتِ عملی کے لحاظ سے دیکھیں تو جھارکھنڈ میں قبائلی سماج کو بنگلا دیشیوں کی آڑ میں مسلمانوں سے ڈرانے کی کوشش کی گئی۔ اس کے برعکس مہاراشٹر میں ہندو او بی سی سماج کو مراٹھوں سے خوفزدہ کیا گیا۔ مراٹھوں کا معاملہ حقیقت سے قریب تر تھا کیونکہ او بی سی سماج روزمرہ کی زندگی میں ان کی بدسلوکی کا شکار ہوتا رہتا ہے۔ مسلمانوں کا خوف خیالی تھا۔ اس لیے مہاراشٹر میں ہندوؤں کو ایک کو دوسرے ڈرا کر اپنا کام نکالنے کا حربہ کامیاب رہا مگر جھارکھنڈ میں مسلمانوں کے خطرے سے خوفزدہ کرکے خود کو محافظ بنا کر پیش کرنا کام نہ آیا۔ جھارکھنڈ میں براہِ راست مسلمانوں کا نام لینے کے بجائے بنگلا دیشی دراندازوں کو شوشا چھوڑا گیا جو پوری طرح الٹا پڑ گیا۔ جھارکھنڈ اور بنگلا دیش کے درمیان مشترک سرحد نہیں ہے۔ سرحد پر بنگلا دیشیوں کو روکنا ریاستی حکومت کی نہیں بلکہ مرکزی سرکار کی ذمہ داری ہے۔ ایسے میں اگر امیت شاہ یہ الزام لگائیں کہ بنگلا دیشی آرہے ہیں یا لائے جارہے ہیں تو وہ خود ان کے خلاف چلا جاتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کی ادائیگی میں کوتاہی کیوں کر رہے ہیں؟

کسی مسکین بنگلا دیشی کو اگر جھارکھنڈ آنے کی مجبوری لاحق ہوجائے تو اسے وہاں آنے کے لیے مغربی بنگال یا آسام سے ہوکر آنا پڑتا ہے۔ ان ریاستوں سے آنے والوں کو روکنا جھارکھنڈ کی حکومت کے لیے ناممکن ہے۔ یہ بات اگر ہیمنت سورین کے بس میں ہوتی تو سب سے پہلے وہ آسام کے بدزبان وزیر اعلیٰ ہیمنتا بسوا سرما کو اپنی ریاست میں آنے سے روک دیتے۔ بی جے پی کی دوسری بڑی غلطی ہیمنتا بسوا سرما کے ہاتھوں میں انتخابی مہم کی کمان دینا تھا۔ وہ جب گھس پیٹھیوں کی بات کرتے تھے تو عوام کو خود ان کے اندر ایک گھس پیٹھیا نظر آتا تھا۔ ہیمنتا بسوا سرما نے اپنی بدزبانی سے عام لوگوں کے ساتھ خود بی جے پی کے کارکنان کو بھی ناراض کیا۔ انہیں احساس ہوا کہ پارٹی کا ان پر اعتماد نہیں ہے۔ وہ ان کو نااہل سمجھتی ہے اس لیے باہر سے لاکر ایک غیر جھارکھنڈی کو ان پر مسلط کردیا گیا۔ اس لیے ہیمنتا بسوا سرما نے بی جے پی کو ہیمنت سورین سے کم نقصان نہیں پہنچایا۔

بی جے پی کی فرقہ پرستی کے مقابلے انڈیا محاذ نے قبائلی تشخص و وقار کو انتخابی مدعا بنایا۔ اس میں بھی ہیمنتا بسوا سرما کی آمد نے بڑا تعاون کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی یا امیت شاہ کا بربنائے عہدہ کسی ایک صوبے سے تعلق نہیں بلکہ پورے ملک سے ہے اس لیے ان کی آمد کو گوارہ کرنا تو عوام کی مجبوری ہے لیکن آسام کے وزیر اعلیٰ کا جھارکھنڈ میں کیا کام؟ اس سوال کا ذہن میں آنا فطری امر ہے۔ ہیمنتا بسوا روزمرہ کی سرگرمیوں میں اس قدر ملوث ہوگئے تھے کہ جب چھوٹے موٹے امیدوار پرچۂ نامزدگی داخل کرنے کے لیے جاتے تو وہ بھی پہنچ جاتے لیکن بی جے پی کے سابق وزیر اعلیٰ بابولال مرانڈی کے ساتھ نہیں گئے۔ ویسے بھی بی جے پی کے آدیباسیوں کو بی جے پی سے ایک تلخ تجربہ ہوچکا ہے جب دس سال قبل ان پر اڑیشہ کے رہنے والے غیر قبائلی رگھوبر داس کو وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے تھوپ دیا گیا تھا۔ وہ اس قدر غیر مقبول وزیر اعلیٰ تھا کہ پانچ سال حکومت کرنے کے بعد خود اپنی نشست نہیں بچا سکا اور فی الحال اڑیشہ کا گورنر بنا ہوا ہے۔

ہیمنت سورین کو ہٹا کر جیل بھیجنے کے سبب بھی قبائلی لوگ مرکزی حکومت کو اپنا دشمن سمجھنے لگے تھے۔ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے بھی وہی بنگلا دیشی ہوا کھڑا کیا۔ امیت شاہ نے تو صرف این آر سی تک کی بات کہی مگر مودی جی اسے 'روٹی، بیٹی اور ماٹی' تک لے گئے۔ یہ نعرہ الٹا پڑ گیا کیونکہ ایک طرف مہاراشٹر کی لاڈلی بہنا کی مانند ہیمنت سورین بھی خواتین کو سرکاری خزانے سے روپیہ تقسیم کرکے روٹی بنانے کے اناج فراہم کر رہے تھے بلکہ گیس سلنڈر بھی مہیا کیا جارہا تھا۔ خواتین کے بس کے سفر کو مفت کردیا گیا تھا۔ روٹی کے بعد بیٹی کی جانب اشارہ کرکے لو جہاد کا شوشا چھوڑنے کی کوشش کی گئی تو خوددار قبائلیوں نے اسے اپنی بیٹیوں کی تذلیل و توہین سمجھا اور بگڑ گئے۔ قبائلی سماج کے لوگ جنگل اور زمین کی پرستش کرتے ہیں۔ ان سے یہ کہنا کہ کوئی ان سے زمین چھین رہا ہے مضحکہ خیز بات تھی۔ اس لیے دراندازی کا فارمولا الٹ گیا۔ اس پر یہ سوال کہ حسینہ واجد کو پناہ دینے والے اور جھارکھنڈ میں بجلی بنا کر بنگلا دیش بھیجنے والے اڈانی کے سرپرست اگر پڑوسی ملک سے عوام کو ڈرائیں تو ڈرنے کے بجائے ہنسیں گے نہیں تو کیا کریں گے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے پہلے مرحلے کی پولنگ سے قبل ۷ رریلیاں کیں اور ان میں ۴۰ حلقہ ہائے انتخاب کے رائے دہندگان شریک تھے۔ ان میں سے صرف ۹ رمقامات پر بی جے پی کو کامیابی ملی یعنی ان کا اسٹرائیک ریٹ صرف ۲۲ رفیصد رہا جو شرمناک ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات ثبوت ہے کہ اب مودی جی کا جادو فیل ہوچکا ہے۔ یہ بات وہ خود سمجھ گئے اور پہلے مرحلے کے بعد جھارکھنڈ جانے کے بجائے غیر ملکی دورے پر نکل گئے۔ خیر ان سارے عوامل کی بنا پر جھارکھنڈ میں بی جے پی چاروں خانے چت ہوگئی۔ مہاراشٹر میں اس طرح کی حماقتوں سے اجتناب اور شیوسینکوں کے احساسات و جذبات کا پاس و لحاظ نیز مراٹھوں کو ساتھ رکھنے کے لیے ایکناتھ شندے اور اجیت پوار کا بہترین استعمال کام آگیا۔ خیر اس ہار جیت کا سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ ہندوؤں کو مسلمانوں سے لڑانے کے بجائے انہیں آپس میں لڑانا بی جے پی کے لیے سیاسی اعتبار سے مفید تر ہے۔

☆☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

دوسری اور آخری قسط

اردو ادب میں مہاتما گاندھی

سید احتشام حسین

بہت سے مواقع پر گاندھی جی کا نام لئے بغیر ان کے مسلک، ان کے فلسفے اور ان کے نقطۂ نظر کی ترجمانی شعر و ادب میں ملتی ہے لیکن یہ وہی عمومیت پیدا کرنے کی کوشش ہے جس نے نام سے زیادہ ان کے کام کو اہمیت دی۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ گاندھی جی کی شہرت کا مہر درخشاں حقیقتاً تحریک ترک موالات کے دوران میں نصف النہار پر پہنچا۔ اس سے پہلے ان کی شخصیت کی گہرائی اور بلندی کا احساس کم لوگوں کو ہوا تھا۔ مگر اکبرالہٰ آبادی نے اس وقت بھی ان کا ذکر مختلف شکلوں میں کیا ہے۔ لیکن جو زمانہ خاص گاندھی جی کی شہرت کا تھا اسی زمانے میں اکبر کا انتقال ہو گیا ورنہ وہ ان کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے۔

اس بات کو بھی نہ بھولنا چاہیے کہ اکبر سرکاری ملازم تھے، اسی لئے کسی ایسی تحریک سے ان کی ہمدردی جو براہ راست حکومت برطانیہ کی جڑوں پر تیشہ زنی کرتی ہو، محدود اور سہمی سہمی سی ہو سکتی تھی، مغربی تہذیب سے ان کی نفرت نے اگر ایک طرف انہیں گاندھی جی کی اخلاقی طاقت اور خالص مشرقی انداز نظر کا معترف بنایا تو دوسری طرف ان کے دل میں اس تحریک کا طرز تذکرہ کرنے کا جذبہ بھی پیدا کیا جو بے سر و سامانی سے شروع کی جا رہی تھی اور جو انگریزی طاقت کے مقابلے میں انہیں بہ ظاہر کمزور اور معمولی سی چیز نظر آ رہی تھی ان کا یہ جذبہ کہ،

مدخولۂ گورنمنٹ اکبر اگر نہ ہوتا
اس کو بھی آپ پاتے گاندھی کی گوپیوں میں

ان کے اظہار اعتراف کی غمازی کر رہا ہے۔ یہی نہیں کہ اکبر نے سودیشی تحریک، ہندو مسلم اتحاد اور سیاسی آزادی کی جدوجہد کی تائید کی بلکہ مہاتما گاندھی کی شخصیت اور عظمت کے پیش نظر ایک مختصر سا منظوم رسالہ بھی گاندھی نامہ کے نام سے مرتب کیا جو ان کی زندگی میں شائع نہ ہو سکا بلکہ تقریباً بیس سال بعد شائع ہوا ہے۔ اکبر نے ۹ ستمبر ۱۹۲۱ء کو انتقال کیا اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ رسالہ انہوں نے ۱۹۲۱ء ہی میں مرتب کیا۔ اس مجموعہ کے مقدمہ نگار کا خیال ہے کہ یہ خود اکبر کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور اس کے عنوان پر یہ شعر لکھا ہوا نظر آتا ہے،

انقلاب آیا نئی دنیا نیا ہنگامہ ہے
شاہ نامہ ہو چکا اب دور گاندھی نامہ ہے

اس کے شروع میں اکبر نے ان لوگوں کی طرف سے معذرت پیش کی ہے جو اس تحریک میں کسی نہ کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے جو مہاتما گاندھی نے شروع کی تھی۔ اکبر مزاح نگار اور طنز گو ہیں، اس لئے کبھی کبھی سیدھی سادی بات بھی انوکھے طریقے پر پیش کرتے ہیں اور ان کا مافی الضمیر واضح نہیں ہوتا۔ کہیں ترک موالات میں خود شامل نہ ہو سکنے کا رنج ہے کہیں اس کے بعض پہلوؤں کا مذاق اڑایا گیا ہے لیکن ہے یہ کہ گاندھی جی کی شخصیت کی بلندی اور عظمت کا انہیں احساس ہے اور ان کے فلسفہ عدم تشدد کی اخلاقی قدر و قیمت کو سراہتے ہیں،

لشکر گاندھی کو ہتھیاروں کی کچھ حاجت نہیں
ہاں مگر بے انتہا صبر و قناعت چاہیے

یہ سچ ہے کہ ہندوستان کے ادیبوں اور شاعروں میں سے کسی نے بھی گاندھی جی کو شروع میں اچھی طرح سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ کچھ لوگوں کی جذباتی وابستگی دوسری بات ہے لیکن شخصیت کا سمجھنا بالکل اور بات ہے۔ چنانچہ جب ۱۹۲۲ء میں فرانس کے زندہ جاوید مصنف رومان رولان نے گاندھی جی پر اپنی کتاب لکھی۔ کسی ہندوستانی ادیب نے اس وقت تک ان کے فلسفہ سیاست پر اچھی طرح غور بھی نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود کچھ نہ کچھ مواد اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر اقبال مہاتما گاندھی کے فلسفۂ سیاست سے متفق نہ تھے۔ لیکن ان کے یہاں بھی گاندھی جی کے متعلق مختلف اشعار ملتے ہیں۔ فارسی اشعار سے قطع نظر ان کی یہ نظم قابل غور ہے۔

گاندھی سے ایک روز یہ کہتے تھے مالوی
کمزور کی کمند ہے دنیا میں نارسا
نازک یہ سلطنت صفت برگ گل نہیں
لے جائے گلستاں سے اڑا کر جسے صبا
پس کر ملے گا گرد رہ روزگار میں
دانا جو آسیا سے ہوا قوت آزما
بولا یہ بات سن کے کمال وقار سے
وہ مرد پختہ کار و حق اندیش و باصفا
خارا حریف سعی ضعیفاں نمی شود
صد کوچہ است دربن دندان خلال رہا

یہ نظم اقبال کے ابتدائی مجموعہ کلیات اقبال میں ہے اور اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اقبال نہ صرف گاندھی جی کو "مرد پختہ کار و حق اندیش و باصفا" سمجھتے تھے بلکہ ان کی تحریک عدم تعاون کے موافق بھی تھے۔ ایک جگہ اور اقبال نے مہاتما گاندھی کے لئے "مرد میدان گاندھی درویش خو" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یہ وہی اقبال ہیں جو بعد میں بہت بدل گئے تھے اور گو ہندوستان سے محبت رکھتے تھے لیکن ہندوستان کی تحریک آزادی کے متعلق ان کے خیالات بہت کچھ بحث طلب ہیں۔ جب گاندھی جی نے اچھوت اُدّھار کے لئے برت رکھا اور اس کی اصلاح کے متعلق لوگوں کے یقین دلانے پر توڑا تو بھی بہت سی اونچی ذات کے ہندوؤں پر اثر نہ ہوا۔ اقبال اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں اگرچہ اس میں گہرا طنز بھی ہے،

رشی کے فاقوں سے ٹوٹا نہ برہمن کا طلسم
عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کار بے بنیاد

اردو کے مشہور ادیب، شاعر اور طنز نگار ظفر علی خاں مدیر زمیندار کا بھی یہی حال رہا۔ شروع میں وہ گاندھی جی کے گوپیوں میں تھے بعد میں فرقہ وارانہ سیاست کی آندھی انہیں بھی اڑا لے گئی۔ وہ بھی مذہبی سیاست کی راہ سے ہندوستان کی جنگ آزادی میں شامل ہوئے تھے۔ ہندوستانی سیاست جتنی جمہوری ہوتی گئی اسی قدر ظفر علی خاں کے سے لوگ اس سے دور ہوتے گئے۔ ۱۹۳۰ء تک انہوں نے بہت سی نظمیں گاندھی جی کے متعلق لکھیں۔ مثلاً بردولی ستیہ گرہ کو پیش نظر رکھ کر دو نظمیں ہیں۔ پہلی نظم کا نام ہے "گاندھی (بردولی سے پہلے)" اور دوسری نظم کا نام ہے "گاندھی (بردولی کے بعد)" بعض اشعار ملاحظہ ہوں،

گاندھی نے آج جنگ کا اعلان کر دیا
باطل سے حق کو دست و گریباں کر دیا
ہندوستان میں ایک نئی روح پھونک کر
آزادیٔ حیات کا سامان کر دیا
شیخ اور برہمن میں بڑھایا وہ اتحاد
گویا انہیں دو قالب و یکجاں کر دیا
اوراق جبر و جور و جفا کو بکھیر کر
شیرازہ سلطنت کا پریشاں کر دیا
پروردگار نے کہ وہ ہے منزلت شناس
گاندھی کو بھی یہ مرتبہ پہچان کر دیا

اور پھر دوسری نظم میں،

گاندھی کے اس بسائے ہوئے گھر کو آہ آہ
دست فلک نے لوٹ کے ویران کر دیا
خود اس فدائے قوم کو چھ سال کے لئے
سرکار ذی وقار کا مہمان کر دیا
قسمت نے ڈال کر اسے قید فرنگ میں
ہندوستان کے جسم کو بے جان کر دیا
جاتے ہیں اس کے ملک کی صورت بدل گئی
انسان نے اپنے آپ کو حیوان کر دیا

آخری شعر میں ان فرقہ وارانہ مناقشات کی طرف بھی اشارہ ہے جو فرنگی سیاست کے آفریدہ تھے۔ ظفر علی خاں نے بہت سی نظموں میں گاندھی جی کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک نظم میں جس کا عنوان ہے "توطل کا پیغام" یہ شعر ملتا ہے،

پھیلتی جاتی ہے گاندھی کی لگائی ہوئی آگ
کوئی ارون سے یہ کہہ دو کہ نہ اس آگ سے کھیل

اور ایک نظم میں تو خود مہاتما گاندھی کی زبان سے ان کے فلسفہ عدم تشدد اور مقاومت مجہول کی تشریح کرائی ہے۔ نظم کا عنوان ہی ہے "مہاتما گاندھی کا ترانہ"،

کبھی اپنی آتما سے نہ میں دشمنی کروں گا
نہ بسوں گا جا کے بن میں نہ میں خودکشی کروں گا
یہ فرنگیوں سے کہہ دو کہ میں ہوں دھرم کی مورت
جو کریں گے وہ عداوت تو میں آشتی کروں گا
ہے مرا دھرم اہنسا، ہے اسی میں سب کی مکتی
مرے پاس ہے جو ہنڈی اسے درشنی کروں گا
کوئی دن میں سبز ہوگا وہ چمن جو جل رہا ہے
میں ان اپنے آنسوؤں سے وہ فسوں گری کروں گا

ظفر علی خاں کے علاوہ اور شعراء کے یہاں بھی اشعار اور نظمیں ملتی ہیں جن میں مہاتما گاندھی کی شخصیت، حب الوطنی، رہنمائی اور ان کے نقطۂ نظر کا ذکر آتا ہے۔ گو ان نظموں کو بہت اعلیٰ پایہ کی شاعری میں شمار نہیں کیا جا سکتا لیکن ان کی شخصیت پر ضرور روشنی پڑتی ہے۔ صفی، سیماب، حسرت، ساغر، جوش وغیرہ اس عظیم المرتبت انسان کی ذات اور اس کی فرشتہ خصلت سیرت سے متاثر ہیں۔ جوش نے تو ایک نظم میں ان کی مقاومت مجہول کا ذکر بڑی خوبصورتی سے کیا ہے،

ظاہر میں بزدلی ہے یہ درماندگی مگر
یہ بزدلی ہے جنگ کا طوفاں لئے ہوئے

پنڈت آنند نرائن ملّا نے لکھنؤ میں گاندھی جی کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کے دلنواز شخصیت کے بعض پہلوؤں کی طرف بڑے شاعرانہ ڈھنگ سے اشارے کئے ہیں،

لذت تری باتوں میں ہے صہبائے وطن کی
ہونٹوں پہ ہنسی ہے گل رعنائے وطن کی
آنکھوں میں تجلی سی ہے فردائے وطن کی
تو ایک جھلک ہے رخ زیبائے وطن کی
ہستی پہ تری ناز ہو جتنا ہمیں کم ہے
اس ملک کی قسمت ترے ماتھے پہ رقم ہے
تو معنیٔ انساں ہے حمیت کی ہے تصویر
تو شرح محبت کی، اخوت کی ہے تفسیر
امید وطن کی تری ہمت پہ ہے تعمیر
تو قوم کی تدبیر ہے تو ملک کی تقدیر
آنکھوں میں نہاں ہیں ترے جلوے ابھی کچھ اور
برسے ہوئے بادل میں ہیں قطرے ابھی کچھ اور
تو نے یہ سبق خدمت قومی کا سکھایا
جو لب سے کہا پہلے اسے کر کے دکھایا
یوں عشق زبانی تو بہت سب نے جتایا
ہاں وقت پڑا جب تو تو ہی سامنے آیا
تیرا سا ہمیں چاہنے والا نہ ملے گا
ہمت کا دھنی قول کا سچا نہ ملے گا
تو مہر برستا رہا دشمن کی وفا پر
صدمے تجھے کیا کیا ہوئے غیروں کی خطا پر
آیا نہ کبھی حرف ترے صدق و صفا پر
ہستی تری تصویر ہے آئین وفا پر
تو اپنے عدو سے بھی کدورت نہیں رکھتا
پیمانۂ دل جز مئے الفت نہیں رکھتا

جب اگست ۱۹۴۲ء میں ہندوستانی سیاست سامراجی کمزوری اور فاشسٹ دباؤ کی وجہ سے ایک خاص موڑ پر آ گئی اور گاندھی جی معہ اپنے تمام رفقاء کے گرفتار کر لئے گئے تو کئی نظمیں لکھی گئیں لیکن جس نظم میں اس کا براہ راست بیان ملتا ہے وہ شمیم کرہانی کی نظم "کچھ دیر" ہے۔

تم جیل جسے لے جاتے ہو، وہ درد کا مارا ہے دیکھو
مظلوم اہنسا کا حامی، بے بس دکھیارا ہے دیکھو
بے چین سا اس کی آنکھوں میں پچھلے کا ستارا ہے دیکھو
کچھ دیر ذرا سو لینے دو
ہم اس کے عزیز سپاہی وہ سردار ہمارا ہے سن لو
کل ہند فدا ہے اس پر وہ کل ہند کا پیارا ہے سن لو
جس موج کو چھیڑ رہے ہو تم وہ آگ کا دھارا ہے سن لو
کچھ دیر ذرا سو لینے دو

یوں تو عقیدت اور سوجھ بوجھ کی ملی جلی کیفیتیں لئے ہوئے اردو کے شعراء گاندھی جی کی ذات اور شخصیت، فلسفہ اور پیام کا ذکر کرتے رہے، یہاں تک کہ ملکی سیاست میں زہر گھل گیا۔ اس کے جسم کے ٹکڑے ہوئے، اس پر بسنے والوں کے جسم کے ٹکڑے ہوئے۔ فرقہ وارانہ تنگ نظری اور زبوں اندیشی کی وہ آگ بھڑکی جس میں ہندوستان کی ساری شرافت، تہذیب اور انسانیت بھسم ہوتی ہوئی نظر آنے لگی۔ گاندھی جی پہلے تو کہتے اور سمجھاتے رہے، پھر اس آگ میں کود پڑے اور جب یہ آگ تقریباً بجھ چکی تھی، اس وقت نفرت کے ہاتھ نے انہیں موت کی نیند سلا دیا۔

اپنی عزیز ترین دولت کھو کر ہندوستانیوں کو احساس ہوا کہ ہم اندھیرے میں ٹھٹھر رہے ہیں۔ غیر ملک والوں کو معلوم ہوا کہ کوئی تابندہ ستارۂ روشنی گل ہو گیا، انسان دوستوں نے سمجھا کہ انسانوں کا ایک بہت بڑا دوست نہ رہا، اردو شعراء نے مہاتما گاندھی کی روح کو جو خراج عقیدت پیش کیا ہے وہ کبھی بھلایا نہ جا سکے گا۔ تقریباً ہر چھوٹے بڑے شاعر نے اپنے عقیدے کی روشنی میں انہیں دیکھا، ادیبوں نے مضامین لکھے، کتابیں لکھی گئیں، رسالوں کے خاص نمبر نکلے، تعزیتی مشاعرے ہوئے اور ایسا معلوم ہوا کہ نہ صرف قوم کا باپ اور ہندوستان کا سیاسی رہنما چل بسا بلکہ شاعروں کا شاعر اور ادیبوں کا ادیب اٹھ گیا۔

ان تمام نظموں اور مضمونوں، کتابوں اور رسالوں کا تذکرہ ناممکن ہے جو گاندھی جی کی یاد میں شائع ہوئے مگر نمونہ کے طور پر چند نظموں کے اقتباس دینا نامناسب نہ ہوگا۔ صفی، جگر، جوش، آزاد، فراق، ملّا، اثر، روش، نوح، بسمل، جمیل مظہری، مجاز، جاں نثار اختر، منیب الرحمن، سہیل، وامق، شمیم کرہانی، مکین احسن کلیم، آل احمد سرور، سراج لکھنوی، فطرت واسطی، اشعر، فرید بخش، یحییٰ اعظمی، خلیل الرحمن، حامد عزیز مدنی وغیرہ کی نظمیں شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ خواجہ احمد عباس اور علی عباس حسینی نے افسانے لکھے اور مضامین تو نہ جانے کتنے لکھے گئے۔ بغیر تبصرہ اور تشریح کے چند اشعار دیکھئے۔ ان کے لکھنے والے مختلف العقیدہ شعراء ہیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جو ان کے سیاسی نقطۂ نظر سے شدید اختلاف رکھتے تھے اور انہیں محض مصلح قرار دیتے تھے اور وہ بھی جو انہیں ہندوستان کی رہنمائی کا اہل اور عظیم ترین انسان سمجھتے تھے۔ سب سے پہلے جوش ملیح آبادی کے چند بند پڑھئے۔

اے امیر کاروان پختہ کاران وطن
اے گدائے تاجدار تاجداران وطن
اے امید وہمت ناگا مگاران وطن
اے ہلاک شیوۂ خوں ریزیاران وطن
اے شکار کج رواں و کور مغزاں السلام
السلام اے ہند کے شاہ شہیداں السلام
تو امین مرحمت، آئینہ ایثار تھا
صحت افکار انساں کے لئے بیمار تھا
برہمن کا چارہ فرما شیخ کا غم خوار تھا
تو رواداری کا دیوتا امن کا اوتار تھا
السلام اے کعبہ وکاشی کے درباں السلام
السلام اے ہند کے شاہ شہیداں السلام
تو ہی ایک دانائے کامل بزم نادانی میں تھا
روشنی کا تو منارہ بحر طوفانی میں تھا
تیرے دم سے زمزمہ گنگا کی جولانی میں تھا
نغمہ تجھ سے کوثر و تسنیم کے پانی میں تھا
اے غرور ہندو و فخر مسلماں السلام
السلام اے ہند کے شاہ شہیداں السلام

جوش ملیح آبادی

وہ کتاب صلح کا سرورق کہ مٹائی کشمکش فرق
وہ قتیل خنجر صبر وحق کہ وطن پہ خود کو مٹا دیا
وہ بدھ اور کرشن کا جانشیں ہمہ تن عمل ہمہ تن یقیں
وہ تبسم سحر آفریں کہ چمن لبوں سے کھلا دیا
وہ شرارہ برق حیات کا وہ ستارا راہ نجات کا
وہ منارہ عزم وثبات کا جسے فتنہ ساز نے ڈھا دیا
تجھے مندروں نے صدائیں دیں کہ ترے کرم سے اماں ملی
تجھے مسجدوں نے دعائیں دیں کہ تباہیوں سے بچا دیا

مولانا اقبال سہیل اعظم گڑھی

اس حسن سے کچھ ہستی میں تری اضداد ہوئے تھے آکے بہم
ایک خواب وحقیقت کا سنگم مٹی پہ قدم نظروں میں ارم
ایک جسم نحیف وزار مگر ایک عزم جواں و مستحکم
چشم بینا، معصوم کا دل خورشید نفس ذوق شبنم
وہ عجز غرور سلطاں بھی جس کے آگے جھک جاتا تھا
وہ موم کہ جس سے ٹکرا کر آہن کو پسینہ آتا تھا
بازوئے خرد اڑ اڑ کے تھکے تیری رفعت تک جا نہ سکے
ذہنوں کی تجلی کام آئی خاکے بھی ترے ہاتھ آ نہ سکے
الفاظ و معانی ختم ہوئے عنواں بھی ترا اپنا نہ سکے
نظروں کے کنول جل جل کے بجھے پرچھائیں بھی تیری پا نہ سکے
ہر علم و یقیں سے بالا تر تو ہے وہ سپہر تابندہ
صوفی کی جہاں نیچی ہے نظر شاعر کا تصور شرمندہ
پستی سیاست کو تو نے اپنے قامت سے رفعت دی
ایماں کی تنگ خیالی کو انساں کے غم سے وسعت دی
ہر سانس سے درس امن دیا ہر جبر پہ داد الفت دی
قاتل کو بھی، گو لب ہل نہ سکے آنکھوں سے دعائے رحمت دی
ہنسا کو اہنسا کا اپنی پیغام سنانے آیا تھا
نفرت کی ماری دنیا میں ایک پریم سندیسا لایا تھا

پنڈت آنند نرائن ملّا

مئے محبت انسانیت کا متوالا
کہ جس نے عقل کو سانچے میں عشق کے ڈھالا
بنا کے جس نے اہنسا کو جنگ کا آلا
ملوکیت کا مزاج کہن بدل ڈالا
جھکا دی گردن مغرور کج کلاہوں کی
جھپک رہی تھی پلک جس سے بادشاہوں کی
وہ اس کا وقت کے دھارے کا موڑتے جانا
ہر ایک موڑ پہ کچھ نقش چھوڑتے جانا
عمل کے پاؤں کی زنجیر توڑتے جانا
دلوں کے ٹوٹتے رشتوں کو جوڑتے جانا
غرض کہ آنکھ پہ پردہ جو تھا اٹھا کے گیا
دلوں کی اینٹ سے مندر نیا بنا کے گیا

جمیل مظہری

درد غم حیات کا درماں چلا گیا
وہ خضر عصر و عیسیٰ دوراں چلا گیا
ہندو چلا گیا نہ مسلماں چلا گیا
انساں کی جستجو میں ایک انساں چلا گیا
بیمار زندگی کی کون کرے دل دہی
نباض و چارہ ساز مریضاں چلا گیا
اب اہرمن کے ہاتھ میں ہے تیغ خوں چکاں
خوش ہے کہ دست وبازوئے یزداں چلا گیا
اب سنگ وخشت وخاک وخزف سربلند ہیں
تاج وطن کا لعل بدخشاں چلا گیا

مجاز

اے کہ مسلک رہا تیرا پیغمبرانہ
تیری آواز سنتا رہے گا زمانہ
مار سکتا ہے ہر لمحہ انساں کو کوئی
ڈھا سکے گا نہ نیکی کے ایواں کو کوئی
کر سکا کون سچے اصولوں کو تاراج
زندہ ہے سرگزشت مسیح وصلیب آج
تیرے روشن عقائد کی جلوہ فزائی
یوں ہی کرتی رہے گی سدا رہنمائی
ساتھیو! ہند کا راہبر اٹھ گیا ہے
آدمیت کا پیغامبر اٹھ گیا ہے
موت کی یہ خبر زندگی کو سنا دو
ایک لمحے کو گل رنگ پرچم جھکا دو

جاں نثار اختر

وہ زندگی کا راز داں
وہ بیکسوں کا پاسباں
وطن کا میر کارواں نظر سے دور ہو گیا
وہی بزرگ خانداں وہی ہمارا رہنما
ہمیں سے آج چھٹ گیا
سہاگ مادر وطن کا اپنے ہاتھوں لٹ گیا
سپہر ہند کی اندھیری رات کا وہ ماہتاب
قریب صبح چادر شفق میں منھ لپیٹ کر
لہو بھرے کفن میں اپنی خنکیاں سمیٹ کر۔۔۔ نظر سے دور ہو گیا
اس کا یہ نغمہ محبت کا حسیں نغمہ تھا
اک جہانگیر محبت
جو نہیں ہو سکتی، فرقہ و مذہب وملت کی حدوں میں محصور
جلوہ گر ہے یہ ہر اک شے میں، ہر ایک ذرّے میں
اس کی طاقت نہیں محتاج سنان و شمشیر
انہیں سکتا زوال اس کی شہنشاہی کو

منیب الرحمن

اقتباسات کہاں تک پیش کئے جائیں۔ بس یہ سمجھنا چاہیے کہ جس سے جو ہو سکا، اس نے گاندھی جی کی یاد میں نچھاور کیا ہے۔ کسی کا انداز نظر محض جذباتی ہے کوئی ان کی شخصیت کی تہوں کو کھوج نکالنا چاہتا ہے، کوئی ان کی عظمت کی بلندی کو ناپنے کی کوشش کرتا ہے، کوئی ان کے کارنامے دہراتا ہے، کوئی پیام کی ترجمانی کرتا ہے، کسی کی نظر میں وہ شہید ہیں، کسی کی نگاہوں میں اوتار، کسی کے لئے زندہ جاوید ہیں، کسی کے لئے اپنے کارناموں میں جینے والے، یہ نظمیں محض وقتی مرثیہ خوانی نہیں ہیں بلکہ ادبی حیثیت سے بھی اہمیت رکھتی ہیں اور چاہے وہ اس بلند مرتبہ روح کے شایان شان نہ ہوں لیکن شاعروں کے خلوص کی مظہر ضرور ہیں اور اردو زبان کے پرستاروں نے اپنی زبان کے ذریعے سے مہاتما گاندھی کی زندگی اور پیام کو سمجھنے اور اس کی اشاعت کرنے کا فرض کسی نہ کسی حد تک ضرور انجام دیا ہے۔

کولمبیائی ادب کے وارث: گابریل گارسیا مارکز

طفیل گکسی

کولمبیا کے ایک معمولی ٹیلی گرافسٹ گابریئل ایلیگیو مارکیز کے سولہ بچے تھے- یہ شخص قدرے سخت گیر قسم کا باپ ثابت ہوا- ممکن ہے اس تند خوئی کے پیچھے کوئی احساس کہتری کارفرما ہو کہ اس کی اہلیہ لوئیسا سانتیگا مارکیز حسب نسب میں اشرافیہ سے تعلق رکھتی تھی- ایلیگیو نے ایک روز اپنے بے تکلف دوست سے کافی لائیٹ موڈ میں اپنے ایک سرپھرے سے بیٹے کا ذکر کرتے ہوئے کہا: "یہ خود کو ایسا چوزہ سمجھتا ہے جو مرغے کے بغیر پیدا ہو گیا ہو" یقیناً اس چوزی بچے میں تفرید کی توانائی غیر معمولی ہوگی- ایسے افراد کو مختلف ہونے کی بھاری قیمت تو ادا کرنی پڑتی ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن قدرت انہیں ممتاز مقام عطا کر دیتی ہے کہ ایک زمانہ ان کا مداح ہو جاتا ہے، دوسری جانب بدزبان، بے ہنر اپنے حسد کی آگ میں بھسم ہو کر رہ جاتے ہیں- اس بچے نے طویل عمر پائی یعنی ستاسی برس جیا اور اپنی زندگی ہی میں وہ شہرت حاصل کی جس کی آرزو کا خواب دیکھنے کی بھی ہما شما میں ہمت نہیں ہوتی- اس خوش نصیب کا نام گابریئل گارسیا مارکیز ہے- جس نے: پتوں کا طوفان، کرنل کو کوئی خط نہیں لکھتا، منحوس وقت، بڑی ماما کا جنازہ، تنہائی کے سو سال، سردار کا زوال، معصوم اریندرا، ایک پیش گفتہ موت کی روداد، وبا کے دنوں میں محبت، جنرل اپنی بھول بھلیوں میں، اجنبی زیارتیں، محبت اور دوسرے آسیب، اپنی سوگوار بیسواوں کی یادیں، ایک غرقاب شدہ جہاز کے ملاح کی داستان، امرود کی مہک، لاطینی امریکا کی تنہائی، چلی میں خفیہ سرگرمیاں، ایک اغوا کی خبر، کہانی سنانے کے لیے زندہ رہنا، فیدل کا ایک نجی پورٹریٹ، ملتے ہیں اگست میں سمیت متعدد حیران کن تحریریں پیش کیں اور بطور فکشن رائیٹر عالمی سطح پر شناخت حاصل کی- 1969 میں اسے فرانس کا معتبر ادبی انعام Prixdu Mailleuretranger ملا- 1972 میں اسے وینی زویلا کے رومولو گیلیگوز انعام سے نوازا گیا- 1982 میں ادب کا نوبیل پرائز اس کے نام ہوا تو اس کا معیار زندگی نہایت شاہانہ ہو گیا ورنہ اس نے گمنامی، غربت اور غریب الوطنی کے تلخ ذائقے بھی خوب چکھ رکھے تھے-

مارکیز کا اپنا بیان ہے کہ وہ عسرت کے دنوں میں طوائفوں کے ہوٹل میں قیام پذیر رہا اور کرایا ادا کرنے کے لیے اس کی جیب میں دمڑی تک نہ ہوتی تھی- ان حالات میں وہ ہوٹل کے ایک خدمت گار کے پاس اپنے زیر تسوید ناول Leaf Storm کا اسکرپٹ گروی رکھوا دیتا تھا- دلچسپ بات یہ ہے کہ جب وہ نوبیل لاریٹ ہو گیا اور لوگ باگ اس کی ایک جھلک دیکھنے اور اس کا سواد خط حاصل کرنے کو بے تاب تھے تو اس جم غفیر میں ہوٹل کا وہ ملازم بھی موجود تھا-

کسی کو کیا خبر تھی کہ کولمبیا کے شمالی ساحل پر کیریبین علاقے کا ٹاؤن اراکا تا بنانا کی پیداوار سے جو معاشی استحکام حاصل کر رہا ہے، اس کے عروج وزوال نے اس شہر کے ایک شخص کو فکشن رائیٹر بنانا ہے- زاویہ نگاہ پر کوئی قدغن تو عاید نہیں کی جا سکتی کہ تعبیر کی اطراف کھلی رہتی ہیں- سو، اسباب وعلل کی ایک یہ طرف بھی سہی- بہر حال: سانتا مارتا کے قریب مزدوروں کی ہڑتال، "نتیجتاً" ان کا قتل عام، سپین کی خانہ جنگی، ہزار روزہ جنگ، اس میں مارکیز کے نانا کرنل نکولس لبرل کی شرکت، قانون کی تعلیم کا ادھورا رہ جانا، کولمبیا تشدد کے جن سلسلوں کی لپیٹ میں آیا وہ کم وبیش تین لاکھ انسانوں کا لہو چاٹ گیا- اپنی زندگی کے ابتدائی آٹھ نو برس ایک وسیع وعریض مکان میں اپنے ننھیال کے زیر اثر گزارنا، اس پہ مستزاد نانی اور خالائیں جو جادوگرنیاں ٹائپ عورتیں تھیں، اسے اسراریت پسند بنا گئیں -واضح رہے Superstitious ہونا ایک مختلف سٹیٹ آف مائنڈ کو ظاہر کرتا ہے جبکہ سریت ایک اور نوع کی صورت حال ہے- بہر نوع: بے روزگاری، جلا وطنی، لاطینی امریکا کے سیاسی سماجی ڈھانچے کی پیچیدگی اور تہ داری۔۔۔۔۔ یہ سب مارکیز کو مارکیز بنانے میں شامل ہوا- اسے

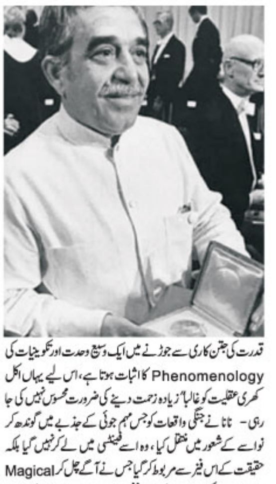

قدرت کی جتن کاری سے جوڑنے میں ایک وسیع وحدت اور تکوینیات کی Phenomenology کا اثبات ہوتا ہے، اس لیے یہاں اکل کھری عقلیت کو غالباً زیادہ زحمت دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی جا رہی- نانا نے جنگی واقعات کو جس مبہم جوئی کے جذبے میں گوندھ کر نواسے کے شعور میں منتقل کیا، وہ اسے فینٹسی میں لے کر نہیں گیا بلکہ حقیقت کے اس فیز سے مربوط کر گیا جس نے آگے چل کر Magical realism کی اصطلاح کے ساتھ مخصوص ہونا تھا- سیدہ عطیہ کے الفاظ میں: "مارکیز کے ہاں حقیقت کو دیکھنے کا بھی ایک مخصوص تخیلی اور طلسماتی انداز ہے- اس طلسماتی انداز نظم میں تہذیب کی مختلف النوع ہیئتوں کی کارفرمائی ہے"

مارکیز ایک کامیاب صحافی بنا، سیاست میں بھی قدم رکھا، فلم لائن سے بھی اس کا تعلق رہا، بڑے بڑے سربراہان اس سے ملاقات کو اعزاز سمجھتے تھے- فیڈل کاسترو جیسا بد دماغ بھی اس کا فین تھا۔۔۔۔۔۔۔ مارکیز کو اس کی بیس سے زاید تصانیف زندہ رکھیں گی کہ وہ شاہکار لٹریچر کی پیشکار ہیں- وہ تقریباً ہر زبان میں ترجمہ ہوا ہے اور ہر خطے کے قاری نے دل سے اسے اپنا نمائندہ یقین کیا ہے- بلاشبہ وہ ہر اس ذہن کی ترجمانی کرتا ہے جسے محبت کے عمل سے پیار ہے، جو فکری اعتبار سے سطحی نہیں، گہرائی میں اترنا جس کا مسئلہ ہے، جو زندگی کو پرت پرت سچائی سمجھتا ہے، جو انتہا پسندی کا پجاری نہیں، جو میٹافر کا مفتون ہے-

مارکیز نے سارا لٹریچر ہسپانوی زبان میں لکھا- ہمارے ہاں وہ انگریزی سے ہو کر اردو کے قالب میں منقلب ہوا- ان ترجموں کے معیار کا تعین کرتے ہوئے انگلش ٹیکسٹ ہی کے ساتھ تقابل کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے لکھنے والے عام طور پر Bilingual ہیں- شاید چند ایک ہی ہوں جو اسپینش پر بھی یکساں عبور رکھتے ہوں- تاہم جو جتنا بھی مارکیز اردو کے پیکر میں فراہم ہوا ہے- اس تاثر کا سحر بھی قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے- بعض ترجمے تو بہت عمدہ ہوئے ہیں؛ جیسے: ایک پیش گفتہ موت کی روداد میں افضال احمد سید نے حق ترجمانی خوب ادا کیا ہے- زینت حسام نے تنہائی کے سو سال کا ترجمہ کیا ہے، وہ بے شک بہترین ہے- اسی طرح محمد عمر میمن نے اپنی سوگوار بیسواوں کی یادیں کو تخلیقی ترجمے کی مثال بنا دیا، اردو میں اس ناول کو پڑھتے ہوئے طبع زاد ہونے کا گمان گزرتا ہے- یہاں مارکیز کو متعارف کرانے والوں میں سرفہرست جناب محمد اجمل کمال ہیں- گابریئل گارسیا مارکیز پر اردو میں ایک تصنیف ڈاکٹر خالد جاوید نے بھی تحریر کی ہے- اگرچہ ان کی مذکورہ کتاب ضخامت کے لحاظ سے زیادہ مرعوب کن نہیں لیکن اتنی جامع، بلیغ اور پرمغز کہ مارکیز جیسے نابغہ عصر کا مناسب حد تک احاطہ کر لیتی ہے-

اقبال نے کہا تھا:

تیرے شب وروز کی اور حقیقت ہے کیا
ایک زمانے کی رو جس میں نہ دن ہے نہ رات

ساز ازل کی اس فغاں یعنی سلسلہ روز وشب میں سیل نامی عشق نے اگر تند وسبک سیر زمانے کی رو کو تھامنے کا اعجاز دکھایا ہے تو وہ مرد خدا کہلایا ہے اور خود پر موت کو حرام قرار دلوایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر کوئی کیا جانے کہ جس کو حیات جاوداں نصیب ہوئی وہ کتنی بار مرا ہے! عقیق کتنی مرتبہ کٹنے کے بعد نگیں ہوتا ہے! یہ شماریات کا کھیل نہیں- اس لیے تنہائی کے سو سال Statistics میں کیا قید ہوں گے! ہاں! الفاظ وحرف کے طلسمات کی نسبت سے ایک شخص نے اپنے خون جگر سے معجزۂ فن کی نمود کا مظاہرہ کیا یعنی عصر رواں کے تسلسل میں حصہ دار ہو کر کچھ ایسا تخلیق کر ڈالا کہ جریدہ عالم پر اس کی شبیہ دوام سے نامیاتی ناتا قائم کرنے میں بامراد ٹھیری ہے- یہ کلاکار محبت کی حریم کا فرد ہے، اس نے تنہائی سے عشق کر کے زیست کی سرمدیت سے پائیدار اساس پر رشتہ استوار کیا ہے- اور بھی زندہ لوگ ہیں مگر تنہائی کی نازک ترجہت کا خالق مارکیز ہے کہ اسی کی تخلیق سے یہ درک ملا Solitude اور چیز ہے، جبکہ Lonesomeness الگ واقعہ ہے- اول الذکر وہ عزلت ہے جو تخلیقی لذت کا مخزن ہوتی ہے، کرب تو یہ بھی ہے لیکن اس کے دکھ میں زرخیزی مضمر رہتی ہے- رہی ثانی الذکر تو وہ نری پری تعذیب، عذاب، بے صلہ، محرومی کی مظہر۔۔۔۔۔۔۔۔ گریز بل کہ فرار کی پرتو۔۔۔۔۔۔۔ اور مارکیز کا سارا ادب پہلی قسم کی تنہائی کی تفسیر ہے!!

☆☆☆☆☆☆

سنبھل معاملے میں اتر پردیش حکومت کا رویہ افسوسناک

غیر حساس طریقے سے کی گئی کارروائی نے صورت حال کو مزید خراب کر دیا: راہل گاندھی

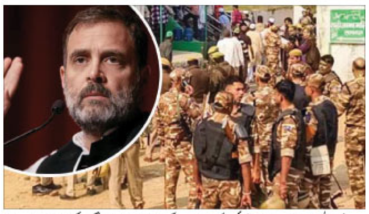

نئی دہلی، 25 نومبر (یو این آئی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اتر پردیش کے سنبھل واقعہ میں مارے گئے لوگوں کے تئیں گہری تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں اتر پردیش حکومت کا رویہ انتہائی افسوسناک رہا ہے مسٹر گاندھی نے آج یہاں جاری ایک بیان میں کہا، "اتر پردیش کے سنبھل میں حالیہ تنازعہ پر ریاستی حکومت کا متعصبانہ اور جلد بازی کا رویہ انتہائی افسوسناک ہے تشدد اور فائرنگ میں جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھویا ہے، ان سے میری گہری تعزیت۔" انتظامیہ کی طرف سے تمام فریقوں کو سنے بغیر اور غیر حساس طریقے سے کی گئی کارروائی نے صورت حال کو مزید خراب کر دیا اور بہت سے لوگوں کی موت کا سبب بنی جس کے لیے بی جے پی حکومت براہ راست ذمہ دار ہے۔" انہوں نے کہا، بی جے پی کا ہندو مسلم معاشروں میں دراڑ اور تفریق پیدا کرنے کے لیے طاقت کا استعمال نہ تو ریاست اور نہ ہی ملک کے مفاد میں ہے۔ میں سپریم کورٹ سے اس معاملے میں جلد مداخلت اور انصاف کی درخواست کرتا ہوں۔ لوگوں سے امن برقرار رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "میری اپیل ہے کہ امن اور باہمی ہم آہنگی کو برقرار رکھیں۔ ہم سب کو مل کر اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ہندوستان فرقہ واریت اور نفرت کے بجائے اتحاد اور آئین کے راستے پر آگے بڑھے۔

سنبھل پولیس فائرنگ، سماج میں بڑھتے ریاستی جبر، مذہبی تفریق اور عدم رواداری کی مثال ہے: ملک معتصم خان، نائب امیر، جماعت اسلامی ہند

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خان نے ضلع سنبھل میں معصوم مسلم نوجوانوں کی فائرنگ میں ہلاکت کی شدید مذمت کی ہے۔ میڈیا کو جاری کیے گئے بیان میں ملک معتصم خان، نائب امیر جماعت اسلامی ہند نے کہا کہ، "ہم اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں پولیس فائرنگ کی سخت مذمت کرتے ہیں، فائرنگ کے نتیجے میں کئی معصوم مسلم نوجوان ہلاک ہوگئے۔ پولیس کی زیادتی کا یہ واقعہ سماج میں بڑھتے ریاستی جبر، مذہبی تفریق اور عدم رواداری کی مثال ہے، مقامی عدالت کی جانب سے مسجد کمیٹی کے نقطہ نظر کو سنے بغیر یکطرفہ طور جاری کیا گیا مسجد کے سروے کا فیصلہ نہ صرف عدلیہ کی کاروائی اور طریقہ کار پر گہرے سوالات کھڑے کرتا ہے بلکہ عدلیہ کے وقار اور اس کے تئیں عوام کے اعتماد کو بھی مجروح کرتا ہے۔ مزید برآں، سروے ٹیم کے ساتھ اشتعال انگیز اور سماج دشمن عناصر کی موجودگی نیز ان عناصر کے ذریعے بلند کیے گئے اشتعال انگیز، فرقہ وارانہ نعروں نے کشیدگی کو بڑھانے اور تشدد کو بھڑکانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ہم ان غنڈہ اور سماج دشمن فرقہ پرست عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔" اس موقع پر نائب امیر جماعت نے واقعے کی غیر جانبدارانہ عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا تاکہ متعلقہ پولیس افسران کے احتساب کو یقینی بنایا جا سکے اور متاثرین اور ان کے خاندانوں کو انصاف مل سکے۔ اس موقع پر آپ نے مزید فرمایا کہ "یہ بے حد ضروری ہے کہ عبادت گاہوں کے تحفظ کا قانون 1991، جو 1947 میں موجود مذہبی مقامات کو ان کی اپنی اصل حیثیت میں قائم رکھنے کی ضمانت دیتا ہے، کو نہ صرف یہ کہ برقرار رکھا جائے بلکہ اس قانون کی اصل منشاء اور روح کا لحاظ کرتے ہوئے سختی سے اس کی پابندی کی جائے۔" اس موقع پر آپ نے مطالبہ کیا کہ "حکومت اور اعلیٰ عدلیہ اس رجحان کو سنجیدگی سے لیں جو مسلم عبادت گاہوں کو نشانہ بنانے اور انہیں غیر قانونی طور پر حاصل کرنے کی کوششوں کا باعث بن رہا ہے، مختلف جھوٹے دعوں کے ذریعے نہ صرف یہ کہ مساجد اور دیگر مذہبی مقامات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے بلکہ اس کے ذریعے سماج میں نفرت کو پروان چڑھانے کی مستقل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ "فرقہ وارانہ کشیدگی کے ماحول میں پولیس کو امن و امان کی بحالی کے لیے ذمہ داری سے کام کرنا چاہیے، نہ کہ ظلم و زیادتی کے ذریعے فسادات کو بڑھاوا دینا چاہیے۔" متاثرین سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ملک معتصم خان نے عوام سے اپیل کی کہ وہ مشکل حالات میں تحمل کا مظاہرہ کریں اور ملک میں ظلم اور نفرت کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے رہیں۔ ملک اور سماج کے مفاد میں یہ ناگزیر ہے کہ انصاف کی فتح ہو اور حکومت و انتظامیہ یہ یقین دہانی کرائے کہ ریاستی جبر کے ایسے واقعات کو دوبارہ دہرایا نہ جائے گا۔"

پارلیمنٹ میں اڈانی معاملے پر بحث ضروری: کھڑگے

کھڑگے کی صدارت میں اتحاد کے لیڈروں کی میٹنگ

نئی دہلی، 25 نومبر (یو این آئی) کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا ہے کہ آج سے شروع ہونے والے پارلیمنٹ کے اجلاس میں صنعت کار گوتم اڈانی کے خلاف الزامات پر بحث ضروری ہے تاکہ بیرون ملک ہندوستان کی شبیہ کی حفاظت کی جا سکے مسٹر کھڑگے نے کہا،" پارلیمنٹ کے اجلاس کے آغاز کے ساتھ ہی حکومت کو سب سے پہلے اڈانی کے معاملے پر تفصیل سے بات کرنی چاہیے یہ مسئلہ عالمی سطح پر ہندوستان کی شبیہ کو داغدار کر سکتا ہے انڈیا الائنس کی پارٹیاں یہی مطالبہ کر رہی ہیں، کیونکہ کروڑوں خوردہ سرمایہ کاروں کی محنت سے کمائی گئی رقم داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ملک چلانے کے لیے اجارہ داریوں اور کارٹلز کی ضرورت نہیں ہے۔ نجی شعبے میں صحت مند بازاری مسابقت آپریٹ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مساوی مواقع، روزگار اور دولت کی منصفانہ تقسیم کی سہولت فراہم ہو اور ہندوستان کے لوگوں میں موجود کاروباری جذبے کو پورا کیا جا سکے۔

پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے آغاز سے قبل راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے کی صدارت میں آج پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں انڈیا اتحاد کے ایوان قائدین کی میٹنگ ہوئی اتحاد کی تقریباً تمام جماعتوں کے رہنماؤں نے اجلاس میں شرکت کی اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اتحاد کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ میں جالندھر کے مسائل پر حکومت سے بات کرنے کے مطالبے پر زور دیا گیا مسٹر کھڑگے کے پارلیمنٹ ہاؤس آفس میں انڈیا اتحاد کے رہنماؤں کی میٹنگ میں لوک سبھا میں دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) کے ٹی ایس بالو، آر ایس پی کے پریم چندرن کانگریس کے کے سی وینوگوپال، پرمود تیواری سمیت کئی لیڈر موجود تھے۔ ڈی ایم کے کے تروچی شیوا، کنیموزی، ترنمول کے سوغات رائے، عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے راگھو چڈا اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ کے جان برٹاس بھی میٹنگ میں موجود تھے۔

وزیر اعلی وشنو دیو سائے ایک روزہ دورے پر دہلی روانہ

رائے پور، 25 نومبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے وزیر اعلی وشنو دیو سائے پیر کے روز دہلی کے لیے روانہ ہو گئے۔ ہوائی اڈے پر صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ منگل کے روز یوم آئین کے موقع پر راجدھانی کے میڈیکل کالج سے امبیڈکر چوک تک مارچ کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ وزیر اعلی شام 30.4 بجے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے، دہلی پہنچیں گے اور وہاں سے چھتیس گڑھ سدن جائیں گے۔ چھتیس گڑھ سدن میں شام 45.7 بجے تک رہنے کے بعد، کار سے میونسپل سروسز انسٹی ٹیوٹ ونے مارگ چانکیہ پوری جائیں گے۔ وزیر اعلی وہاں سے 30.8 بجے چھتیس گڑھ سدن کے لیے روانہ ہوں گے۔ رات 30.9 بجے نئی دہلی سے ایک خصوصی پرواز کے ذریعے رائے پور کے لیے روانہ ہوں گے اور رات 30.11 بجے سوامی وویکانند ہوائی اڈے رائے پور واپس آئیں گے۔

سنبھل تشدد مکمل طور پر ایک سازش اور عوامی اعتماد کو کمزور کرنے کی کوشش: عدنان اشرف

نئی دہلی، 25 نومبر (یو این آئی) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے میڈیا انچارج عدنان اشرف نے سنبھل میں ہونے والے تشدد کے لیے بی جے پی حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے الزام لگایا کہ انتظامیہ بی جے پی کے اشارے پر کام کر رہی تھی انہوں نے آج یہاں جاری ایک ریلیز میں کہا کہ سنبھل کی عدالت میں جو عرضی داخل کی گئی تھی اس کا مقصد ہی ایک جھوٹے تنازعہ کو جنم دینا اور تنازعہ کو مضبوط کرنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ درخواست کی سماعت کے دوران جس رفتار سے سروے کا حکم دیا گیا تھا اس سے عام لوگوں کا اعتماد کمزور ہوا ہے کیونکہ دائر کردہ درخواست پر دوسری پارٹی کو سنے بغیر یہ حکم دیا گیا تھا اور اسی دن دو گھنٹے کے اندر اندر سروے کیا گیا اور اسی وقت رپورٹ درج کرائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ حیران کن بات ہے کہ اتنی جلدی اور تیزی کی ضرورت اچانک کیوں پڑی کہ عدالت نے دوسری طرف کو نوٹس دیے بغیر ہی درخواست منظور کر لی۔ جب کہ حکومت اور سپریم کورٹ اکثر کہتی ہے کہ عدالتوں میں لاکھوں مقدمات زیر التواء ہیں اور عدالتوں پر مقدمات کا بوجھ ہے۔ عدنان اشرف نے سوال کیا کہ کیا اس کیس میں عدالت کو درخواست کا فیصلہ کرتے ہوئے احتیاط برتنے کی ضرورت نہیں تھی؟ اور جس طرح جامع مسجد کی کمیٹی اور سنبھل کے لوگوں نے سروے ٹیم کے ساتھ پہلی بار مکمل تعاون کیا، وہ کافی تھا، پھر اچانک عدالت کے حکم کے بغیر ٹیم دوبارہ سروے کے لیے چلی گئی۔ اس سے ان کے ارادے اور سازش کو تقویت ملتی ہے۔ یہ اس طرف اشارہ کرتا ہے حکومت کے کہنے پر انتظامیہ فسادات کروانا چاہتی تھی۔ عدالت کی طرف سے کوئی دوسرا حکم نہ ہونے کے باوجود پہلی بار پورا سروے پرامن طریقے سے کیسے مکمل ہو گیا۔ ایک بار پھر ضلعی انتظامیہ کی جانب سے زبردستی دوسرا سروے کرایا گیا اور اس دوران پولیس اہلکاروں نے تماشہ دیکھنے والے لوگوں کے ساتھ بدسلوکی کی اور انتظامیہ کی پہل پر انہوں نے ماحول کو خراب کرنا شروع کر دیا جسے بعد میں فسادات کا نام دیا گیا اور کس طرح 5 بے گناہ نوجوانوں کی گولی لگنے سے موت ہو گئی۔ ابھی تک نہ ہی ریاستی حکومت نے ان افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی اور نہ ہی بی جے پی یا حکومت سے وابستہ کسی بڑے لیڈر نے اس کارروائی پر کوئی افسوس کا اظہار کیا اور نہ نوجوانوں کے اہل خانہ کے تئیں تعزیت کیا گیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فساد پوری طرح سے اسپانسرڈ تھا اور بی جے پی حکومت کے کہنے پر سنبھل ضلع انتظامیہ اس فساد میں حکومت کی حمایت تھی۔ عدنان اشرف نے کہا کہ بی جے پی آئین کو کچلنے کا کام کر رہی ہے۔ اس طرح کے واقعات گنگا جمنی کلچر کے لیے روز بروز مہلک ہوتی جا رہی ہے۔ اس موقع پر میں سنبھل کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ جس طرح آپ لوگوں نے شروع سے لے کر آج تک امن قائم رکھا ہے مستقبل میں بھی امن بنائے رکھیں۔

پارتھو چٹرجی کی درخواست ضمانت جسٹس تبوبرتا چکرورتی کی بنچ کرے گی

کلکتہ 25 نومبر (یو این آئی) کلکتہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ کے دو ججوں نے اساتذہ تقرری بدعنوانی میں سی بی آئی کی طرف سے دائر کیس میں ریاست کے سابق وزیر تعلیم پارتھو چٹرجی سمیت نو افراد کی ضمانت پر متفقہ فیصلہ نہیں سنا سکی تھی۔ اس لئے کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ٹی ایس شیوا گنم نے کیس کو جسٹس تپوبرتا چکرورتی کی بنچ کو بھیج دیا ہے۔ وہ اس کیس کی سماعت سنگل بنچ میں کرے گا۔ پارتھو چٹرجی سمیت پانچ لوگوں کی درخواست ضمانت کا فیصلہ یہ بنچ کرے گی۔ نتیجے کے طور پر پارتھو چٹرجی کا مستقبل اب جسٹس چکرورتی کے فیصلے پر منحصر ہے۔ پارتھو چٹرجی کی ضمانت کی درخواست کی سماعت ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے کی جس میں جسٹس اریجیت بنرجی اور جسٹس اپوربا سنگھ رائے شامل تھے۔ بنچ نے اس معاملے میں 20 نومبر کو فیصلہ سنایا۔ جسٹس بنرجی نے تمام نو افراد کو ضمانت دے دی۔ لیکن جسٹس سنگھ رائے نے ضمانت نہیں دے سکے۔ انہوں نے چار افراد کو ضمانت دی لیکن پارتھو چٹرجی سمیت باقی پانچ افراد کو ضمانت دینے کی مخالفت کی۔ کوشک گھوش، شیخ علی امام، سبرت سمتا رائے اور چندن عرف رنجن منڈل کو دو ججوں نے ضمانت دی تھی۔ پارتھو چٹرجی، سبریش بھٹاچاریہ، اشوک ساہا، کلیانوئے گنگو پادھیائے، شانتی پرساد سنہا کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ اگر ججز ڈویژن بنچ میں کیس پر متفق نہیں ہوتے ہیں تو چیف جسٹس فیصلہ کرتے ہیں کہ کیس کس بنچ کے پاس جائے گا۔ انہوں نے اب کیس کو تیسرے بنچ کے پاس سماعت کیلئے بھیج دیا ہے اس کیس کی سماعت رواں ہفتے ہونے کا امکان ہے۔ جسٹس سنگھ رائے نے پارتھو چٹرجی سمیت پانچ لوگوں کی ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے تبصرے کرتے ہوئے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ریاستی حکومت کا ایک حصہ بالواسطہ طور پر ملزم کو بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس صورتحال میں اگر انہیں ضمانت مل جاتی ہے تو اس سے یہ کیس متاثر ہو سکتا ہے۔ جسٹس سنگھ رائے نے کہا کہ ان میں سے کسی نے بھی یہ ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہا ہے کہ جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ سی بی آئی مقدمے کی سماعت شروع کرنے میں بے جا تاخیر کر رہی ہے۔ اس لئے یہ کہنا ہے کہ پارتھو چٹرجی سمیت دیگر افراد کے جیل میں طویل مدت تک رہنے کی وجہ سے سی بی آئی ہے۔ جج نے کہا کہ یہ پانچ بھرتی گھوٹالے کے ماسٹر مائنڈ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارتھو چٹرجی کا عام ملزمان سے موازنہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ اخیر میں انہوں نے کہا کہ جن پانچوں کو ضمانت نہیں دی گئی، بشمول پارتھو چٹرجی، اب بھی بااثر ہیں۔ جسٹس سنگھ رائے نے محسوس کیا کہ اگر انہیں ضمانت مل جاتی ہے تو تقرری کیس کے ثبوت ضائع ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف جسٹس بنرجی کے مطابق کسی شخص کو غیر معینہ مدت تک حراست میں رکھنا اسے مجرم قرار دینے کے مترادف ہے۔ ان کے خلاف الزامات کتنے ہی سنگین کیوں نہ ہوں، انہیں عدالت کے سامنے مقدمے میں ثابت کرنا ہوگا۔ غیر مصدقہ الزامات پر ملزم کو اتنی دیر تک جیل میں نہیں رکھا جا سکتا۔ اس لیے جسٹس بنرجی نے محسوس کیا کہ پارتھو چٹرجی کو جیل میں رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے سی بی آئی کی تحقیقات جاری رکھنے کا بھی حکم دیا۔

حج سہولت موبائل ایپ کا نیا ورژن جاری

عزیزیہ ہی نہیں بلکہ حرم کے قریبی علاقوں میں لفٹوں والی جدید عمارتوں کی خریداری کا بھی ذکر

ممبئی، 25 نومبر (یو این آئی) اقلیتی امور کی وزارت کے تعاون سے حج کمیٹی آف انڈیا نے حج سہولت ایپ ۲، کو نئے ورژن کے ساتھ شروع کیا ہے، جس میں اہم خصوصیات جیسے ہوائی سفر کی تفصیلات، منی کے نقشوں کے ساتھ نیویگیشن سسٹم، اور حج پر جانے والے ہندوستانی عازمین کے لیے طبی جانچ کی تاریخ اور صحت سے متعلق مشورے شامل ہیں۔ واضح رہے کہ اپلی کیشن کو اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو نے شروع کیا جب انہوں نے اقلیتی امور کے وزیر مملکت جارج کورین اور ہندوستان کی حج کمیٹی کے چیئرمین عبداللہ کٹی کی موجودگی میں ریاستی اور مرکزی ریاستوں کی حج کمیٹیوں کے چیئرپرسنز کی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اپنے خطاب میں، رجیجو نے واضح کیا کہ حج یاترا اپنی سرحدوں سے باہر حکومت ہند کی طرف سے سالانہ کیا جانے والا سب سے بڑا لاجسٹک آپریشن ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حج طویل عرصے سے ہندوستان اور مملکت سعودی عرب کے درمیان مضبوط باہمی تعلقات کا سنگ بنیاد رہا ہے۔ رجیجو نے حج کے تجربے کو بہتر بنانے کے مقصد سے کئی اہم اصلاحات پر روشنی ڈالی، بشمول صوابدیدی کوٹہ کو ہٹانا، حج سہولت ایپ کے ذریعے ٹیکنالوجی کا انضمام، اور محرم کے بغیر خواتین حجاج کے لیے سہولیات کی فراہمی۔ کورین نے حج 2025 کے لیے نافذ کیے جانے والے نئے اقدامات کے بارے میں بتایا، جو ہندوستانی عازمین کے آرام اور سہولت کو بڑھانے کے لیے ترتیب کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہم اقدامات میں، اب نہ صرف عزیزیہ بلکہ حرم کے قریبی علاقوں میں لفٹوں والی جدید عمارتوں کو کرایے پر حاصل کیا جائے گا۔ مزید برآں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور مشعر ریجن کے درمیان سفر کے لیے جدید ماڈل بسیں متعارف کرائی جائیں گی۔ اقلیتی امور کی وزارت کے تحت حج کمیٹی آف انڈیا کے زیر اہتمام منعقدہ اس کانفرنس میں رجیجو کے ذریعہ حج سہولت ایپ 0.2 کا اجراء بھی کیا گیا۔ 2024 میں حج سویدھا ایپ 0.1 کی کامیابی کی بنیاد پر، نئے ورژن میں اہم خصوصیات جیسے انتخاب کا عمل، بورڈنگ پاس اور ہوائی سفر کی تفصیلات، مینا کے نقشوں کے ساتھ نیویگیشن سسٹم، اور ہندوستانی عازمین کے لیے طبی تاریخ اور صحت سے متعلق مشورے شامل ہیں۔ حج کانفرنس میں اسٹیک ہولڈرز کی آراء، تجاویز اور تیاریوں پر بات چیت کی گئی۔

اپنے ہی مجسمے کی نقاب کشائی کرنے پر تنقید کے بعد گورنر نے وضاحتی بیان جاری کیا

کلکتہ 25 نومبر (یو این آئی) راج بھون میں اپنے ہی مجسمہ کی نقاب کشائی پر تنقیدوں کی زد میں آنے کے بعد آج گورنر نے اس صفائی پیش کرتے ہوئے کہا کہ کچھ میڈیا رپورٹس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ (گورنر) نے 23 نومبر کو راج بھون میں "اپنے مجسمے کی نقاب کشائی" کی ہے۔ مگر حقیقت کے خلاف ہے۔ بہت سے فنکار اپنی فنکارانہ تخلیقات کو گورنر کے سامنے پیش کیا۔ اسی طرح ایک تخلیقی مجسمہ ساز نے گورنر کا ہی مجسمہ ان کو پیش کیا۔ گورنر اس مجسمے کو دیکھ رہے تھے مگر بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ اس کو اس طرح ظاہر کیا گیا ہے کہ گورنر نے اپنے مجسمے کی خود نقاب کشائی کی ہے"۔ خیال رہے کہ مغربی بنگال کے گورنر سی وی آنند بوس پیر کے روز انڈین میوزیم نے ایک تصویر شیئر کی تھی جس میں گورنر اپنے مجسمے کے سامنے کھڑے ہیں۔ انڈین میوزیم نے پوسٹ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ تخلیقی صلاحیتوں اور ثقافتی تعریف کو فروغ دینے کے وژن کے ساتھ ہم نے فخر کے ساتھ ڈاکٹر سی وی کے مجسمے کی نقاب کشائی کی میزبانی کی ہے۔ اس کے بعد ہی حکمراں ترنمول کانگریس اور دیگر سیاسی جماعتوں نے گورنر کی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اپنے مجسمے کی نقاب کشائی گورنر کے عہدہ کیلئے غیر مناسب ہے۔ یہ بے مثال واقعہ ہے۔ ترنمول کانگریس کے نائب صدر جے پرکاش مجمدار نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ راج بھون میں اپنے ہی مجسمے کی نقاب کشائی کر کے غلط روایت کی بنیاد رکھی ہے۔ سی پی آئی ایم کی مرکزی کمیٹی کے رکن سوجن چکرورتی نے بھی اس اقدام پر تنقید کی۔ گورنر کے ذریعہ اپنے ہی مجسمے کی نقاب کشائی کرنا بدقسمتی اور غیر مناسب ہے۔

بین الاقوامی تجارتی میلے میں بانس کے زیورات کی کشش

نئی دہلی، 24 نومبر (یو این آئی) قومی راجدھانی کے بھارت منڈپم میں منعقد 43 ویں بین الاقوامی تجارتی میلے کے سارس روزی روٹی میلے میں تریپورہ کے کاریگروں کے ذریعہ بانس سے تیار کردہ زیورات کا ایک اسٹال شائقین کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے بھارت منڈپم کے ہال نمبر 10 میں قائم اس اسٹال کو دیکھنے والوں اور خریداروں کی اچھی خاصی تعداد دیکھی گئی۔ یو این آئی سے بات کرتے ہوئے اسٹال پر بیٹھے تاجر سنیل نے بتایا کہ بانس کی چھڑیوں سے تیار کردہ ان کے مختلف قسم کے دلکش زیورات کافی ہلکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ جیولری پہننا ہر خاتون کی پہلی پسند ہوتی ہے اور ایسے میں اگر ہلکے زیورات دستیاب ہوں تو یہ کیک پر آئسنگ بن جاتی ہے۔ انہوں نے کہا "بانس کے چھلکوں سے بنے یہ زیورات بہت ہلکے اور پائیدار ہوتے ہیں۔ ان جیلری میں کی گئی کاریگری منفرد ہے۔ لوگ ان زیورات کی طرف زیادہ سے زیادہ راغب ہو رہے ہیں۔" انہوں نے بتایا کہ میلے کے پہلے تین چار دنوں میں خریداروں کی بھیڑ کم رہی لیکن میلہ عام لوگوں کے لیے کھولنے کے بعد خریداروں کی بھیڑ بڑھ رہی ہے۔ یہ زیورات زیادہ خریدے جا رہے ہیں کیونکہ ان کی قیمت اتنی زیادہ نہیں ہے اور یہ زیورات دیکھنے میں بھی کافی پرکشش ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بانس سے بنے زیورات میں منگ تکہ کی قیمت 150 روپے اور بالی کی قیمت 120 روپے ہے۔ ہار بھی مناسب قیمت پر دستیاب ہوں گے۔ پورے سیٹ کی قیمت تقریباً 500 روپے ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ اسے بنانے میں قدرتی اجزاء کا استعمال کیا گیا ہے اور اسے کسی مشین سے نہیں بلکہ ہاتھ سے بنایا گیا ہے۔ مرکزی حکومت کے محکمہ دیہی ترقی اور پنچایتی راج کی مدد سے مختلف مقامات پر منعقد کیے جانے والے سارس روزی روٹی میلے کا مقصد دیہی صنعت کاروں کی مصنوعات کی مارکیٹنگ میں مدد کرنا ہے۔

تروندر پوار کا بے وقت انتقال افسوسناک: دھیریندر پرتاپ

نئی دہلی، 25 نومبر (یو این آئی) اتراکھنڈ کانگریس کے نائب صدر دھیریندر پرتاپ نے اتراکھنڈ کرانتی دل کے سابق صدر اور ریاست کے لیجنڈ تحریک کار تروندر سنگھ پوار کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کا ناگہانی انتقال افسوسناک اور بدقسمتی ہے۔ مسٹر دھریندر پرتاپ نے یہاں جاری بیان میں کہا،" تروندر سنگھ پوار نے اپنی غیر معمولی جدوجہد کی طاقت سے ریاستی تحریک میں اپنے لیے ایک بڑا مقام بنایا تھا۔ جوانی کے تمام اچھے دن ریاست اتراکھنڈ کی تعمیر میں گزارے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ ان کی موت ایک سڑک حادثے میں ہو گئی۔ اتراکھنڈ کے لیے اس سے بھی بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ اتنی غیر معمولی شخصیت کے حامل تروندر نہ تو ریاستی اسمبلی اور نہ ہی رکن پارلیمنٹ بن سکے۔ تروندر سنگھ پوار کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے انتقال سے انہوں نے اپنا ایک بہترین دوست، ریاستی تحریک کے ایک اہم رہنما اور ایمانداری کی علامت لیڈر کو کھو دیا ہے۔

اڈانی پر لگے الزامات کے خلاف یوتھ کانگریس نے مظاہرہ کیا

نئی دہلی، 25 نومبر (یو این آئی) یوتھ کانگریس نے صنعت کار گوتم اڈانی کے خلاف بدعنوانی کے الزامات کے خلاف آج یہاں مظاہرہ کیا اور کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور اڈانی اس وقت تک محفوظ ※ ہیں جب تک وہ متحد ہیں۔ یوتھ کانگریس کے صدر اودے بھانو چب کی قیادت میں یوتھ کانگریس کے کارکنوں نے مودی حکومت کو یوتھ مخالف اڈانی دوستانہ ※ قرار دیا اور جنتر منتر پر حکومت کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ اس احتجاج میں ملک کے مختلف حصوں سے آئے یوتھ کانگریس کے کارکنوں نے حصہ لیا۔ یوتھ کانگریس کے قومی ترجمان ورون پانڈے نے یہ اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر چب نے کہا کہ امریکہ نے گوتم اڈانی کے گھوٹالوں کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہے لیکن مسٹر مودی اپنے دوست کے خلاف کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس بے بسی کی وجہ پوچھتے ہوئے کہا کہ مسٹر مودی اپنے دوست اڈانی کو بچا رہے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر مودی اور اڈانی ایک ہیں تو وہ محفوظ ہیں۔

مسٹر چب نے یہ بھی کہا کہ مسٹر مودی اور بی جے پی کے لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایک ہیں تو سیف ہیں، لیکن صرف ایک شخص ہے جو سیف ہے اور وہ ہے مسٹر مودی کے دوست صنعت کار اڈانی۔ مسٹر مودی کا کام صرف اڈانی کو منافع فراہم کرنا ہے جبکہ مرکزی حکومت کی عوام دشمن پالیسیوں کی وجہ سے آج ملک کے نوجوان بے روزگار گھوم رہے ہیں۔ انہوں نے کہا" ملک میں وزرائے اعلیٰ کو جیل بھیج دیا جاتا ہے اور اڈانی 2000 کروڑ روپے کا گھوٹالہ کرنے کے بعد بھی باہر گھوم رہے ہیں۔ کیونکہ مسٹر مودی ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ امریکی تحقیقات میں کہا گیا ہے کہ اڈانی نے ہندوستان اور امریکہ میں جرائم کیے ہیں لیکن ہندوستان میں اڈانی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔

ازبکستانی ادیبوں اور فنکاروں نے ہندوستانی ادیبوں کے ساتھ بات چیت کی

نئی دہلی، 25 نومبر (یو این آئی) ساہتیہ اکادمی میں ثقافتی تبادلہ ※ پروگرام کے تحت پیر کو ازبکستان، قزاقستان اور تاجکستان کے ادیبوں، صحافیوں، اسکالرز اور فنکاروں کو دہلی کے مختلف ہندوستانی زبانوں کے مصنفین اور اسکالرز سے ملاقات کرنے کے لیے بنایا گیا۔ اکادمی کے احاطے میں منعقد ہونے والے اس پروگرام میں نو غیر ملکی ادیبوں اور دس ہندوستانی ادیبوں نے شرکت کی۔ اکیڈمی کے سکریٹری کے۔ سری نواسراؤ نے سب کو انگاوستر م پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے اجتماعات مختلف ممالک کے درمیان ثقافتی اتحاد کی بنیاد کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔ ازبکستان کے ساتھ اس طرح کے تبادلوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان لوک ادب کی مشترکہ روایت ہے۔ اس وراثت کو باہمی ترجمہ کے ذریعے آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ اکادمی نے ایسی کتابیں بھی شائع کی ہیں۔ استقبالیہ کے بعد تمام مدعو مہمانوں نے ثقافتی تبادلے کے امکانات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ہندوستانی اور ازبکستان کی ثقافتوں کی مماثلت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت وہاں کے ادیب اپنے ملک کی شناخت اور اس کے ثقافتی ورثے کو دوسرے لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کچھ ادیبوں نے اپنی نظمیں بھی سنائیں۔ ازبکستان کی ٹیم میں اسرور الایاروف، نیلوفر یورینووا، سلیم خان مرزیوا، گوہر ماتیا کوبووا، رسالت سپیوا، شکول نارالیئیفا، حمید اللہ تاجیف، اولوگ بیک مقصودوف اور اکمر علیموف شامل تھے۔ اس تقریب میں ہندوستانی مصنفین گوری شنکر رینا (کشمیری)، ایم کے ابھے (انگریزی)، رینا (کشمیری)، رویل سنگھ (پنجابی)، انامیکا (ہندی)، دیویندر چوبے (ہندی)، موہن ہمتھانی (سندھی)، سکریتا پال کمار (انگریزی) وغیرہ شامل تھے۔

وقف بورڈ بل: اپوزیشن نے جے پی سی کی مدت کار میں توسیع کا کیا مطالبہ

لوک سبھا اسپیکر اوم برلا سے کی ملاقات

'وقف بورڈ (ترمیمی) بل 2024' کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کو جلد ہی اپنی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کرنی ہے۔ لیکن آج جب پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس شروع ہوا تو اس سے قبل جے پی سی میں شامل اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا سے ملاقات کر کمیٹی کی مدت کار میں توسیع کا مطالبہ کیا ہے۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے اوم برلا سے ملاقات کر انھیں تحریری شکل میں ایک درخواست پیش کی ہے جس میں جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کی مدت کار بڑھانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کر جانکاری دی ہے۔ اسدالدین اویسی کے مطابق اسپیکر اوم برلا نے بھروسہ دلایا ہے کہ ان کی درخواست پر وہ مثبت طریقے سے غور و خوض کریں گے۔ لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو اپوزیشن اراکین نے جو تحریری درخواست پیش کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ "ہم آپ سے گزارش کرنے کے لیے لکھ رہے ہیں کہ وقف بل پر جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کی مدت کار مناسب وقت کے لیے بڑھائی جائے۔ یہ توجہ دی جانی چاہیے کہ کمیٹی نے 22 اگست کو اپنی پہلی میٹنگ کی تھی اور تب سے 25 میٹنگیں ہو چکی ہیں، جہاں غیر متعلق تنظیموں کی طرف سے بھی پریزنٹیشن پیش کیے گئے۔ بہار، اتر پردیش اور دہلی کی ریاستی حکومتوں کو اب بھی کمیٹی کے سامنے پیش ہونا ہے۔ کچھ دیگر متعلقین اب بھی کمیٹی کے سامنے اپنے نظریات رکھنے کے لیے وقت مانگ رہے ہیں۔" تحریری درخواست میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ وقف ترمیمی بل ایک وسیع قانون ہے، جس میں موجودہ قوانین میں کئی بڑی تبدیلیوں کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ تبدیلیاں ہندوستان کی آبادی کے ایک بڑے حصے کو متاثر کریں گی۔ اس لیے غور و خوض کے لیے تین ماہ کی مدت کار نا کافی مانی جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں غیر مناسب سفارشات سامنے آ سکتی ہیں۔ مناسب مشورہ اور غور و خوض کے لیے کمیٹی کی مدت کار بڑھائی جانی چاہیے۔

بھیم آرمی سربراہ چندر شیکھر کو سنبھل جانے سے روکا

جارہے تھے مہلوکین کے اہل خانہ سے ملاقات کرنے

بجنور:25 نومبر(پی این ایس) یوپی کے سنبھل میں جامع مسجد کے سروے کے دوران کافی ہنگامہ ہوا۔ مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپوں کی کئی ویڈیوز سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہیں۔ اس پر سیاست بھی شروع ہوگئی ہے۔ دریں اثنا، بھیم آرمی سربراہ اور نگینہ کے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد نے یوپی حکومت پر سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ مرنے والوں کے اہل خانہ سے ملاقات کریں گے۔

چندر شیکھر آزاد نے ایکس پر لکھا، 'سرکاری گولیاں سیدھی بہوجنوں پر چلائی جاتی ہیں۔ یہ کوئی افسانہ نہیں بلکہ ایک کڑوا سچ ہے، جسے ہم سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ چاہے وہ ایس ایس ٹی تحریک ہو، کسانوں کی تحریک ہو یا سی اے اے مخالف تحریک - ہر بار، حکومت کے کہنے پر، پولیس نے غیر مسلح مظاہرین پر براہ راست گولی چلا کر ہمارے لوگوں کی جانیں لی ہیں۔ سنبھل میں تشدد میں مسلمانوں کی جانیں چلی گئیں۔ اس واقعے میں کئی پولیس اہلکار زخمی بھی ہوئے

ہیں۔ میں جلد ہی زخمی پولیس اہلکاروں سے ملاقات کروں گا اور اس تشدد کی حقیقت کو ملک کے سامنے لانے کی کوشش کروں گا۔ اس کے علاوہ، میں پولیس والوں کو یاد دلانا چاہوں گا کہ ان کی وردی آئین کی طرف سے دی گئی ہے اور انہیں آئین پر عمل کرنا چاہیے نہ کہ اعلیٰ احکامات' پر۔

انہوں نے مزید لکھا، 'میں پیر کو صحت یاب ہو جاؤں گا اور اس تشدد میں ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ سے ملاقات کروں گا۔ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں حکومت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہوں گا کہ ہمارے لوگوں کی جانیں اتنی سستی نہیں ہیں۔

انہوں نے سنبھل کے شہریوں سے امن برقرار رکھنے کی اپیل بھی کی اور کہا کہ تشدد کسی بھی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'ہم اپنی لڑائی جمہوری اور پرامن طریقے سے جاری رکھیں گے۔' چندر شیکھر نے لکھا کہ یہ لڑائی صرف ایک برادری کے لیے نہیں ہے، بلکہ پورے ملک کے جمہوری اور آئینی حقوق کے لیے ہے۔ آپ کو بتادیں کہ یوپی کے سنبھل میں جامع مسجد کے سروے کی مخالفت کر رہے مظاہرین کی اتوار کو پولس کے ساتھ پر تشدد جھڑپ ہوئی۔ اس میں تین افراد کی موت ہوگئی، جب کہ 20 کے قریب سکیورٹی اہلکاروں سمیت کئی لوگ زخمی ہوئے۔ اس تشدد کے بعد انتظامیہ نے 12 ویں جماعت تک کے اسکولوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انٹرنیٹ پر بھی پابندی لگادی گئی ہے۔

بچے والدین کو نعمت عظمیٰ اور ان کی خدمت اپنے لیے اعزاز قرار دیں: اصغر اعجاز قائمی

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): گزشتہ شب حجت الاسلام والمسلمین الحاج سید شباب حیدر صاحب قبلہ کے پدر بزرگوار سید انوار حسین ابن سید مقبول حسین مرحوم کی ایصال ثواب کی مجلس امامیہ حال، نیشنل کالونی امیر نشاں میں انعقاد ہوا۔ مجلس کا آغاز معروف سوز خواں سید دانش زیدی صاحب کے مرثیہ خوانی سے ہوا۔

مجلس کو خطاب شعبہ شیعہ دینیات، اے ایم یو کے پروفیسر (ڈاکٹر) اصغر اعجاز قائمی صاحب قبلہ نے کیا۔ مولانا موصوف نے سورہ اسراء کی آیت مبارکہ نمبر 23 کو مطلع سخن قرار دیا۔ آغاز کلام کرتے ہوئے ڈاکٹر قائمی صاحب نے قرآن مجید کی عظمت، فضیلت اور کمالات بیان کیا۔ لفظ بلا ※ اور فتنہ ※ کے معنی ومطالب، اردو اور عربی میں لغوی و اصطلاح میں کہاں اور کیسے استعمال کیا جاتا ہے وسعت سے روشنی ڈالی۔ اس آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہورہا ہے" اور تمھارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو اگر وہ تمھارے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا، انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم وعزت سے بات کرنا۔" اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کا حکم دیا اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کے وجود کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے جبکہ ظاہری سبب اس کے والدین ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے پہلے انسانی وجود کے حقیقی سبب کی عبادت کرنے کا حکم دیا پھر اس کے ساتھ ظاہری سبب کی عزت، احترام و تعظیم کا حکم دیا۔ مزکورہ بالا آیت کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر قائمی صاحب نے فرمایا کہ رب کریم نے حکم فرمایا کہ تم اپنے والدین کے ساتھ انتہائی اچھے طریقے سے نیک سلوک کرو کیونکہ جس طرح والدین تم پر احسان کیا۔ والدین عظیم واہمیت کے حامل ہیں۔ اس لیے تم پر لازم ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اسی طرح نیک سلوک کرو۔ اگر والد محترم کے ساتھ چلتے ہو تو ایسا چلو کے ظاہر ہو کہ کسی بڑے عظمت والے کے ساتھ چھوٹا چل رہا ہے۔ گفتگو کرو تو معلوم ہو کہ کسی اہم شخصیت سے کوئی چھوٹا محو گفتگو ہے۔ اگر بچے کسی مقام پر اپنے والدین کے ساتھ بیٹھے ہیں تو اس انداز سے بیٹھیں کہ کوئی بچہ اپنے والدین کے ساتھ بیٹھا ہے، تعظیم نمایاں رہے۔ بندوں میں سب سے مقدم حق والدین کا ہے۔ بچوں کے لیے ضروری ہے کہ والدین کو نعمت عظمیٰ قرار دیں اور ان کی خدمت اپنے لیے اعزاز قرار دیں۔

ڈاکٹر قائمی صاحب سید انوار حسین مرحوم کی خصوصیات حاضرین مجلس کو بتایا کہ وہ نہایت شریف، خوش اخلاق، زاہد، صابر و شاکر تھے۔ وہ مجلس میں آخری لمحہ تک موجود رہتے تھے، ضیعفی اور ضعف کے عالم میں بھی مجلس، نماز و مستحبات کو ترک نہیں کی۔ وہ خود مشاہدین میں ہیں۔ یہ قابل ذکرو ستائش ہے کہ مرحوم انوار صاحب ۔ نے اپنے دو فرزندوں، سید شباب حیدر اور سید محمد عالم کو عالم بنایا جو خاندان، قبیلہ، قوم وملت کے لیے ثواب جاریہ ہیں۔ مولانا سید شباب حیدر صاحب قبلہ ملک شام میں 17 سال شیر خدا کی شیر دل شہزادی حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے روضہ اقدس پر شب وروز عبادات میں گزارا ہے۔

ایام فاطمیہ رواں دواں ہے اس لیے مولانا قائمی صاحب نے حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی فضیلت وعظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرم جب کبھی سفر پر روانہ ہوتے تو سب سے آخر میں اپنی شہزادی سے ملتے اور سفر سے واپس ہوتے تو سب سے پہلے ملتے اور بوسہ لیتے۔ تعظیم میں کھڑے ہو جاتے، اپنی جگہ بیٹھاتے۔ انھیں اپنا جز قرار دیا لیکن آہ آپ کی وصال کے بعد لوگوں نے حضرت سیدہ فاطمہ کے در پر لکڑیاں جمع کیں، در گرائے، پسلی کی ہڈیاں توڑے، حضرت محسن شہید ہوئے اور شہید کردی گئیں۔ رسالت کے جز کو شہید کردیا! اتنا ظلم کیا کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا گریہ کرتی تھیں۔

صبت علیا مصائب لوانھا
صبت علی الایام صرن لیالیا

نیپال میں خواتین کے خلاف تشدد اور امتیاز ایک سنگین مسئلہ

کھٹمنڈو: نیپال کا آئین مساوی، جامع، اور شراکتی اصولوں کی بنیاد پر ایک خوشحال اور منصفانہ معاشرے کی تعمیر کا عزم رکھتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج بھی خواتین امتیاز اور تشدد کا شکار ہیں۔ گھریلو تشدد، جنسی تشدد، اور صنفی بنیاد پر ہونے والے مظالم سب سے زیادہ بچیوں، نوجوان لڑکیوں، اور خواتین کو متاثر کر رہے ہیں۔ انسانی اسمگلنگ اور بیرون ملک ملازمت کے نام پر خواتین اور لڑکیوں کی اسمگلنگ جیسے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ تشدد کا شکار خواتین کو انصاف دلانے کے لیے قوانین میں درج سزاؤں کا مؤثر نفاذ نہیں ہو پا رہا۔ ملک میں بوسیدہ رسم و رواج جیسے کالے جادو کے الزامات، ماہواری کے دوران علیحدگی، جہیز، تلک، چھوت چھات، اور گھریلو تشدد کی وجہ سے خواتین مختلف اقسام کے تشدد، امتیاز، اور توہین برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔ پولیس کے مطابق، گزشتہ مالی سال میں صنفی تشدد کے 913,20 مقدمات درج کئے گئے، جن میں 519,16 شکایات گھریلو تشدد سے متعلق تھیں۔ سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ 2.88 فیصد جنسی تشدد کے واقعات قریبی رشتہ داروں یا جان پہچان کے افراد کی جانب سے کئے گئے۔ پولیس نے رپورٹ کیا کہ پچھلے سال 243,3 ملزمان کو گرفتار کیا گیا جن میں سے 810 افراد متاثرہ خواتین کے قریبی رشتہ دار تھے۔ مزید برآں، 62 شوہر، 953 پڑوسی، اور 67 اساتذہ خواتین اور لڑکیوں کے خلاف جنسی تشدد کے مقدمات میں ملوث پائے گئے۔ خواتین کے خلاف تشدد کی یہ تصویر معاشرے کو بدصورت اور خوفزدہ بنا رہی ہے۔ صنفی تشدد کے واقعات میں سے 80 فیصد گھریلو تشدد کے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ بیشتر

واقعات میں چاہے وہ متاثرین ہوں یا مجرمین دونوں تعلیمی اعتبار سے کمزور ہیں گویا کہ کم تعلیمی پس منظر رکھنے والے افراد زیادہ متاثرین اور مجرم ہیں۔ خواتین کے مساوی حقوق کے لئے جدوجہد خواتین نے مساوی حقوق کے قیام کے لئے باشعور اور منصوبہ بند جدوجہد کی ایک طویل تاریخ طے کی ہے۔ نیپال میں خواتین کے خلاف ہونے والے تشدد کے خلاف سب سے پہلے آواز اٹھانے والی خاتون یوگمایا نیوپانے تھیں۔ انہوں نے اُس وقت کے نیپالی معاشرے میں خواتین پر ہونے والے ظلم، ناانصافی اور دقیانوسی روایات کے خاتمے کے لئے مضبوطی سے آواز اٹھائی۔ کبھی بیداری مہم کے ذریعے تو کبھی سڑکوں پر جدوجہد کے ذریعے، خواتین نے مساوی حقوق کے لیے خود کو منظم کیا۔ بیرون ملک کام کرنے والی خواتین کی مشکلات بیرون ملک روزگار کے لئے جانے والی خواتین بھی اپنے حقوق کے لئے منظم ہو رہی ہیں، لیکن انہیں مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جیسے کہ اپنی صلاحیتوں اور قابلیت کے مطابق کام نہ ملنا، مزدوروں کے حقوق کی پامالی، اور دھوکہ دہی کا شکار ہونا۔ صنفی مساوات کی ضرورت نیپال کی خواتین اقتصادی اور سماجی طور پر بہت پیچھے ہیں، ایسے میں صنفی مساوات حاصل کرنا ایک بڑا چیلنج ہے۔ خواتین کے خلاف امتیاز اور تشدد کے خاتمے کے بغیر ایک منصفانہ اور ترقی یافتہ معاشرے کی تعمیر ممکن نہیں۔ اس مناسبت پر راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال کے جنرل سکریٹری و بانی مدرسہ بورڈ مدھیہ پردیش نیپال مولانا مشہود خاں نیپالی نے نیپال میں خواتین کے حقوق کی حالت زار پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "یہ ہماری ذمے داری ہے کہ ہم اپنی ماں، بہن، بیٹیوں کو وہ مقام دیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے۔ اسلام نے خواتین کو عزت، وقار اور حقوق عطا کئے ہیں، انہوں نے کہا کہ نیپال میں خواتین کو مسلسل تشدد اور امتیاز کا سامنا ہے، لہذا ہمیں اپنے معاشرتی نظام کی بنیاد کو مضبوط کرنا ہوگا۔ "اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ عورت کو گھر کی ملکہ سمجھو، اسے عزت دو، اس کے حقوق کا احترام کرو۔ اس کی عظمت کو پامال کرنا ہمارے مذہب اور روایات کے خلاف ہے۔" مولانا نے مزید کہا: "خواتین کی عزت و احترام کا دروازہ کبھی بند نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر خاتون کو تحفظ دیں، انہوں نے کہا کہ "ہم سب کو مل کر اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کے حقوق کے لئے آواز بلند کرنی چاہیے، تاکہ نیپال کا ہر کونا خواتین کے لئے ایک محفوظ، عزت دار، اور روشن مقام بن سکے۔" مولانا مشہود خاں نیپالی نے حکومت، مذہبی رہنماؤں اور عوام سے اپیل کی کہ وہ خواتین کے حقوق کو تحفظ دینے کی جدوجہد میں شریک ہوں، تاکہ نیپال ایک ایسا ملک بنے جہاں ہر فرد کو مکمل احترام اور انصاف ملے، اور عورت کو وہ عزت ملے جو اسلام نے اسے دی ہے۔

اردو ٹیچرس ویلفیئر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام اعزازی تقریب ومشاعرہ

اردو زبان ہماری تہذیبی وراثت اور قومی وحدت کی علامت ہے: پروفیسر حکیم ارشد علی

بارہ بنکی 25 نومبر (پریس ریلیز) معاشرے کی ترقی کے لیے تعلیم سبھی کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے اس کے بغیر قوم وملت ترقی نہیں کر سکتی۔ اردو زبان ہماری تہذیبی وراثت اور قومی وحدت کی علامت ہے اس نے قومی یکجہتی اور ملک کی آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے ان خیالات کا اظہار پروفیسر حکیم ارشد علی ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدالعلی طبیہ کالج ملیح آباد لکھنؤ نے مہمان خصوصی کے طور پر یوم اردو و یوم تعلیم کی مناسبت سے قصبہ بنکی میں اردو ٹیچرس ویلفیئر ایسوسی ایشن اتر پردیش کے زیر اہتمام اعزازی تقریب و مشاعرے میں کہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم سب کو اپنے بچوں کے لیے اردو کی تعلیم کا انتظام کرنا چاہیے۔ مہمان ذی وقار جناب شکیل احمد صاحب پرنسپل سٹی انٹر کالج لکھنؤ نے اس موقع پر کہا کہ میں ایک انٹر کالج میں درس وتدریس سے منسلک ہوں مگر زبان وادب اور تعلیم کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ اس کے لیے سبھی کو کوشش کرنی چاہئے۔ اس طریقے کے پروگراموں سے عوام و خواص میں بیداری پیدا ہوتی ہے جو معاشرے میں مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم اپنے گھروں میں اردو کی میگزین واخبارات خرید کر پڑھیں۔ طارق جیلانی نے کہا کہ

تعلیمی سرگرمیاں بڑھیں ہیں مگر قدریں گھٹیں ہیں اس لیے پڑھائی کے ساتھ ساتھ اب بچوں میں تہذیب وتمدن کی بھی تربیت پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے بچوں اور نونہالوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کی قدر وعزت کرنے والے ماحول کو بنائیں جس سے معاشرے میں خوشحالی آئے۔

اردو ٹیچرس ویلفیئر ایسوسی ایشن اتر پردیش کے ریاستی صدر عدیل منصوری نے پروگرام کے سلسلے میں بتایا کہ تنظیم ہر برس کی طرح اس بار بھی یہ پروگرام منعقد کر رہی ہے۔ تقریباً ہر اضلاع میں اس بینر کے تلے پروگرام ہوئے ہیں، آج کی اعزازی تقریب ومشاعرہ اسی کی ایک کڑی ہے۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ صاحب اعزاز حضرات جس میں پروفیسر حکیم ارشد علی صاحب جو ایک عمدہ حکیم ہیں انہوں نے تکمیل الطب کالج لکھنؤ میں پوری زندگی طبی تعلیم کی خدمت میں وقف کیا اور آج بھی ریٹائرمنٹ کے بعد ڈاکٹر عبدالعلی طبیہ کالج میں یہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ جناب حشمت اللہ صاحب جنہوں نے قومی آواز سے لے کر سہارا اردو تک ایک طویل مدت صحافتی سفر طے کیا ہے اور آج یہ اردو صحافت کا بہت باوقار نام ہے۔ انہوں نے صحافتی اصول کے معیار کو کبھی گرنے نہیں دیا آنے والوں کے لیے یہ آئیڈیل ہیں۔ حافظ ایاز احمد جو سیاسی وملی رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ مدرسہ مدینۃ العلوم رسولی کے مینیجر بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنے مدرسے کے بچوں کے لیے عمدہ بلڈنگ، رہنے وکھانے کا بہتر انتظام اور جدید نظم وضبط سے تعلیم کا اچھا انتظام کیا ہے۔ یہ انکی اچھی سوچ ہے جس سے دیگر مدارس کو سبق لینا چاہیے۔ جناب فیصل خان مینیجر کلاسک ہائی اسکول ملیح آباد جو اس وقت جوش کی سرزمین کی نمائندگی کر رہے ہیں، زبان وادب اور تعلیم کے خادم ہیں۔ وہ اپنے کالج میں تعلیم کے ساتھ ساتھ اردو کتاب میلہ مذاکرہ اور مشاعرے کے ذریعے بھی خدمت کر رہے ہیں۔ جناب عبدالحمید رٹائر ہیڈ ماسٹر جونیئر ہائی سکول بوروماو جنہوں نے بحیثیت اردو اساتذہ اپنی پوری زندگی خدمت میں لگائی، آج بھی وہ اردو زبان وادب کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ایسے سبھی لوگوں کی ہمت افزائی ہماری تنظیم کا مقصد ہے۔

باپ نے 14 ماہ کی جڑواں بچیوں کو دودھ میں زہر ملا کر موت کی نیند سلایا

بھدوہی: 25 نومبر (پی این ایس) ضلع کے اورائی تھانہ علاقے کے بیجواوگاپور میں ایک باپ نے اپنی 14 ماہ کی جڑواں بیٹیوں کو دودھ میں زہر ملا کر مار ڈالا۔ اس کے بعد اس نے خودکشی کرلی۔ اتوار کی رات دیر گئے اس واقعہ سے علاقے میں سنسنی ہے۔ والد کی لاش گھر سے 500 میٹر دور ملی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس اور فرانزک ٹیم موقع پر تفتیش کر رہی ہے۔ فی الحال معلوم ہوا ہے کہ بچیوں کی والدہ گزشتہ کئی دنوں سے لاپتہ ہیں اور والد نے 21 نومبر کو ان کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی تھی۔ پولس کی جانچ سے پتہ چلا ہے کہ ستائیس سالہ اوم پرکاش یادو نے خودکشی کرنے سے پہلے اپنی نوزائیدہ جڑواں بیٹیوں آسی اور پریانشی (14 ماہ) کے دودھ میں زہر ملایا تھا۔ اس کے بعد اس نے گھر سے کچھ دور جا کر خودکشی کرلی۔ یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ اوم پرکاش کی بیوی 19 نومبر کو لاپتہ ہوگئی تھی۔ محبت کے حوالے سے بھی بات ہوئی۔ اوم پرکاش نے اسے بہت تلاش کیا، لیکن کچھ نہیں ملا۔ اس کے بعد 21 نومبر کو اورائی تھانے میں ایک لاپتہ شخص کا مقدمہ درج کیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اوم پرکاش کو اس کی بیوی کے چھوڑ جانے کے بعد صدمہ پہنچا تھا۔ وہ اداس ہی رہا۔ اسی دوران اتوار کی رات دیر گئے اس نے خودکشی کا اقدام کیا۔ فی الحال پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ پولیس اسٹیشن انچارج اجیت سریواستو کے مطابق فرانزک ٹیم نے تحقیقات کی ہیں۔ شبہ ہے کہ اوم پرکاش نے پہلے اپنی دو بیٹیوں کو زہر دیا اور پھر خودکشی کرلی۔ اوم پرکاش نے 21 نومبر کو اپنی بیوی کے بارے میں گمشدگی کی شکایت بھی درج کرائی تھی۔

کھانا کھانے کے بعد بگڑی خاندان کے چار افراد کی طبیعت، دادا اور پوتے کی موت

بلند شہر: 25 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے بلند شہر ضلع سے بڑی خبر آئی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد گھر والوں کی طبیعت بگڑ گئی۔ جس کی وجہ سے دادا اور پوتے کی موت ہوگئی جبکہ متعدد زیر علاج ہیں۔ معلومات کے مطابق بلند شہر کے نرسینا تھانہ علاقے کے گاؤں محمود پور برولا کا رہنے والا کلوا (55) اتوار کی شام قصبہ دولت پور کلاں سے بھنے ہوئے چنے لے کر گھر پہنچا تھا۔ جسے کلوا، اس کی بیوی جوگیندری دیوی (40)، آٹھ سالہ بیٹیاں شیوانی، آرتی، ماہی اور پریا اور اس کے بھائی کے پوتے لویا کے چھ سالہ بیٹے نریش نے کھالیا۔ اس کے بعد آٹھ بجے کے قریب شملہ مرچ کی سبزی تیار کی اور رات کا کھانا کھایا۔

نوئیڈا اسیکٹر-116 میں اے کیو آئی پہنچا 961 پر

نوئیڈا: 25 نومبر (پی این ایس) نوئیڈا اور اس کے آس پاس میں درجہ حرارت میں اضافہ کے ساتھ ہی ہر سال آلودگی کی سطح بڑھنے لگتی ہے۔ ان سردیوں میں دہلی کا بھی حال پچھلی سردیوں جیسا ہی ہے۔ دہلی کے کئی علاقوں میں ایئر کوالیٹی انڈیکس (اے کیو آئی) آج صبح 4 بجے 300 کے پاس ریکارڈ کیا گیا ہے۔ یہ حالت تب ہے جب دہلی - این سی آر میں گریڈیڈ ریسپانس سسٹم کا چوتھا مرحلہ نافذ ہے اور کئی طرح کی پابندیاں عائد ہیں۔ گزشتہ کچھ دنوں کے مقابلے میں دہلی کی ہوا میں کچھ سدھار آیا ہے۔ حالانکہ اے کیو آئی سی این کے مطابق پیر (25 نومبر) کو صبح میں نوئیڈا اسیکٹر-116 کا اے کیو آئی انتہائی سنگین' 961 درج کیا گیا۔ وہیں دوسری طرف کہرا تھوڑا ہلکا ہوا ہے جس سے ہائی وے پر گاڑیوں کو چلنے میں کم پریشانی ہو رہی ہے۔ دہلی - این سی آر کے مختلف علاقوں میں فضائی آلودگی کی بات کی جائے تو صبح 7 بجے تک نوئیڈا اسیکٹر-116 میں اے کیو آئی 961، آنند وہار میں 306، آئی ٹی آئی جہانگیر پوری میں 325، پنجابی باغ میں 312، شری نواس پوری میں 321، اوکھلا میں 279، آر کے پورم میں 247، نوئیڈا اسیکٹر-1 میں 194، نوئیڈا اسیکٹر-62 میں 224 ریکارڈ کیا گیا۔ دہلی - این سی آر میں موسم کی بات کریں تو ٹھنڈ کا احساس ہونا شروع ہوگیا ہے۔ اب صبح کے وقت ٹھنڈ محسوس ہو رہی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق درجہ حرارت معمول پر ہے۔ کم سے کم درجہ حرارت 10 سے 12 ڈگری پر ہے۔ آئندہ دو سے تین دن میں موسم ایسا ہی رہنے کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے، اس کے بعد اس میں گراوٹ دیکھی جاسکتی ہے۔ موسم بدل رہا ہے جس کی وجہ سے درجہ حرارت میں کمی ہوگی۔ آنے والے دو سے چار دن میں گھنے کہرے کا امکان نہیں ہے۔

لکھنؤ سے لکھیم پور کھیری کے لیے فضائی سروس شروع

لکھیم پور: 25 نومبر (پی این ایس) لکھنؤ اور لکھیم پور کھیری کے درمیان فضائی سروس پیر کو شروع ہوگئی۔ سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ، جنگلات اور ماحولیات کے وزیر مملکت ڈاکٹر ارون کمار سکسینہ، وزیر اعلیٰ کے مشیر اونیش کمار اوستھی اور لکھنؤ ڈویژن کے کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب پیر کو حکام کی ایک ٹیم کے ساتھ پہلی پرواز سے پلیا پہنچے۔ آٹھ سیٹوں والا طیارہ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے پلیا کے موتجھا کی فضائی پٹی پر اترا۔ ہوائی پٹی کے ٹرمینل ہال میں منعقد ایک پریس کانفرنس میں وزیر سیاحت جیویر سنگھ نے ہوائی سروس کے آغاز کو ایک تاریخی لمحہ قرار دیا اور کہا کہ یہ ددھوا ٹائیگر ریزرو میں سیاحت کو فروغ دینے میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ اس سے نہ صرف ریاست بلکہ ہندوستان اور بیرون ملک کے سیاح آسانی سے ددھوا پہنچ سکیں گے۔

'دین کی معلومات کیلئے معتبر علماء سے رابطہ کریں، سوشل میڈیا سے نہیں'

کانپور: جب انسان کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تو وہ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، جب کسی انسان کو سونا خریدنا ہوتا ہے تو وہ کسی صراف سے رابطہ کرتا ہے، جب کسی انسان کو اشیاء خورد ونوش چاہئے ہوتا ہے تو وہ کسی راشن کی دکان پر جاتا ہے ٹھیک اسی طرح جب کسی شخص کو دین سیکھنا ہوتا ہے تو اسے بھی کسی عالم دین سے رابطہ کرنا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے آج کے دور میں لوگ راہ چلتے ہوئے کسی پرانے خیالات کے پرانی معلومات والے شخص کی باتوں کو سن کر اسے دین سمجھنے لگتا ہے اور اسے آگے پھیلانے لگتا ہے، جبکہ دین سکھانے والے کیلئے کوئی پرانا تجربہ کار شخص کی نہیں نہ ہی کسی پورانے معلومات والے شخص کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ دین سیکھنے کیلئے عالم باعمل شرعی اور کسی مسائل کیلئے مفتیان کرام سے رجوع کرنا چاہئے تاکہ آپ کو دین قرآن و حدیث کی روشنی میں پڑھایا اور سمجھایا جائے ایسا آج کے دور میں ہو رہا ہے ہماری قوم میں خاص کر نوجوان نسل نے آج کل دین سیکھنے کیلئے سوشل میڈیا پر اپنا اپنا قائد بنا رکھا ہے جبکہ انہیں یہ تک نہیں معلوم کہ جو شخص ان کے سامنے تقاریر کر رہا ہے وہ مسلک اہل سنت والجماعت کا ماننے والا بھی ہے یا نہیں، بھولے بھالے مسلمانوں کو یہ تک نہیں معلوم کہ آج سوشل میڈیا کے ذریعہ نہ جانے کتنے ہی فرقے جنہیں ہم فرقہ باطلہ کے نام سے منسوب کرتے ہیں سرگرم ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کے عقیدے وایمان کو خراب کر کے ان کا دین وآخرت تباہ کرنے پر آمادہ ہیں۔ جان لیں کہ موجودہ دور میں کچھ فرقہ باطلہ (فرقہ قادیانی، فرقہ شکیلی، فرقہ پرویزی اور گوہر شاہی) جیسے فتنے تیزی سے سرگرم عمل ہیں جو لوگوں کے ایمان و عقیدے پر ڈاکہ زنی کا کام کر رہے ہیں لہٰذا ایسے وقت میں ہر مسلمان کو دین وشریعت سے متعلق کسی بھی چیز کی معلومات حاصل کرنے کیلئے کسی معتبر عالم دین یا مفتی سے رابطہ کرنا چاہئے۔ آج کے دور میں ہمیں شرعی لحاظ سے اپنے قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہوگا تبھی ہمارا دین و ایمان محفوظ رہے گا۔ مذکورہ خطاب مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور نے مسجد پرانا کانپور میں منعقدہ پندرہ روزہ تحفظ ختم نبوتؐ وعظمت صحابہ پروگرام سے کیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اسی مشن کے تحت کے لوگوں کا دین وایمان محفوظ رہے مجلس تحفظ ختم نبوت شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام آئندہ ۳/ دسمبر ۲۰۲۴ء بروز منگل بعد نماز عشاء بمقام حلیم انٹر کالج چمن گنج کانپور میں زیر صدارت قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش وصدر مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہونے جا رہا ہے جس میں ملک بھر کے فتنہ باطلہ کے سدباب کیلئے ماہر مربیان حضرات تشریف لا رہے ہیں جو لوگوں کو ان کے ایمان وعقیدے کے تحفظ کیلئے تفصیلی معلومات فراہم کریں گے۔ انہوں نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ کانفرنس میں کثیر تعداد میں عوام سے شرکت کی درخواست ہے۔ اس موقع پر علماء کرام، حفاظ کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں مصلیان مسجد و اہل محلہ موجود رہے۔

سروے ٹیم میں شامل لوگ جے شری رام کے نعرے لگاتے رہے، حکام خاموش تماشائی بنے رہے

سہارنپور (احمد رضا) جس طرح بہرائچ میں مسلم آبادی کو نیست و نابود کیا گیا اسی طرح سازش کے تحت سنبھل میں بھی پولیس افسران کی موجودگی میں فساد بھڑکا دیا گیا سرکار نے سارا قصور مسلمانوں کا ہی نکال دیا یعنی کہ ظلم اور فرعونیت کی تمام حدیں عبور کردی گئی ہیں اور مسلم آبادی پر غم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں واہ جی واہ جمہوری اور آئینی نظام سے چلنے والے ملک میں مسلم آبادی پر اس قدر ستم؟ سنبھل جامع مسجد میں دوسری مرتبہ جو سروے ٹیم صبح ساڑھے چھ بجے پہنچی تو اس ٹیم میں وشنو شنکر جین اسکے وکیل اور سبھی افسران موجود تھے اس بار کی سروے ٹیم میں سیکڑوں ہندو افراد بھی شامل تھے جو لگاتار جے شری رام کے نعرے لگا رہے تھے جس سے مسلم افراد میں غصہ پھیلنا شروع ہوگیا ایس پی، بھاری پولیس فورس اور دیگر افسران کی موجودگی میں مسلم افراد کو اشتعال دلانے کے لئے گندے نعروں سے ماحول کو بگاڑنے کی کوشش کی جارہی تھی اچانک ایس پی اور دیگر افسران کی موجودگی میں لاٹھی چارج اور فائرنگ شروع کردی گئی دیکھتے ہی دیکھتے مسلم افراد کو سیدھے گولیوں کا شکار بنا کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا کل پانچ مسلم نوجوان ہلاک ہو گئے اور درجنوں بری طرح سے مجروح ہو گئے ہیں سبھی کو پولیس اہلکاروں کی گولیاں لگی ہیں حیرت کی بات یہ ہے کہ الٹے فساد پھیلانے اور ہلاکت کا ذمہ دار مسلم افراد کو بنا دیا گیا مسلم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی جسمیں لوک سبھا ممبر برق کا نام بھی دنگا بھڑکانے والوں میں شامل ہے کل ملا کر مسلم افراد کو گولیاں اور لاٹھیاں ماری گئی اور انہی کو لوٹا گیا اسکے بعد مقدمات بھی انہی پر قائم کر دیے گئے اس عمل سے ثابت ہے کہ یہ مسلم مخالف فساد تھا تمام خسارہ مسلم افراد کو ہی اٹھانا پڑا ہے! سنبھل کے پری پلان مسلم مخالف دنگے کی سخت ترین الفاظ میں مزمت کرتے ہوئے چندر شیکھر آزاد نے اس دردناک واقعہ کو سرکار کی ناکامی قرار دیا آزاد سماج پارٹی کے سربراہ اور رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ سنبھل میں آج ہونے والے تشدد اور پولیس فائرنگ میں پانچ مسلم افراد کی جان چلی گئی۔

آئی ایم کالج اولڈ بوائز نے منایا ۲۷ سالہ جشن

امروہہ۔ آئی ایم انٹر کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن ۱۹۹۷ بیچ نے گزشتہ رات کالج کے احاطے میں اپنا ۲۷ سالہ جشن بعنوان جذبات منایا۔ اس موقع پر 1997 میں اسکول سے پاس آؤٹ ہونے والے طلباء کے ساتھ ساتھ سابق پرنسپل اور سابق اساتذہ نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت کالج کے منیجر وسیم حیدر نقوی نے کی۔ میڈیا ٹوڈے کے ڈائریکٹر سید جعفر نقوی نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ سابق پرنسپل حسن عباس، قاسم آغا، حسن مجتبیٰ کے علاوہ موجودہ پرنسپل ڈاکٹر جمشید کمال، سابق منیجر رضا کمال مسند پر جلوہ افروز رہے۔ نظامت کے فرائض نوجوان شاعر اور اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے جوائنٹ سکریٹری سید شبیان قادری نے کی۔ محفل کا سابق طلباء نے مل کر کالج کا ترانہ پیش کیا۔ جسے سن کر تمام لوگ جذباتی ہوگئے۔ خیر مقدمی کلمات میں تنظیم کے صدر یونس زیدی اور امداد عابدی نے کہا کہ اس کالج کے طلباء نے پوری دنیا میں امروہہ کا نام روشن کیا ہے۔ فلم ڈائریکٹر کمال امروہوی، عالمی شہرت یافتہ مصور صادقین نقوی وغیرہ اس کالج کے طالب علم رہے ہیں۔ تنظیم کے صدر یونس زیدی کے علاوہ سلیم الدین آفتاب عالم، سید شبیان قادری، ڈاکٹر تشکیل حیدر، ثقلین حیدر، گلریز عباس، علی عابدی، مسرت مجتبیٰ، نوازش، منتظم پرویز، آصف ضیا، جنید، نہال، کمال، انعام الرحمن وغیرہ نے ساتھ سابق پرنسپل حسن عباس کاظمی، قاسم آغا، اور موجودہ پرنسپل ڈاکٹر جمشید کمال، مرزا ساجد، ثمر مجتبیٰ، محمد تقی، ولایت علی، تبارک علی اساتذہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان سبھی اساتذہ کی خدمت میں اولڈ بوائز کی جانب سے یادگاری نشان پیش کیا گیا۔ مہمان خصوصی سید جعفر نقوی نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ میں نے جس کالج سے تعلیم حاصل کی ہے۔

جنتا درشن میں وزیر اعلیٰ نے 300 لوگوں کے مسائل سنے

سی ایم یوگی نے افسران کو سخت قانونی کارروائی کرنے کی ہدایت دی

گورکھپور ۔گورکھپور میں اپنے قیام کے دوران وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کی صبح گورکھ ناتھ مندر میں منعقدہ جنتا درشن میں لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے ۔انہوں نے اپنے مسائل لے کرآئے ہوئے لوگوں کے ساتھ خوشگوار بات چیت کی اور کہا کہ کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہر متاثرہ کی شکایت پر قطعی کارروائی کر کے مسئلہ حل کیا جائے گا۔اس دوران وزیر اعلیٰ نے آس پاس موجود افسران کو ہدایت کی کہ وہ ہر متاثرہ کے مسئلے پر سنجیدگی سے توجہ دیں اوراسے بروقت اور شفاف طریقے سے حل کریں۔

پیر کی صبح گورکھ ناتھ مندر احاطے کے مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے سامنے منعقد عوامی درشن میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے 300 لوگوں کے مسائل سنے اورانہیں حل کرنے کے لیے افسران کو ہدایت دی۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ خود کرسیوں پر بیٹھے لوگوں کے پاس پہنچے۔سب کے مسائل ایک ایک کر کے سکون سے سنے۔ انہیں یقین دلایا کہ وہ ہر ایک کے مسائل کے حل کو یقینی بنائیں گے۔ کسی کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ درخواستیں سونپتے ہوئے انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ہر مسئلہ کا حل فوری، معیاری اور تسلی بخش ہونا چاہئے۔

کچھ لوگوں کی طرف سے زمین پر قبضے کی شکایت پر سی ایم یوگی نے سخت قانونی کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے افسران کو یہ بھی ہدایت کی کہ اگر کسی بھی معاملے میں متاثرہ کو مسلسل پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس کی بھی تحقیقات کی جائیں اور احتساب کا تعین کیا جائے۔ جنتا درشن میں کچھ لوگ علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست کر کے آئے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے انہیں بتایا کہ فنڈز کی کمی علاج میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ علاج کے لئے اسپتال کے تخمینہ کے عمل کو جلد مکمل کر کے حکومت کو بھیجیں۔ وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ سے علاج کے لیے مناسب رقم دی جائے گی۔

گورکھ ناتھ مندر کے دورے کے دوران وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا روزانہ کا معمول روایتی رہا۔ پیر کی صبح، شیوتار گرو گورکھناتھ کے درشن کرنے اور اپنے گرو دیو برہملن مہنت اویدیا ناتھ کی سمادھی کے مقام پر پوجا کرنے کے بعد، سی ایم یوگی نے مندر کے احاطے کا دورہ کیا اور مندر کے گوشہ میں پہنچے۔ یہاں اس نے گایوں کے درمیان وقت گزارا اور گائے کی خدمت کی۔

گائے کی خدمت کے دوران، اس نے بھوانی اور بھولو کو لاڈ پیار کیا، ناڈیتھی کی چھوٹی نسل کی دو گائیں (پنگنور نسل کی ایک اختراعی نسل) کو ستمبر کے مہینے میں آندھرا پردیش کے تیلیشورم کے گائے خانے سے گورکھ ناتھ مندر میں لایا گیا اور انہیں چارہ (برسیم) کھلایا۔ اس کے اپنے ہاتھ ۔دوسری گایوں کو پالنے کے بعد وزیر اعلیٰ نے انہیں گڑ کھلایا اور گائے کے کارکنوں کو ان کی دیکھ بھال کے لیے ضروری ہدایات بھی دیں۔ جب سی ایم یوگی مندر کے احاطے کے دورے کے دوران بھیم سروور پہنچے تو وہاں بطخوں کا ایک گروپ گھوم رہا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے بطخوں کو اپنے ہاتھوں سے چارہ کھلا کر پیار بھی کیا۔

سی ایم یوگی کی آمد سے قبل بنارس میں وکیلوں کا احتجاج

وارانسی :25نومبر(پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پیر کو اپنے ایک روزہ دورے پر وارانسی آ رہے ہیں۔ یو پی کالج میں منعقدہ پروگرام میں شرکت کے علاوہ وزیر اعلیٰ وارانسی میں گنگا پر ستوا بابا کے ذریعہ منعقدہ شیو پران کے بیان میں بھی حصہ لیں گے اور کہانی کار پردیپ مشرا سے بھی ملاقات کریں گے۔ وہیں، وزیر اعلیٰ یوگی کے وارانسی پہنچنے سے پہلے وکیل سرکٹ ہاؤس کے باہر احتجاج کر رہے ہیں۔ یہاں پر کافی نعرے بازی ہو رہی ہے اور وکیلوں کا کہنا ہے کہ حکومت میں موجود اسٹامپ منسٹر وکلاء کا بار بار استحصال کر رہے ہیں اور انہیں ہراساں کر رہے ہیں۔جس کے لیے وہ احتجاج کر رہے ہیں اور یہ جاری رہے گا۔ وہ وزیر اعلیٰ سے ملاقات کا مطالبہ بھی کر رہے ہیں۔ انوپ کمار سنگھ، جو احتجاج کرنے والے وکلاء کی قیادت کر رہے ہیں، کہا کہ سٹیمپ منسٹر رویندر جیسوال کی طرف سے وکلاء کے خلاف مسلسل فیصلے لئے جا رہے ہیں۔ اب نئے فیصلے کے تحت حکومت رجسٹریشن آفس میں مضمون نگار دوستوں کو تعینات کرنے جا رہی ہے جو کہ وکالت کے لیے مناسب نہیں ہے۔ وکیلوں کا کہنا ہے کہ اب صرف Essay Mitra ہی رجسٹریشن کا عمل مکمل کرے گا۔ جس کی وجہ سے وکلاء متاثر ہوں گے اور اس کا اثر ان کی آمدنی پر بھی نظر آئے گا۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ اپنی روزی کمانے کے لیے کس طرح جدوجہد کرتے ہیں۔

سی او نے گالی دی اور لاٹھی چارج کرایا، تب چلے پتھر......

حکومت نے کرایا سنبھل میں فساد: اکھلیش یادو

لکھنو :25نومبر(پی این ایس) سنبھل میں ہوئے تشدد سے متعلق پورے یوپی میں ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ اکھلیش یادو کی قیادت میں سماجوادی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ نے لوک سبھا اسپیکر سے ملاقات کی ہے۔ سماجوادی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ نے اسپیکر سے سنبھل تشدد پر ایوان میں بحث کا مطالبہ کیا ہے۔ اس دوران اکھلیش یادو نے سنبھل اراکین پارلیمنٹ پر ہوئی ایف آئی آر کا معاملہ اٹھایا اور کہا کہ وہ موجود نہیں تھے، پھر بھی ایف آئی آر ہوئی۔ انہوں نے سنبھل رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق کو تحفظ دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ورنہ ایسی صورتحال میں رکن پارلیمنٹ کیسے کام کریں گے۔ اکھلیش یادو سنبھل تشدد سے متعلق مسلسل آواز اٹھا رہے ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ ایم پی ضیاء الرحمٰن برق سنبھل میں موجود نہیں تھے۔ وہ بنگلور میں تھے۔ پولیس کی فائرنگ سے نعیم کی جان گئی ہے۔ حکومت نے فسادات بھڑکائے۔ یہ واقعہ جان بوجھ کر پیش کیا گیا، عدالت نے دوسروں کی بات سنے بغیر سروے کا حکم دیا۔ سروے میں ذمہ دار لوگوں نے تعاون کیا۔ اگر آپ بی جے پی کی بات سنیں گے تو آپ کھائی میں گر جائیں گے۔ مسلمانوں کو ووٹ ڈالنے سے روکا گیا۔ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی۔ فلم سابرمتی دیکھ کر بڑا لیڈر بننے کے لئے یہ سب کیا۔ دراصل، سنبھل میں شاہی مسجد کے سروے سے متعلق اتوار کے روز تشدد ہوا تھا۔ اس تشدد میں چار لوگوں کی موت ہوگئی جبکہ دو درجن سے زیادہ لوگ زخمی ہوگئے۔ اس حادثہ سے متعلق سنبھل کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق اور وہاں کے رکن اسمبلی نواب اقبال کے بیٹے سہیل اقبال کے خلاف معاملہ درج کیا گیا ہے۔ ان دونوں لوگوں پر الزام ہے کہ انہوں نے ہی تشدد کی سازش کی جبکہ رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق کا کہنا ہے کہ وہ وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ اس کے باوجود بھی ایف آئی آر درج کی گئی۔

یوپی کے ایک افسر کی گندی حرکت، زندہ بیوی کو مردہ بتا کر خاتو ملازم کو پھنسایا

لکھنؤ25نومبر(پی این ایس) پاراتھانہ علاقے میں ایک خاتون کنٹراکٹ ورکر نے ویلیج ڈیولپمنٹ آفیسر (وی ڈی او) پر تین سال تک اس کا جسمانی استحصال کرنے کا الزام لگایا ہے۔ حاملہ ہونے کے بعد اس نے بیٹے کو جنم دیا لیکن بیمار ہونے کے باوجود ملزم نے نومولود کا علاج نہیں کروایا۔ اس وجہ سے اس کی موت ہوگئی۔ خاتون ملازمہ نے وی ڈی او کی حرکتوں سے تنگ آکر پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی تو افسر نے خود کو ایک آئی اے ایس افسر کے جاننے والے سے بچاتے ہوئے اسے جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ پارا پولیس نے ملزم وی ڈی او کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ پاراتھانہ علاقہ کی رہنے والی ایک خاتون محکمہ گرام پنچایت میں کنٹریکٹ پر تعینات ہے۔ وہ اپنے شوہر سے الگ رہتی ہے۔ متاثرہ خاتون نے الزام لگایا کہ تین سال قبل اس کی ملاقات وی ڈی او وجے کمار سے ہوئی تھی۔ وی ڈی او نے اپنی بیوی وملیش کی موت کی بات بتائی تھی۔ اس نے شادی کی پیشکش کی تھی۔ راضی ہونے کے بعد ہم دونوں نے مندر میں شادی کرلی۔ اس کے بعد وہ کرائے کے مکان میں رہنے لگا۔ اس دوران اس نے میرا جسمانی استحصال کیا۔ متاثرہ نے بتایا کہ جب وہ حاملہ ہوئی تو اس نے شادی کو قانونی حیثیت دینے کی بات کی۔ عدالت میں شادی کی درخواست دی۔ اس پر وہ ٹال مٹول کرنے لگا۔ بعد میں پتہ چلا کہ وجے کی بیوی زندہ ہے۔ اس کے تین بچے بھی ہیں۔ میں نے احتجاج کیا تو ملزم نے مجھ سے معافی مانگ لی۔ کچھ دنوں بعد میرے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ وہ بیمار تھا۔ ڈاکٹر نے اسے علاج کرانے کا مشورہ دیا، لیکن وجے نہیں مانا۔ جس کی وجہ سے بچہ جاں بحق ہوگیا۔ وہیں اس پورے معاملے پر پاراتھانہ انچارج سریش سنگھ نے کہا کہ اس وی ڈی او لکھنؤ میں خاتون کنٹریکٹ ورکر کا استحصال کیا گیا۔

آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے سنبھل تشدد کی مذمت کی

حساس مقدمات میں عدالتی عمل کا غیر جانبدارانہ ہونا ضروری ہے

لکھنؤ۔ 24نومبر کو سنبھل میں صدر شاہی مسجد کو ہریہر مندر قرار دینے اور مسلمانوں کی بات سنے بغیر سروے کے عمل کو انجام دینے کے تنازعہ پر سنبھل میں تشدد میں تین لوگوں کی موت ہوگئی تھی اور پولیس اہلکاروں سمیت کئی دیگر زخمی ہو گئے تھے۔ یہ واقعہ انتہائی افسوسناک اور تشویشناک ہے۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاج اس واقعہ کی شدید مذمت کرتا ہے اور مرنے والوں اور زخمیوں کے اہل خانہ کے تئیں گہری تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ نیز مہاج امن، ہم آہنگی اور انصاف کی اپیل کرتا ہے۔ ایسے حساس معاملات میں عدالتی عمل کا منصفانہ اور شفاف ہونا بہت ضروری ہے۔ تمام فریقین کو سنے بغیر کسی بھی فیصلے پر پہنچنا انصاف اور قانون کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے۔ حالانکہ عدالتی عمل پر آئینی اور پر امن طریقے سے احتجاج ہونا چاہیے تھا۔ تشدد یا اشتعال انگیزی کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اس کے علاوہ پولیس کو تحمل اور غیر جانبداری سے کام لینا چاہیے تھا۔ مہاج راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سربراہ موہن بھاگوت کے اس بیان کی حمایت کرتا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہر مسجد میں شیولنگ اور مندر کا پتہ لگانا مناسب نہیں ہے۔ تنظیم نے کہا کہ تشدد کسی بھی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ یہ واقعہ ان عناصر کی سازش ہو سکتی ہے جو معاشرے میں نفرت اور تفرقہ پھیلانا چاہتے ہیں۔ مہاج تمام برادریوں سے تحمل کا مظاہرہ کرنے اور امن برقرار رکھنے کی اپیل کرتا ہے۔ مذہبی مقامات سے متعلق تنازعات کے مستقل حل کے لیے قومی پالیسی بنائی جائے جو انصاف اور شفافیت پر مبنی ہو۔ یہ پالیسی ملک میں سماجی اور مذہبی ہم آہنگی برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ تنظیم نے کہا کہ واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں، تاکہ مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کی جاسکے، خواہ وہ کسی بھی برادری سے تعلق رکھتے ہوں۔ نیز متاثرہ خاندانوں کو مناسب معاوضہ اور امداد فراہم کی جائے۔ سماجی تنظیموں اور مذہبی رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ تمام برادریوں کے درمیان مکالمہ قائم کریں اور امن اور رواداری کے پیغام کو عام کریں تاکہ وہ معاشرے کو تقسیم کرنے والے عناصر کے خلاف متحد ہو جائیں۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاج کا ماننا ہے کہ مذہب کا اصل مقصد انسانیت، اتحاد اور امن کو فروغ دینا ہے۔ سنبھل واقعہ انتباہ کرتا ہے کہ سماج اور انتظامیہ کو مل کر ایسے تنازعات کے مستقل حل کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔ مہاج تمام شہریوں سے تحمل سے کام لینے اور ملک میں امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنے میں تعاون کرنے کی اپیل کرتا ہے۔

بی جے پی کی طرف سے اسپانسر شدہ ہے سنبھل تشدد...عاپ ایم پی سنجے سنگھ نے لگایا الزام

لکھنو:25نومبر(پی این ایس) عام آدمی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے سنبھل تشدد کو لے کر بڑا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنبھل میں تشدد کو بی جے پی اور یوگی حکومت کی سرپرستی حاصل ہے۔ میڈیا کو دیئے گئے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ یہ بی جے پی کی پالیسی ہے۔ امیت شاہ کا بیٹا دبئی کے شیخوں کے ساتھ ہزاروں کروڑ کا کاروبار کرے گا اور یوپی کے بے روزگار نوجوان مذہب کے نام پر لڑیں گے۔ بی جے پی نے یوپی کو برباد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنبھل میں ہونے والا تشدد بھارتیہ جھگڑا پارٹی' کی سرپرستی میں ہونے والا تشدد ہے اور یوگی حکومت کا بیٹا دبئی کے شیخوں کے ساتھ ہزاروں کروڑ کا کاروبار کرے گا اور یوپی کے بے روزگار نوجوان اس کے نام پر لڑیں گے۔

ہر چھوٹے بڑے پر تعلیم حاصل کرنا فرض: مفتی ابوالعرفان

مچھلی محال میں عظیم الشان جشن غوث الوریٰ کا انعقاد

لکھنو۔ مدرسہ عالیہ قدیمہ ملحقہ ستاریہ رضویہ مچھلی محال جامع مسجد لکھنو میں جشن غوث الوریٰ منعقد ہوا۔ جس کی سرپرستی علمبردار اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ ابو العرفان فرنگی محلی سرپرست آل انڈیا محمدی مشن وقاضی شہر لکھنو نے فرمائی اور صدارت استاذ الاساتذہ حضرت حافظ وقاری محمد عثمان صاحب نے استاد دار العلوم وارثیہ گومتی نگر فرمائی مقرر خصوصی ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا مفتی رفیق عالم صاحب قبلہ لکھنہ پوری بھرائچ شریف نے فرمایا اس دار فانی میں جن بزرگان دین نے اپنی بزرگیت وتصرفات وکرامات سے ہدایت کے چراغ کو پوری دنیا میں روشن کیا ان میں سے کچھ ایسی ہستیاں ہیں جنہیں دنیا کبھی ان کی علمی کارناموں سے یاد کرتی ہے تو کبھی تبلیغی خدمات کی حیثیت سے کبھی ان کے اخلاق وکردار اور روحانی مقام ومرتبے کے لحاظ سے بھی یاد کیا جاتا ہے ان بزرگوں نے اپنے علم وحلم اور تقویٰ و پرہیز گاری سے اسلام کی تعلیمات کو عام کیا اس حیثیت سے سید الاولیاء غوث صمدانی قطب ربانی حضور غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک ممتاز شناخت کے حامل ہیں یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ اور علماء عظام نے انہیں اپنا پیشواء ومقتدا مانا ان کا مبارک قدم اپنی گردن وپیشانی وسر پر رکھنا اپنے باعث فخر سمجھا المختصر مفتی صاحب قبلہ نے فرمایا حضور غوث الاعظم کی تعلیمات کو عام کرو اور ان کے نقش قدم پر چلتے رہو اور جھوٹ غیبت اور گناہ کبیرہ سے پرہیز کرو۔ پروگرام کی ابتدا حضرت حافظ وقاری ارشاد کی نظامت سے شروع ہوئی دار العلوم ستاریہ رضویہ کے مکتب کے بچوں نے نعت ومنقبت کے پیش کیے اور انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے انہیں نوازا گیا بعدہ نقیب اہلسنت حضرت حافظ وقاری اظہر الدین صاحب نے نقابت کے فرائض انجام دیے خصوصی طور پر شعراء میں حضرت حافظ وقاری ندیم سالار صاحب اور قاری عبدالرحمن جامی صاحب قاری عبدالخالق صاحب نعت ومنقبت پیش کیے اور حضرت حافظ وقاری مفسر رضا نے بہترین پر مغز سیرت رسول پر وعظ ونصیحت کی آخر میں عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ ابو العرفان میاں فرنگی محلی نے عشق رسول واحترام رسول تعظیم اہل بیت وصحابہ کرام کے ساتھ ساتھ بچوں کی تعلیم حاصل کرنے پر زور دیتے ہوئے بہترین انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے مدرسہ ستاریہ رضویہ مچھلی محل کے تمام استاد کرام وانتظامیہ کمیٹی کی تعریف کرتے ہوئے اپیل کری کہ علاقے کے تمام ذمہ داران اور والدین اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے تعلق سے مدرسے میں ضرور ضرور بھیجیں جس سے ان کی دینی اصلاح بھی ہو اور دنیا میں بھی کامیابی حاصل کریں۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ ابو العرفان صاحب فرنگی محلی نے عاشقانہ ومحبتانہ انداز میں ملک اور ملت کی حفاظت اور ترقی کے لیے خصوصی طور پر دعا فرمائی اراکین کمیٹی نے آنے والے تمام مہمانوں کا استقبال اور گل پوشی کیا۔ پروگرام کے بعد محترم سلیم آزاد کی بھائی منیجر دار العلوم ہذا ومتولی مچھلی محال جامع مسجد نے تمام مہمانوں کے لئے بہترین مشروبات وماکولات کے ساتھ ضیافت کی حضرت مفتی صاحب قبلہ نے دسترخوان میں سلیم آزاد کی بھائی کے خصوصی دعا کی پروگرام میں اراکین کمیٹی محترم حضرت حافظ وقاری شفیق الرحمن صاحب خالد بھائی رضوان بھائی چنداس بھائی نعیم بھائی اعجاز بھائی حاشم بھائی نوشاد بھائی حضرت حافظ وقاری افروز عالم صاحب قبلہ حضرت حافظ وقاری قصص الوارث صاحب قبلہ حضرت حافظ وقاری شمش تبریز صاحب قبلہ اور دار العلوم ہذا کے پرنسپل حضرت مولانا منظر القادری صاحب شرکت فرمائی خصوصی طور حضرت علامہ مولانا عفان عتیق فرنگی محلی ، فیضان فرنگی محلی ایڈوکیٹ، حضرت حافظ وقاری فیضان سرور اناو، عزیزی ساجد رضا سلمہ نے شرکت فرما کر شکریہ ادا کیا ۔ المرتب منظر القادری پرنسپل دار العلوم ہذا

سنبھل تشدد کے خلاف خاموش دھرنے پر بیٹھے کانگریس لیڈران

لکھنؤ، 25 نومبر۔ سنبھل ضلع میں تشدد اور پولیس فائرنگ میں چار لوگوں کی موت ہوگئی اور کئی لوگ شدید زخمی ہو گئے۔ مذکورہ ناخوشگوار واقعہ کے خلاف آج کانگریسیوں کی جانب سے ریاست کے تمام ضلع ہیڈکوارٹرس پر ہاتھوں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر خاموش احتجاج درج کیا گیا۔ اسی سلسلے میں آج راجدھانی لکھنؤ میں ریاستی کانگریس صدر، سابق وزیر شری اجے رائے جی، ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر وید پرکاش ترپاٹھی اور سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر امیت سریواستو تیاگی کی قیادت میں کانگریسیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر کے صحن میں بابائے قوم مہاتما گاندھی کے مجسمے کے سامنے بیٹھ کر اور ہاتھ پر سیاہ پٹی باندھ کر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ احتجاج کے اختتام کے بعد، وہاں موجود میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے، ریاستی کانگریس صدر شری اجے رائے نے مرنے والوں کے تئیں تعزیت کا اظہار کیا اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کی۔ انہوں نے کہا کہ سنبھل ضلع کا یہ تنازعہ یوگی حکومت کے متعصب، آمرانہ اور نفرت انگیز چہرے کو بے نقاب کرتا ہے۔ تمام فریقین کی بات سنے بغیر کی گئی جلد بازی اور بے حسی سے نہ صرف ماحول خراب ہوا بلکہ بہت سے لوگوں کی موت بھی واقع ہوئی۔ شری اجے رائے نے کہا کہ یوگی حکومت صرف ہندوؤں اور مسلمانوں کو تقسیم کر کے اقتدار میں رہنا چاہتی ہے اور سماجی تانے بانے کو مکمل طور پر تباہ کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار میں رہتے ہوئے تفریق، جبر اور تقسیم پیدا کرنے کی کوشش کرنا نہ تو انسانی ہے اور نہ ہی آئینی، بدقسمتی سے ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی جی، جو آپ کو تقسیم کریں گے، آپ کو تقسیم کیا جائے گا۔

نومولود اور بچوں کی صحت ریاستی حکومت کی ترجیح ہے، خصوصی کوششیں کی جا رہی ہیں: پارتھا سارتھی سین

یہ برج کورس کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (KGMU) کے شعبہ اطفال نے یونیسیف کے تعاون سے بنایا ہے۔

لکھنؤ۔ کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (KGMU) کے شعبہ اطفال نے یونیسیف کے تعاون سے بنایا ہے۔ لکھنؤ، 25 نومبر: ریاست میں نوزائیدہ بچوں کی بہتر دیکھ بھال کو یقینی بنانے کے مقصد کے ساتھ، صحت اور خاندانی بہبود محکمہ، اتر پردیش نے ایم بی بی ایس میڈیکل افسران کی استعداد کار بڑھانے کے لیے یونیسیف کے تعاون سے پیر کو برج کورس ٭ شروع کیا۔ پیر کو کورس کے افتتاح کے ساتھ ساتھ ٹرینرز کی تربیت کا بھی اہتمام کیا گیا۔ برج کورس کو ڈپارٹمنٹ آف پیڈیاٹرکس، کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (KGMU) نے یونیسیف کے تعاون سے ڈیزائن کیا ہے۔ تربیت کا افتتاح کرتے ہوئے، صحت اور خاندانی بہبود اور طبی تعلیم کے پرنسپل سکریٹری، شری پارتھا سارتھی سین شرما نے کہا، "نئے پیدا ہونے والے اور بچوں کی صحت ریاستی حکومت کی ترجیح ہے اور اس کے لیے خصوصی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ایم بی بی ایس ہیلتھ افسران کی استعداد کار بڑھانے کے لیے برج کورس کا تصور کیا گیا تھا۔ کورس کا مقصد ایس این سی یو میں تعینات ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسرز کو نوزائیدہ اور بچوں کی دیکھ بھال اور بہتر دیکھ بھال کے لیے تربیت دینا ہے۔ اتر پردیش کے 75 اضلاع میں 101 SNCUs ہیں۔ برج کورس کا دورانیہ صرف 12 ہفتے ہوگا جس میں نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال میں 8 ہفتے اور بچوں کی دیکھ بھال میں 4 ہفتوں میں تربیت دی جائے گی۔ پیر کو منعقد کی گئی ٹرینرز کی ٹریننگ میں ریاست کے 10 میڈیکل کالجوں کے لیکچررس نے حصہ لیا جو ایم بی بی ایس ہیلتھ افسران کو تربیت دیں گے۔ ڈائرکٹر جنرل ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیئر ڈاکٹر رتن پال سنگھ سمن نے کہا، "برج کورس ایس این سی یو میں تعینات ایم بی بی ایس ہیلتھ آفیسرز کو نوزائیدہ بچوں کی حالتوں کا صحیح اندازہ لگانے اور علاج کرنے کی تربیت دے گا۔" ڈاکٹر امیت مہروترا، او آئی سی اور پروگرام منیجر، یونیسیف اتر پردیش کے چیف، نے کمیونٹی ریفرلز کو مضبوط بنانے کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ ایس این سی یو کے بارے میں لوگوں میں بیداری سے شیر خوار بچوں کے بروقت داخلہ میں مدد مل سکتی ہے اور ان کی جان بچائی جا سکتی ہے۔

لوگوں نے ملک کو آگے بڑھانے کے لیے بی جے پی کو ووٹ دیا: اپرنا یادو

لکھنو:25نومبر(پی این ایس) امیٹھی پہنچیں یوپی ویمن کمیشن کی وائس چیئر پرسن اور ملائم سنگھ یادو کی بہو اپرنا یادو نے یوپی ضمنی انتخابات کو لے کر بڑا بیان دیا ہے۔ اپرنا یادو نے کہا کہ ضمنی انتخابات میں ملک کو آگے لے جانے والوں نے بی جے پی کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ پی ایم مودی کی قیادت میں ہندوستان آگے بڑھ رہا ہے۔ اب بھارت بے بس نہیں ہے۔ اپرنا یادو نے پیر کو ضلع اسپتال کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خواتین معاشرے کا اہم حصہ ہیں۔ خواتین کمیشن اپنا کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ ریاستی فورس بھی اپنا کام کر رہی ہے۔ پولیس انتظامیہ اپنا کام کر رہی ہے۔ معاشرے کی برائیوں کو دور کرنے کے لیے معاشرے کو آگے آنا ہوگا۔ آج میں نے کچھ لڑکیوں سے ملاقات کی اور بات کی۔ ان سے بات کرنے پر معلوم ہوا کہ چھوٹی بچیاں گھروں سے بھاگ رہی ہیں۔ ہمیں ان لڑکیوں کو سماجی طور پر بھی تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ میں اس کے لیے ریاستی حکومت کو خط لکھوں گا۔ اپرنا یادو نے کہا کہ لڑکوں اور لڑکیوں کو اخلاقیات کی تعلیم دی جانی چاہیے۔ ان کی ذمہ داریوں کو سکھایا جانا ضروری ہے۔ بچوں کو گڈ ٹچ، بیڈ ٹچ اور کرائم ریپ کے بارے میں بھی بتایا جائے۔ بچوں کی معاشرے کے تئیں ذمہ داریاں بھی سکھائی جائیں۔ خواتین سے متعلق جرائم کے حوالے سے تھانے کی سطح پر کونسلنگ کی جا رہی ہے۔ پولیس اپنا کام کر رہی ہے۔ لیکن ہمیں سماجی طور پر بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے۔ اگر بچے اپنی مرضی سے بھاگ رہے ہیں تو اس میں والدین کا بھی اہم کردار ہے۔ والدین کو بتایا جائے کہ ان کے بچے کہاں بات کر رہے ہیں خواتین کمیشن اور ون سٹاف سنٹر بھی اپنا کام کر رہے ہیں۔ اپرنا یادو نے کہا کہ بی جے پی ایک قومی پارٹی ہے۔ قومی سوچ اور قوم پرستی رکھنے والا بی جے پی کو ووٹ دے گا اور ضمنی انتخابات میں بھی ایسا ہوا ہے۔ قوم کے تئیں اچھی سوچ رکھنے والا ملک کو آگے بڑھنے والا شخص وزیر اعظم کے ساتھ ہے۔ بھارت کو پہلے بے بسی کا ملک سمجھا جاتا تھا لیکن آج وزیر اعظم کی قیادت میں بھارت بدل گیا ہے۔ وزیر اعظم کے غیر ملکی دورے نے ہندوستان کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ یوپی کے وزیر اعلیٰ ہمیشہ بڑے قد کے ہوتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اپنی پارٹی کے لیے مسلسل مہم چلائی۔ وزیر اعظم کو وزیر اعلیٰ کی آشیرواد حاصل ہے۔ جو شخص راشٹر کے ساتھ ہے وہ بی جے پی کے ساتھ ہے۔ اس لیے وہ دوسرے نظریات کے لوگوں کو ووٹ نہیں دے گا۔

کرامت کالج میں دوروزہ ادبی اور ثقافتی پروگرام شتیج کا انعقاد

لکھنؤ۔ کرامت حسین مسلم گرلز پی۔ جی کالج، لکھنؤ ، میں کالج کے مینیجر جناب سیّد ناوید احمد صاحب کی قابل رہنمائی اور سرپرستی میں اور کالج کی پرنسپل پروفیسر خماخواجہ صاحبہ کی سربراہی اور قیادت میں دوروزہ ادبی اور ثقافتی مقابلوں کا پروگرام کیریر منجری کلچرل کلب اور مشن شکتی کے تحت منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں لکھنؤ کے 16 کالجز کی نمائندہ طالبات کی ٹیموں اور کرامت کالج کی میزبان ٹیموں نے حصہ لیا۔ 24.11.23 کو 8 مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ جنمیں ڈیبیٹ، بیت بازی، پوسٹر سازی، سلاد کی سجاوٹ، مہندی، بیسٹ آوٹ آف ویسٹ، فیس پینٹنگ، رنگولی وغیرہ کے مقابلے ہوئے۔ 24.11.25 کو قوالی، غزل خوانی، گروپ ڈانس اور سولو ڈانس کے مقابلوں میں لکھنؤ کے خواجہ معین الدین چشتی اردو، عربی، فارسی یونیورسٹی، لکھنؤ یونیورسٹی، آئی ٹی کالج ، ارم گلرز ڈگری کالج، ممیلا ودیالیہ، شری گرونانک گرلز ڈگری کالج، ممتاز پی۔ جی کالج، شیعا کالج، کھن، کھن جی گلرز ڈگری کالج، کیریر ... نے حصہ لیا۔ اس پروگرام میں بطور مہمان خصوصی ڈاکٹر امرتا داس، ڈائریکٹرائی۔ سی۔ ایس نے شرکت کی۔ کرامت کالج کے مینیجر صاحب نے اپنی ... کی۔ پروگرام کی نظامت اسری ابی۔ بی صدّیقی نے کی آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مہمانوں کا استقبال پھولوں اور مومنٹو سے کیا گیا۔